بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 69

شمارہ 39

ایڈیٹر منصور احمد

نائب تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

6/صفر 1442 ہجری قمری • 24/تبوک 1399 ہجری شمسی • 24/ستمبر 2020ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
خُذُوۡا حِذۡرَکُمۡ
فَانۡفِرُوۡا ثُبَاتٍ
اَوِ انۡفِرُوۡا جَمِیۡعًا○
(النساء:72)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے بچاؤ کا سامان رکھا کرو۔ پھر خواہ چھوٹے چھوٹے گرہوں میں نکلو یا بڑی جمعیت کی صورت میں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18/ستمبر 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اخلاق کی تہذیب کریں، عادات انسانی کو شائستہ کریں، غضب نہ ہو، تواضع اور انکساری اس کی جگہ لے دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

میرے نزدیک گورنمنٹ کے قوانین کے خلاف کرنا بغاوت ہے، جو خطرناک جُرم ہے۔ ہاں گورنمنٹ کا بیشک یہ فرض ہے کہ وہ ایسے افسر مقرر کرے جو خوش اخلاق، متدیّن اور ملک کے رسم و رواج اور مذہبی پابندیوں سے آگاہ ہوں۔ غرض تم خود ان قوانین پر عمل کرو اور اپنے دوستوں اور ہمسایوں کو ان قوانین کے فوائد سے آگاہ کرو۔ مَیں بار بار کہتا ہوں کہ دعاؤں کا وقت یہی ہے معلوم ہوتا ہے اس وبا (طاعون۔ ناقل) نے پنجاب کا رُخ کرلیا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہر ایک متنبہ اور بیدار ہو کر دعا کرے اور توبہ کرے۔ قرآن شریف کا منشا یہ ہے کہ جب عذاب سر پر آپڑے پھر توبہ عذاب سے نہیں چھڑا سکتی۔

اس لیے اس سے پیشتر کہ عذاب الٰہی آکر توبہ کا دروازہ بند کردے، توبہ کرو۔ جب کہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب بلا سر پر آپڑے تو پھر اس کا مزا چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملاویں۔ ہر ایک قسم کی خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کرے۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقویٰ اختیار کریں۔ اخلاق کی تہذیب کریں اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکساری اس کی جگہ لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا (الدّھر:9) یعنی خدا کی رضا کیلئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔ قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 192، مطبوعہ قادیان 2018)

مسلم وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء پر ایمان لائے

مَیں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ مسیح موعودؑ کے دعویٰ کو بے توجہی سے نہ دیکھیں اس سے اسلام جیسی قیمتی چیز ہاتھ سے جانے کا اندیشہ ہے

قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی وَعِیۡسٰی وَمَاۤ اُوۡتِیَ النَّبِیُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ ۫ وَنَحۡنُ لَہٗ مُسۡلِمُوۡنَ (سورۃ البقرۃ آیت 137) کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’اس آیت سے ظاہر ہے کہ مسلم وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء پر ایمان لائے اور نفس نبوت کے لحاظ سے اُن میں کوئی فرق نہ کرے۔ جن انبیاء کا اُسے علم ہو اُن کی نبوت کا نام لے کر اقرار کرے۔ اور جو معلوم نہیں اُن کی نبوت پر مجملاً ایمان لائے۔ یعنی یہ یقین کرے کہ ہر قوم میں خدا تعالیٰ کا کوئی نہ کوئی نبی ضرور آیا ہے اور ہم سب کو سچا تسلیم کرتے ہیں۔ اور ان کی پیش کردہ تعلیموں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مانتے ہیں۔ پس جو شخص اپنے زمانہ یا اس سے پہلے زمانہ کے سب نبیوں کی نبوت کا اقرار کرے اور کسی نبی کا انکار نہ کرے وہ مسلم ہے کیونکہ تمام نبیوں کی نبوت کا اقرار کرانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فقرہ فرمایا ہے کہ نَحۡنُ لَہٗ مُسۡلِمُوۡنَ۔ ہم اسکے فرمانبردار ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس اقرار کے بعد انسان مسلم بنتا ہے۔ اور یہ صرف اسلام ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ دنیا کے تمام انبیاء کی صداقت کا اقرار کرتا ہے۔ ہر مذہب کے پیرو اپنے اپنے مذہب کے نبیوں کی صداقت تو منواتے ہیں لیکن دوسری اقوام کے انبیاء کی صداقت منوانے کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ اسلام سب انبیاء کی صداقت کا اقرار کرتا ہے۔ خواہ وہ بنی اسرائیل میں آئے ہوں یا ہندوایران کے لوگوں میں مبعوث ہوئے ہوں یا دنیا کے کسی اور ملک میں اصلاح کیلئے کھڑے کئے گئے ہوں مگر اس سے تفصیلی ایمان نہیں بلکہ صرف اجمالی ایمان مراد ہے۔ اگر تفصیلی ایمان مراد ہوتا تو وَمَاۤ اُوۡتِیَ النَّبِیُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّہِمۡ فرما کر اُن نبیوں کا ذکر نہ کیا جاتا جن کا نام بھی ہمیں معلوم نہیں اور جن کے حالات کا قرآن کریم نے کہیں ذکر نہیں کیا۔ مگر پھر بھی اجمالی طور پر اُن پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔

مَیں اس موقع پر مسلمانوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو سب نبیوں کو مانے وہی مسلم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے مسیح کو نبی اللہ قرار دیتے ہیں اور اس زمانہ میں مسیحیت موعودہ کا وعدہ بانی سلسلہ احمدیہ کے وجود میں پورا ہو چکا ہے۔ پس ہر شخص جو اسلام سے اپنے آپ کو وابستہ کرتا ہے اُس کا فرض ہے کہ وہ ہوشیار ہو جائے اور بے توجہی سے آپ کے دعویٰ کو نہ دیکھے کیونکہ بے توجہی سے اسلام جیسی قیمتی چیز ہاتھ سے جانے کا اندیشہ ہے۔ مسلم وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے تمام نبیوں کو مانے اور مسیح موعود کی نبوت بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ پس مسلمانوں کیلئے ہوشیار ہونے کی ضرورت ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر، جلد 2، صفحہ 210 تا 211، مطبوعہ قادیان 2010)

ارشاد نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ظہر و عصر کی قرأت میں سے کبھی کوئی آیت ہمیں سنا دیتے تھے

✡ حضرت ابو معمر سے روایت ہے کہ مَیں نے حضرت خبابؓ بن ارتّ سے پوچھا: کیا نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ظہر وعصر کی نماز میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ مَیں نے کہا حضورؐ کے پڑھنے کا علم آپؓ کو کیسے ہوتا؟ کہا: حضورؐ کی ریشِ مبارک کے ہلنے سے۔

✡ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھا کرتے تھے اور کبھی ہمیں بھی کوئی آیت سنا دیتے۔

✡ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز میں سورۂ وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ پڑھتے ہوئے سنا اور مَیں نے کسی کو بھی نہیں سنا جو بلحاظ آواز یا قرأت کے آپؐ سے اچھا پڑھنے والا ہو۔

✡ حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ (بن ابی وقاص) سے کہا: لوگوں نے تو ہر بات میں آپ کی شکایت کی ہے یہاں تک کہ نماز میں بھی۔ حضرت سعدؓ نے کہا: مَیں تو پہلی دو رکعتیں لمبی پڑھتا ہوں اور پچھلی دو چھوٹی اور مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: آپؓ نے سچ کہا ہے۔ آپ کے متعلق میرا یہی خیال تھا یا کہا: آپؓ پر میرا یہی گمان تھا۔

(صحیح بخاری، جلد 2، کتاب الاذان)

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)	
خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ستمبر 2020ء (مکمل متن)	
سیرت آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم (از نبیوں کا سردار)	
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)	
خطاب حضور انور جلسہ سالانہ برطانیہ 2020	
خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب	
وصایا	خلاصہ خطبہ جمعہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِي الْعَالَمِ ❁ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

کتاب سُرمہ چشم آریہ کا ردّ لکھنے پر پانچ سو روپے کا پُرشوکت انعامی چیلنج

گزشتہ شمارہ میں اِس عنوان کے تحت ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بیان کردہ کچھ دلائل پیش کر چکے ہیں اور کچھ اس میں پیش کریں گے۔ آپؑ نے سرمہ چشم آریہ کے متعلق ایک اشتہار شائع فرمایا تھا کہ یہ کتاب وید کے عقائد کی بکلّی بیخ کنی کرتی ہے۔ اگر کوئی آریہ یا ہندو اس کتاب کا ردّ لکھ کر دکھلا دے تو اس کو پانچ سو روپے انعام دیا جائے گا۔ آپ کے پہلے مخاطب لالہ مُرلیدھر صاحب ڈرائنگ ماسٹر رُکن آریہ سماج ہوشیار پور تھے جنہوں نے خود آپ کے پاس آکر مباحثہ کی درخواست کی تھی۔ یہ مباحثہ 11 اور 14 مارچ 1886 کو ہوشیار پور میں ہوا تھا جس کے نتیجہ میں سرمہ چشم آریہ جیسی قیمتی اور لاجواب کتاب ہمارے ہاتھ لگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے عام سرمہ نہیں بلکہ کحل الجواہر قرار دیا۔ یعنی ایسا سُرمہ جس میں آنکھوں کی تقویت کے لئے جواہرات ڈالے جاتے ہیں۔ پس سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریوں کے عقائد کی تردید میں جو دلائل پیش فرمائے ہیں وہ جواہرات کا حکم رکھتے ہیں۔ اِسی وجہ سے ہم نے کوشش کی ہے کہ آپؑ کے پیش کردہ دلائل میں سے زیادہ سے زیادہ دلائل قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔ کچھ دلائل ہم گزشتہ شمارہ میں پیش کر چکے ہیں اور کچھ ذیل میں پیش کرتے ہیں جن کے ردّ کا مطالبہ تھا اور جس کیلئے پانچ سو روپے کا انعام رکھا گیا تھا۔

گائے ایک مجرمہ اور فاسقہ ہے تو اس کی اتنی تعظیم کیوں؟

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : آریہ لوگوں کی فلاسفی یہ بتلاتی ہے کہ گائے جو ایک حیوان ہے مسئلہ اواگون کے رُو سے کسی زمانہ میں برہمن کی قوم میں سے یعنی ایک برہمنی تھی اور پھر کسی پلید اور بُرے کام کے ارتکاب سے بعض کہتے ہیں کہ زنا کے باعث سے سزایاب ہو کر گائے کی جون میں آئی۔ اور پھر دوسری طرف دیکھو کہ اسی مجرمہ فاسقہ عورت کے ہندوؤں کے خیالات میں کس قدر تعظیم و تکریم جمی ہوئی ہے کہ گویا اسی کی دُم پکڑ کر پار ہو جانا ہے۔ یاں تک اس کی بزرگی تسلیم کی جاتی ہے کہ اس کے عوض میں کسی انسان کا خون کرنا ان کے نزدیک کچھ بھی گناہ نہیں بلکہ ثواب کی بات ہے......اگر تلاش کرو تو تمام دُنیا میں ایسا وحشیانہ جوش ایک حیوان کیلئے کسی قوم میں ہرگز پایا نہیں جائے گا جیسا کہ ہندوؤں کو گائے کیلئے ہے۔ (سُرمہ چشم آریہ رُوحانی خزائن جلد 2 صفحہ 185)

نیز آپؑ فرماتے ہیں : اگر حقیقت میں گائے ایک نابکار اور سزا یافتہ عورت ہے تو یہ کیا بات ہے کہ اس کو متبرک اور قابل تعظیم سمجھا جائے بلکہ اس کی شکل دیکھنے سے بیزار ہونا چاہئے اور ڈرنا چاہئے اور دُور سے توبہ توبہ کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس کو بابرکت خیال کر کے صبح اٹھ کر پہلے اسی کا درشن کریں۔ (ایضاً صفحہ 189)

گزشتہ کچھ سالوں میں ملک کے اطراف میں گائے کو لیکر خوب ہنگامہ آرائی ہوئی۔ بہتوں کو اس وجہ سے اپنی جان گنوانی پڑی۔ پورے ملک میں ایک عجیب بے چینی و پریشانی کا ماحول تھا۔ ایسے ماحول کو دیکھتے ہوئے بعض شعراء کا درد ان کے اشعار میں چھلک پڑا۔ ایک شاعر نے کہا۔

اب تو مشکل میں مجھے اپنا ہی گھر لگتا ہے — جان آفت میں اور خطرے میں سر لگتا ہے
شیر آجائے مقابل پہ کوئی بات نہیں — گائے پیچھے سے گزر جائے تو ڈر لگتا ہے

ایک اور شاعر نے اپنے درد کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

کوئی کیا سوچتا رہتا ہے میرے بارے میں — یہ خیال آتے ہی ہمسائے سے ڈر لگتا ہے
اِک نئے خوف کا جنگل ہے مرے چاروں طرف — اب مجھے شیر نہیں گائے سے ڈر لگتا ہے

آج جبکہ پوری دُنیا کورونا وائرس کی وجہ سے بے حال ہے اور دن رات کی کوششوں کے باوجود اس کی دوا بنانے میں اب تک کوئی کامیابی نہیں ملی، اہل ہنود اور ان کے بعض مذہبی رہنما اس کا علاج گائے کا پیشاب اور گوبر بتاتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ کینسر جیسے مرض کی بھی دوا ہے ''آل انڈیا ہندو مہا سبھا'' نے تو کورونا کو بھگانے کیلئے راجدھانی دہلی میں 14 مارچ 2020 بروز ہفتہ باقاعدہ ایک ''گؤ موتر پارٹی'' کا انعقاد کیا تھا جس میں ٹی پارٹی کی طرز پر گائے کا پیشاب پیا گیا۔ ہندو مہا سبھا کے پریذیڈنٹ سُوامی چکر پانی اور پارٹی کے شرکاء نے کورونا کا علاج گائے کا پیشاب اور گوبر بتایا۔ اور کورونا کی وجہ گوشت خوری بتائی۔ آج سے تقریباً ایک سو اٹھارہ بیس سال قبل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپؑ کی صداقت کے لئے ہندوستان کے مختلف شہروں میں اور پنجاب میں خاص طور پر جب طاعون کی وبا پھوٹی تو اُس وقت بھی اس کی وجہ کچھ ایسی ہی بتائی گئی تھی۔ ملاحظہ فرمائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''اور ہندوؤں میں سے جو سناتن دھرم فرقہ ہے اُس فرقہ میں دفع طاعون کے بارے میں جو رائے ظاہر کی گئی ہے اگر ہم پرچہ اخبار عام نہ پڑھتے تو شاید اس عجیب رائے سے بے خبر رہتے اور وہ رائے یہ ہے کہ یہ بلائے طاعون گائے کی وجہ سے آئی ہے۔ اگر گورنمنٹ یہ قانون پاس کر دے کہ اِس مُلک میں گائے ہرگز ہرگز ذبح نہ کی جائے تو پھر دیکھئے کہ طاعون کیونکر دفع ہو جاتی ہے۔ بلکہ اسی اخبار میں ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک شخص نے گائے کو بولتے سُنا کہ وہ کہتی ہے کہ میری وجہ سے ہی اِس ملک میں طاعون آیا ہے۔ (دافع البلاء رُوحانی خزائن جلد 18 صفحہ 224)

بہرحال گائے ایک مجرمہ فاسقہ عورت ہے تو اس کی اتنی تعظیم کیوں؟ اس کا کوئی معقول جواب چاہئے۔

انسانوں کی تقسیم وید کے لئے انتہائی بدنما داغ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : برہمن ویدوں کے رُو سے ایک ایسی چیدہ قوم ہے کہ کئی قسم کے گناہ بھی ان کو معاف ہیں۔ اور اگر کوئی شودر ہو کر برہمن کی نسبت کوئی برا لفظ کہے تو منوسمرت میں لکھا ہے کہ اس کی زبان چھیدنی چاہئے۔ اور اگر ہندوؤں میں سے بجز برہمن کسی دوسری قوم کا آدمی بے اولاد ہو تو شاستروں کا حکم ہے کہ اپنی عورت کو برہمن کے پاس بھیج دے اور وہ اس سے ہم صحبت ہو کر اس کے حاملہ ہو جانے کا فکر کریگا۔ ایسا ہی قریب بتّیس کے عجیب عجیب حقوق برہمنوں کے ہیں جن کو شاستروں نے کھیوٹ بندوبست کی طرح برہمنوں کیلئے قائم کر رکھا ہے چنانچہ منوشاستر اور دوسرے شاستروں کے پڑھنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور برہمنوں کا دعویٰ ہے کہ یہ سب باتیں وید سے لی گئیں ہیں اور وید میں درج ہیں۔ (سُرمہ چشم آریہ رُوحانی خزائن جلد 2 صفحہ 187)

منوسمرت سے ہمیں ایک بات یاد آگئی۔ 5/اگست کو ایودھیا میں رام مندر کا سنگ بنیاد وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کے ذریعہ بڑے دھوم دھام سے رکھا گیا تھا۔ یہ عالی شان مندر تین سال مین بن کر تیار ہوگا۔ 161 فٹ اس کی اونچائی ہوگی۔ دس ایکڑ پر یہ مندر تعمیر ہوگا۔ اور سریو ندی کے کنارے شری رام چندر جی مہاراج کی 251 میٹر کی بلند مورتی تعمیر کی جائے گی جو دُنیا کی سب سے اُونچی مورتی ہوگی۔ اس عظیم الشان تقریب کے موقع پر ملک کے صدر رام ناتھ کووِند کو شرکت کی دعوت نہیں دی گئی۔ اس پر عام آدمی پارٹی کے ایک لیڈر نے کہا کہ ملک کی ایک بہت ہی بڑی اور اہم شخصیت کو اس لئے تقریب میں شمولیت کی دعوت نہیں دی گئی کہ وہ دلت سماج سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ دراصل منوسمرتی سوچ ہے۔

اگر خدا سب کا ربّ ہے تو پھر یہ ناانصافیاں کیوں؟

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: آپ کے وید کے مسائل ایسے ہیں کہ انہوں نے نہ آپ کے پرمیشر کی کچھ عزت بحال رکھی اور نہ انسان اور حیوان کا فرق قائم رکھا اور نہ قانون انصاف میں سے آپ کو کوئی حرف پڑھایا۔ جہاں دیکھو بے انصافی ہے جس طرف نظر ڈالو ناحق پرستی پائی جاتی ہے اوّل خدائے تعالیٰ کو خالق اور رحیم اور کریم ہونے سے جواب دیا پھر اسکے بندوں کو ہمیشہ کی نجات سے محروم رکھا الہام کو خواہ نخواہ چار رشیوں میں محدود کر دیا الہامی کتاب کا نازل ہونا اسے آریہ دیس کا حق ٹھہرایا گیا۔ سنسکرت پرمیشر کی زبان مقرر کی گئی۔ تمام مجاہدین اور عابدین کو خواہ وہ کیسے اخلاص سے ہی عبادت و بندگی کریں ان چار وید کے رشیوں کی طرح ملہم اور عارف باللہ ہونے سے ہمیشہ کیلئے جواب دیا گیا کیا یہ باتیں قانون انصاف سے نکلی ہیں......کیا کسی عقلمند کے نزدیک یہ بات شانِ فیاضی الٰہی سے مناسبت رکھتی ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے اپنی نبوت اور الہام یابی کا آریہ دیس کے چار رشیوں کو ہی ٹھیکہ دے رکھے اور باقی تمام بندگان خدا اس کے وسیع اور آباد ملکوں کے ہمیشہ کے لئے اس سے محروم رہیں سو جس کتاب نے قانون انصاف یہ بتلایا ہے اس سے دوسری صداقتوں کی کیا امید رکھیں۔ (ایضاً صفحہ 190)

صرف چار رشیوں تک الہام کو محدود کیوں رکھا؟

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ویدوں نے کسی بھی انسان کے لئے اللہ تعالیٰ سے شرف مکالمہ پانے سے انکار کیا ہے'' اور صرف چار رشیوں تک جو ویدوں کے مصنف ہیں اس درجہ کو محدود رکھا ہے۔ یہ ویدوں کی ایسی ہی غلطی ہے جیسے اور بڑی بڑی غلطیوں سے وہ پُر ہے......ہندوؤں کے ایشر کو ویدوں کے اتارنے سے مقصد اور علت غائی کیا ہے اگر یہ مقصد ہے کہ تا لوگ ویدوں کو پڑھ کر اور ان کے ٹھیک ٹھیک پابند ہو کر اپنے کمال مطلوب تک پہنچ جائیں تو پھر اس کمال تک پہنچنے کا راہ کیوں آپ ہی بند کرتا ہے۔ اگر اُن رشیوں کا وجود جن پر وید نازل ہوئے تھے بطور نمونہ کے نہیں تھا کہ تا لوگ اُسی نمونہ کے موافق ویدوں پر چلنے سے اپنے وجودوں کو بنالیں تو ایسے رشیوں کے بھیجنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ (ایضاً صفحہ 240)

وید میں توحید کی تعلیم نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: وید عجیب قسم کا الہام ہے کہ اوّل سے آخر تک بجز مخلوق پرستی کے بات نہیں کرتا......وید کی تعلیم مخلوق پرستی کے ایک آدھ مقام میں تو نہیں کہ چھپ سکے وہ تو سارا انہی خیالات سے بھرا ہوا ہے۔ تمام دنیا کے پردے میں گھوم آؤ تمام قوموں کو پوچھ کر دیکھ لو کوئی قوم ایسی نہ پاؤ گے کہ جو وید کو پڑھے اور اس کو موحدانہ تعلیم سمجھے۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں اور زیادہ باتوں میں وقت کھونا نہیں چاہتے کہ جو کچھ قرآن شریف کے دس ورق سے توحید کے معارف آفتاب عالمتاب کی طرح ظاہر ہوتے ہیں اگر کوئی شخص وید کے ہزار ورق سے بھی نکال کر دکھلا وے تو ہم پھر بھی مان جائیں کہ ہاں وید میں توحید ہے اور جو چاہے حسب استطاعت ہم سے شرط کے طور پر مقرر بھی کرالے۔ (ایضاً صفحہ 215)

وید میں اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ کا کوئی درس نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : وید نے اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ کے بیان سے فراغت کر رکھی ہے آریہ لوگوں کے شتر بے مہار رہنے کی یہی وجہ ہے کہ عبودیت اور پرستش کے پاک طریقے اور تزکیہ نفس کی خالص تدبیریں وید میں ہرگز نہیں ہیں پرستش کی جڑھ تلاوت کلام الٰہی ہے کیونکہ محبوب کا کلام اگر پڑھا جائے یا سنا جائے تو

باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلحہ اور زبیر جنّت میں میرے ہمسائے ہوں گے

حضرت زبیرؓ دین کے ستونوں میں سے ایک ستون ہیں (حضرت عمرؓ)

کاتبِ وحی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری اور عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

تین مرحومین مکرم الحاج ابراہیم مبائع صاحب (نائب امیر سوم گیمبیا) مکرم نعیم احمد خان صاحب (نائب امیر کراچی)

اور مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار ولی محمد صاحب مرحوم آف جرمنی کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 ستمبر 2020ء بمطابق 4 تبوک 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اَلَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَہُمُ الۡقَرۡحُ ؕۛ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡہُمۡ وَ اتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ (آل عمران: 173) کہ جن لوگوں نے اللہ اور رسول کا حکم اپنے زخمی ہونے کے بعد بھی قبول کیا ان میں سے ان کیلئے جنہوں نے اچھی طرح اپنا فرض ادا کیا ہے اور تقویٰ اختیار کیا ہے بڑا اجر ہے۔

صحابہ کا ذکر چل رہا تھا اور حضرت زبیرؓ کا ذکر کچھ باقی تھا جو مَیں نے بیان کرنا تھا آج وہی بیان کروں گا۔ اس آیت کے بارے میں جو مَیں نے ابھی پڑھی ہے بیان فرماتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھانجے عروہ سے کہا کہ اے میرے بھانجے! تمہارے آباء زبیرؓ اور ابوبکرؓ اسی آیت میں مذکور صحابہ میں سے تھے۔ جب جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور مشرکین پلٹ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا خطرہ محسوس ہوا کہ وہ کہیں پھر لوٹ کر حملہ نہ کریں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا پیچھا کرنے کون کون جائے گا۔ اسی وقت ان میں سے ستر صحابہ تیار ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور زبیرؓ بھی ان میں شامل تھے۔ یہ صحیح بخاری کی روایت ہے اور یہ دونوں حضرت ابوبکرؓ بھی اور حضرت زبیرؓ بھی زخمیوں میں سے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب الذین استجابوا للہ والرسول......الخ حدیث 4077)

صحیح مسلم میں یہ روایت اس طرح بیان ہوئی ہے کہ ہشام نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے مجھ سے کہا کہ تمہارے آباء ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے اپنے زخمی ہونے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی آواز پر لبیک کہا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل طلحۃ والزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حدیث 2418)

حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کانوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی محمد طلحہ......، حدیث 3740)

حضرت سعید بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ کا مقام ایسا تھا کہ میدانِ جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے لڑتے تھے اور نماز میں آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، جلد 2، صفحہ 478، سعید بن زید دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت عبدالرحمٰن بن اَخْنَسؒ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے حضرت علیؓ کا ذکر کیا، ان کی شان میں کچھ بے ادبی کی تو حضرت سعید بن زیدؓ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ مَیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ یہ بے شک مَیں نے آپؐ سے سنا اور آپؐ فرماتے تھے کہ دس آدمی جنت میں جائیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ہوں گے۔ ابوبکرؓ جنت میں ہوں گے۔ حضرت عمرؓ جنت میں ہوں گے۔ حضرت عثمانؓ جنت میں ہوں گے۔ حضرت علیؓ جنت میں ہوں گے۔ حضرت طلحہؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ، حضرت سعد بن مالکؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جنت میں ہوں گے۔ اور اگر مَیں چاہوں تو دسویں کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ دسواں کون ہے؟ حضرت سعید بن زیدؓ کچھ دیر خاموش رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے پھر پوچھا کہ دسواں کون ہے؟ فرمایا کہ سعید بن زیدؓ یعنی مَیں خود۔ (سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب فی الخلفاء، حدیث 4649)

یہ روایت حضرت طلحہؓ کے ضمن میں بھی میرا خیال ہے بیان ہو چکی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کاتبین وحی کے نام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی نازل ہوتی تھی وہ اسی وقت لکھوا دی جاتی تھی۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کاتبوں کو قرآن کریم لکھواتے تھے ان میں سے مندرجہ ذیل پندرہ نام تاریخ سے ثابت ہیں۔

زید بن ثابتؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ، زبیر بن العوامؓ، خالد بن سعید بن العاصؓ، اَبان بن سعید العاصؓ، حَنْظَلَہ بن الربیع الاسدیؓ، مُعَیْقِیب بن ابی فاطمہؓ، عبداللہ بن اَرْقَم الزُّہْریؓ، شرحبیل بن حسنہؓ، عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل ہوتا تو آپؐ ان لوگوں میں سے کسی کو بلا کر وحی لکھوا دیتے تھے۔“

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 425-426)

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوامؓ کو ایک غزوے کے موقعے پر خارش کی وجہ سے ریشم کی قمیض پہننے کی اجازت دی تھی۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الحریر فی الحرب، حدیث 2919)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینے میں مکانوں کی حد بندی کی تو حضرت زبیرؓ کیلئے زمین کا بڑا ٹکڑا مقرر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو کھجور کا ایک باغ بھی دیا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 76، زبیر بن العوام دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زبیر بن عوامؓ کو زمین ہبہ کرنے کے متعلق بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو سرکاری زمینوں میں سے ایک اتنا بڑا ٹکڑا عطا فرمایا جس میں کہ حضرت زبیرؓ کا گھوڑا آخری سانس تک دوڑ سکے یعنی جس حد تک وہ دوڑ سکتا تھا دوڑ جائے۔ حضرت زبیرؓ کا گھوڑا جس جگہ پر جا کر کھڑا ہوا وہاں سے انہوں نے اپنا کوڑا بڑے زور سے اوپر پھینکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ نہ صرف اس حد تک زمین ان کو دی جائے جہاں ان کا گھوڑا جا کر کھڑا ہو گیا تھا بلکہ جہاں ان کا کوڑا گرا تھا اس حد تک ان کو زمین دی جائے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ ہمارے ملک کا گھوڑا بھی میلوں دوڑ سکتا ہے اور عرب کا گھوڑا تو بہت زیادہ تیز ہوتا ہے۔ اگر چار پانچ میل بھی گھوڑے کی دوڑ رکھی جائے تو بیس ہزار ایکڑ کے قریب زمین بنتی ہے جو ان کو دی گئی تھی۔

امام ابو یوسف کتاب الخَرَاج میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو ایک زمین کا ٹکڑا بخشا جس میں کھجور کے درخت بھی لگے ہوئے تھے اور یہ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے بھی امام ابو یوسف کے بیان کا حوالہ دیا۔ کہتے ہیں کہ جو زمین کا ٹکڑا بخشا تھا اس میں کھجور کے درخت بھی لگے ہوئے تھے اور وہ کسی وقت یہودی قبیلہ بنو نضیر کی ملکیت میں سے تھا اور ان کو جُرُف کہتے تھے، یہ جُرُف جو ہے یہ مدینے سے شام کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے۔ یعنی وہ جُرُف ایک مستقل گاؤں تھا۔ جب ہم پہلی حدیثوں سے اس حدیث کو ملائیں یعنی جہاں گھوڑے کے دوڑنے کا ذکر ہے اور تقریباً پندرہ بیس ہزار ایکڑ بنتی ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو اس وقت اوپر والی زمین بخشی جبکہ وہ پہلے سے ایک گاؤں کے مالک تھے جس میں کھجور کے باغ بھی تھے۔ (ماخوذ از اسلام اور ملکیت زمین، انوار العلوم، جلد 21 صفحہ 429) (معجم البلدان، جلد 2، صفحہ 149، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ مَرْوَان بن حَکَم نے بتایا کہ جس سال نکسیر کی بیماری پھیلی حضرت عثمان بن عفانؓ کو بھی سخت نکسیر ہوئی یہاں تک کہ اس نے ان کو حج سے روک دیا اور انہوں نے وصیت کر دی تو اس وقت قریش میں سے ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں۔ یعنی بہت خراب حالت ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا لوگوں نے یہ بات کہی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں؟ وہ خاموش رہا۔ اتنے میں پھر ایک اَور شخص ان کے پاس آیا۔ راوی کہتے ہیں مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ حارث تھا۔ کہنے لگا خلیفہ مقرر کر دیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کیا لوگوں نے یہ کہا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا یعنی کہ آپؓ کے بعد

کون خلیفہ ہو؟ حضرت عثمانؓ نے پوچھا وہ کون ہے جو خلیفہ ہوگا۔ وہ خاموش رہا۔ حضرت عثمانؓ نے اس سے کہا شاید وہ زبیر کو منتخب کرنے کا کہتے ہیں۔ اس نے کہا ہاں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جہاں تک مجھے علم ہے وہ یعنی حضرت زبیرؓ ان لوگوں میں سے یقیناً بہتر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سب سے زیادہ پیارے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب الزبیر بن العوام، حدیث 3717)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ ان کا ایک انصاری صحابی سے جو غزوۂ بدر کے شرکاء میں سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پانی کی نالی میں اختلاف رائے ہو گیا جس سے وہ دونوں اپنے کھیت کو سیراب کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بات کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ زبیر تم اپنے کھیت کو سیراب کر کے اپنے پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو۔ انصاری کو یہ بات ناگوار گزری اور وہ کہنے لگا یا رسول اللہؐ! یہ آپؐ کے پھوپھی زاد ہیں ناں۔ اس لیے آپؐ یہ فیصلہ فرما رہے ہیں۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اب تم اپنے کھیت کو سیراب کرو اور جب تک پانی منڈیر تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک پانی کو روکے رکھو۔ گویا اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو ان کا پورا حق دلوا دیا جبکہ اس سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو ایسا مشورہ دیا تھا جس میں ان کے لیے اور انصاری کے لیے گنجائش اور وسعت کا پہلو تھا لیکن جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حکم کے ساتھ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کا پورا حق دلوایا۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ بخدا مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ مندرجہ ذیل آیت اسی واقعہ سے متعلق نازل ہوئی ہے۔

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء:66) یعنی نہیں تیرے رب کی قسم! وہ کبھی ایمان نہیں لا سکتے جب تک وہ تجھے ان امور میں منصف نہ بنا لیں جن میں ان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے۔ پھر تُو جو بھی فیصلہ کرے اس کے متعلق وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور کامل فرمانبرداری اختیار کریں۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 453، مسند زبیر بن العوام حدیث 1419 عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ (الزمر:32) یعنی یقیناً تم قیامت کے دن اپنے رب کے حضور ایک دوسرے سے بحث کرو گے۔ تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ! کیا ہماری دنیاوی لڑائیاں مراد ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (التکاثر:9) یعنی اس دن تم ناز و نعم کے متعلق ضرور پوچھے جاؤ گے۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہؐ! ہم سے کن نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا جبکہ ہمارے پاس تو صرف کھجور اور پانی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! یہ نعمتوں کا زمانہ بھی عنقریب آنے والا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 449، مسند زبیر بن العوام، حدیث 1405، عالم الکتب بیروت 1998ء)

آج تو یہ تنگی ہے۔ ان شاء اللہ کشائش بھی آنے والی ہے۔

حَفْص بن خالد کہتے ہیں کہ مجھے اس بزرگ نے یہ حدیث بیان کی ہے جو کہ مُوصِل (یہ موصل جو ہے شام کا مشہور شہر ہے جو اپنی کثیر آبادی اور وسیع رقبے کے لحاظ سے اس وقت کے اسلامی ممالک میں بہت اہم تھا۔ تمام شہروں سے وہاں لوگ آیا کرتے تھے۔ یہ نِیْنَوَا کے قریب دجلہ کے کنارے بغداد سے 222 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس شہر کا تعارف تو یہ ہے جو فرہنگ میں لکھا گیا ہے لیکن بہر حال وہ کہتے ہیں موصل) مقام سے ہمارے پاس آتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت زبیر بن عوامؓ کے ساتھ کچھ سفر کیے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک صحرا میں ان کو غسل کی حاجت ہوگئی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرے لیے پردہ کرو۔ مَیں نے ان کے لیے کپڑے سے پردہ کیا۔ وہ غسل کرنے لگ گئے۔ اچانک میری نگاہ ان کے جسم پر پڑ گئی۔ مَیں نے دیکھا کہ ان کا سارا جسم تلواروں کے زخموں کے نشانات سے چھلنی تھا۔ مَیں نے ان سے کہا خدا کی قسم! مَیں نے آپؓ کے جسم پر زخموں کے ایسے نشانات دیکھے ہیں جو آج سے پہلے مَیں نے کبھی کسی کے جسم پر نہیں دیکھے۔ انہوں نے جواباً کہا کیا تم نے میرے جسم کے زخموں کے نشان دیکھ لیے ہیں؟ پھر فرمایا خدا کی قسم! یہ تمام زخم مجھے اللہ کی راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کرتے ہوئے آئے ہیں۔ (مستدرک علی الصحیحین للحاکم، جلد 3، صفحہ 406، کتاب معرفۃ الصحابہ، حدیث 5550، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) (فرہنگ سیرت از سید فضل الرحمٰن، صفحہ 288)

حضرت عثمانؓ، حضرت مِقدادؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے حضرت زبیرؓ کو وصیت کر رکھی تھی۔ چنانچہ وہ ان احباب کے مال کی حفاظت کرتے اور اپنے مال سے ان کے بچوں پر خرچ کرتے تھے۔ کشائش تھی تو ان کا مال بچوں پر خرچ نہیں کرتے تھے۔ اپنے پاس سے خرچ کرتے تھے تاکہ بعد میں یہ مال ان لوگوں کے کام آئے۔ حضرت زبیرؓ کو کوئی لالچ نہیں تھی۔

حضرت زبیرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کے ایک ہزار غلام تھے جو انہیں خراج یعنی زمین کی پیداوار ادا کرتے تھے۔ وہ اس میں سے گھر کچھ بھی نہ لاتے اور سارا صدقہ کر دیتے۔

مُطِیع بن اَسْوَد بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عمرؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت زبیرؓ دین کے ستونوں میں سے ایک ستون ہیں۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 2، صفحہ 460، زبیر بن العوام دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت زبیرؓ جنگِ جمل کے دن کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ مَیں ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ اے پیارے بیٹے! آج یا تو ظالم کو قتل کیا جائے گا یا مظلوم۔ ایسا نظر آتا ہے کہ آج مَیں بحالت مظلومی قتل کیا جاؤں گا۔ مجھے سب سے بڑی فکر اپنے قرض کی ہے۔ کیا تمہاری رائے میں ہمارے قرض سے کچھ مال بچ جائے گا؟ پھر کہا کہ اے میرے بیٹے! مال بیچ کر قرض ادا کر دینا اور مَیں ثلث کی وصیت کرتا ہوں، تیسرے حصے کی وصیت کرتا ہوں اور قرض ادا کرنے کے بعد اگر کچھ بچے تو اس میں سے ایک ثلث تمہارے بچوں کیلئے ہے۔ ان کے بچوں کو باقی کے علاوہ دیا۔ ہشام نے کہا عبداللہ بن زبیرؓ کے لڑکے عمر میں حضرت زبیرؓ کے لڑکوں خبیب اور عَبّاد کے برابر تھے۔ یعنی عبداللہ کے لڑکے حضرت زبیرؓ کے اپنے لڑکوں کے برابر تھے۔ بیٹے کے بچے جو تھے وہ بھی اس کے بھائیوں کے برابر تھے۔ اس زمانے میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نو بیٹیاں تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ مجھے اپنے قرض کی وصیت کرنے لگے کہ اے میرے بیٹے! اگر اس قرض میں سے تم کچھ ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ تو میرے مولیٰ سے مدد لینا۔ عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں۔ مَیں "مولیٰ" سے ان کی مراد نہیں سمجھا۔ مَیں نے پوچھا کہ آپ کا مولیٰ کون ہے؟ تو حضرت زبیرؓ نے کہا اللہ۔ پھر جب کبھی مَیں ان کے قرض کی مصیبت میں پڑا تو کہا اے زبیرؓ کے مولیٰ! ان کا قرض ادا کر دے اور وہ ادا کر دیتا یعنی اللہ تعالیٰ پھر کوئی انتظام کر دیتا تھا۔ اس قرض کی ادائیگی کے سامان پیدا کر دیتا تھا۔ جائیداد تو تھی اس میں سے ہی ادا ہو جاتے تھے۔

حضرت زبیرؓ اس حالت میں شہید ہوئے کہ انہوں نے نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم سوائے چند زمینوں کے جن میں غابہ بھی تھا۔ مدینے میں گیارہ مکان تھے۔ دو مکان بصرہ میں تھے۔ ایک مکان کوفہ میں اور ایک مکان مصر میں تھا۔ حضرت زبیرؓ مقروض اس طرح ہوئے کہ لوگ ان کے پاس مال لاتے کہ امانتاً رکھیں مگر حضرت زبیرؓ کہتے کہ نہیں بلکہ یہ قرض ہے کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ پیسے امانتاً نہیں رکھوں گا۔ مَیں تمہارے سے اس طرح وصول کرتا ہوں جس طرح کہ یہ قرض ہوتا ہے۔ خرچ بھی کر لیتے تھے اس میں سے یا اَور کوئی خطرہ ہو تو وہ بھی محفوظ ہو جائے اس لیے آپ ان کو بتاتے تھے کہ یہ قرض کی صورت میں لے رہا ہوں جو مَیں واپس کروں گا۔ بہر حال حضرت زبیرؓ کبھی امیر نہ بنے خواہ مال وصول کرنے کیلئے اخراج کیلئے یا کسی اَور مالی خدمت کیلئے سوائے اس کے کہ کسی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ہمراہ جہاد میں شامل ہوئے ہوں۔ جہاد میں ضرور شامل ہوتے تھے لیکن بہت امیر جنہوں نے نقدی کی صورت میں پیسہ جوڑا ہو وہ نہیں ہوا۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ مَیں نے ان کے قرض کا حساب کیا تو بائیس لاکھ پایا۔ حضرت حکیم بن حزامؓ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے ملے اور کہا کہ اے میرے بھتیجے! میرے بھائی پر کتنا قرض ہے؟ حضرت عبداللہ بن زُبیرؓ نے چھپایا اور کہا کہ ایک لاکھ۔ حضرت حکیم بن حِزامؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! مَیں تمہارے مال کو اتنا نہیں دیکھتا کہ وہ اس کیلئے کافی ہو۔ ظاہری مال جو نظر آ رہا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ان سے کہا کہ اگر مَیں کہوں کہ وہ قرض بائیس لاکھ ہے تو آپ کیا کہیں گے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ مَیں تو تمہیں اس کا متحمل نہیں دیکھتا، مشکل ہے ادا کر سکو۔ اگر تم اس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ تو مجھ سے مدد لے لینا۔ اگر نہ ادا کر سکو تو مَیں حاضر ہوں۔ مجھے بتانا مَیں تمہیں قرض ادا کر دوں گا۔ حضرت زبیرؓ نے غابہ ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدا تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے سولہ لاکھ میں فروخت کیا۔ پھر کھڑے ہو کر کہا کہ جس کا زبیرؓ کے ذمہ کچھ ہو وہ ہمارے پاس غابہ پہنچ جائے۔ وہ غابہ کی زمین بیچی۔ سولہ لاکھ اس کی قیمت ملی اور پھر اعلان کر دیا کہ جو قرض خواہ ہیں وہ آ جائیں اور اپنا قرض لے لیں۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ جن کے حضرت زبیرؓ پر چار لاکھ تھے انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا کہ اگر تم لوگ چاہو تو مَیں معاف کر دوں اور اگر چاہو تو اسے ان قرضوں کے ساتھ رکھو جنہیں تم مؤخر کر رہے ہو بشرطیکہ تم کچھ مؤخر کرو۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر مجھے ایک ٹکڑا زمین کا دے دو۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا کہ تمہارے لیے یہاں سے یہاں تک ہے۔ انہوں نے اس میں سے بقدر ادائے قرض کے فروخت کر دیا اور انہوں نے عبداللہ بن جعفر کو دے دیا۔ اس قرض میں سے ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حضرت معاویہؓ کے پاس آئے۔ اس زمانے کی بات ہے۔ وہاں عمرو بن عثمان، مُنْذِر بن زُبیر اور ابنِ زَمْعَہ تھے۔ حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ غابہ کی کتنی قیمت لگائی گئی؟ حضرت ابن زبیرؓ نے کہا ہر حصہ ایک لاکھ کا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے پوچھا کتنے حصے باقی رہے؟ انہوں نے کہا کہ ساڑھے چار حصے۔ مُنْذِر بن زبیر نے کہا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں مَیں نے لے لیا۔ عمرو بن عثمان نے کہا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں مَیں نے لے لیا۔ ابن زَمْعَہ نے کہا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں مَیں نے لے لیا۔ حضرت معاویہؓ نے کہا اب کتنے بچے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ ڈیڑھ حصہ۔ انہوں نے کہا کہ وہ ڈیڑھ لاکھ میں مَیں نے لے لیا۔ یعنی کہ غابہ کی وہ زمین جو باقی رہ گئی تھی اس کو بھی بیچنے لگے۔ عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ حضرت معاویہؓ کے ہاتھ چھ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ بہر حال جو انہوں نے کہا تھا ناں کہ قرض اللہ تعالیٰ ادا کرے گا تو اس طرح اللہ تعالیٰ سامان پیدا کرتا تھا تو وہ کچھ جائیداد بیچ کے قرض ادا کرتے رہے۔

جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حضرت زبیرؓ کا قرض ادا کر چکے تو حضرت زبیرؓ کی اولاد نے کہا کہ ہم میں ہماری میراث تقسیم کر دو۔ اب قرض تو سارے ادا ہو گئے ہیں اب جو وراثت ہے وہ تقسیم کر دو۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم! مَیں تم میں اس وقت تک تقسیم نہ کروں گا جب تک چار سال زمانہ حج میں منادی نہ کر لوں یعنی چار سال تک ہر حج کے دن پہلے اعلان کروں گا کہ جس کا زبیرؓ پر قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے ہم اسے ادا کریں گے اور چار سال تک حج کے موقعے پر منادی کرتے رہے۔ جب چار سال گزر گئے تو میراث حضرت زبیرؓ کی اولاد میں تقسیم کر دی۔

حضرت زبیرؓ کی چار بیویاں تھیں۔ انہوں نے بیوی کے آٹھویں حصے کو چار پر تقسیم کر دیا اور ہر بیوی کو گیارہ لاکھ پہنچے۔ پھر بھی جو جو جائیداد باقی رہ گئی تھی اس میں سے ہر کوئی جب تقسیم ہوا تو گیارہ گیارہ لاکھ بیویوں کو بھی مل گیا۔ ان کا پورا مال تین کروڑ باون لاکھ تھا۔

ایک روایت میں یہ ہے اور سفیان بن عُیَینہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیرؓ کی میراث میں چار کروڑ تقسیم کیے گئے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت زبیرؓ کے ترکہ کی قیمت پانچ کروڑ بیس لاکھ یا پانچ کروڑ دس لاکھ تھی۔ اسی طرح عروہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیرؓ کی مصر میں کچھ زمینیں تھیں اور اسکندریہ میں کچھ زمینیں تھیں۔ کوفے میں کچھ زمینیں تھیں اور بصرے میں مکانات تھے۔ ان کی مدینے کی کچھ جائیداد کی آمدنی تھی جو اُن کے پاس آتی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 80-81، زبیر بن العوام دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

بہرحال یہ سارے قرض اتار کے تو پھر ان جائیدادوں میں سے جو باقی جائیدادیں تھیں وہ ان کے ورثاء میں تقسیم کی گئیں۔

مُطَرِّف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت زبیرؓ سے کہا کہ اے ابوعبداللہ! آپ لوگ کس مقصد کی خاطر آئے ہیں۔ آپ لوگوں نے ایک خلیفہ کو ضائع کر دیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے۔ اب آپ ان کے قصاص کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں قرآن کریم کی یہ آیت پڑھتے تھے کہ وَ اتَّقُوْا فِتْنَۃً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْکُمْ خَآصَّۃً (الانفال:26) کہ اور اس فتنے سے ڈرو جو محض ان لوگوں کو ہی نہیں پہنچے گا جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا (بلکہ عمومی ہوگا) لیکن ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اسکا اطلاق ہم پر ہی ہوگا یہاں تک کہ ہم پر یہ آزمائش آئے گی۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 451، مسند زبیر بن العوام، حدیث 1414، عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علیؓ کی خلافت کے انتخاب کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کا واقعۂ شہادت ہوا اور وہ صحابہؓ جو مدینے میں موجود تھے انہوں نے یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں میں فتنہ بڑھتا جا رہا ہے حضرت علیؓ پر زور دیا کہ آپؓ لوگوں کی بیعت لیں۔ دوسری طرف کچھ مفسدین بھاگ کر حضرت علیؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ اس وقت اسلامی حکومت کے ٹوٹ جانے کا سخت اندیشہ ہے آپؓ لوگوں سے بیعت لیں تاکہ ان کا خوف دور ہو اور امن و امان قائم ہو۔ غرض جب آپؓ کو بیعت لینے پر مجبور کیا گیا تو کئی دفعہ کے انکار کے بعد آپؓ نے اس ذمہ داری کو اٹھایا اور لوگوں سے بیعت لینی شروع کر دی۔ بعض اکابر صحابہ اس وقت مدینے سے باہر تھے۔ بعض سے تو جبراً بیعت لی گئی چنانچہ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے متعلق آتا ہے کہ ان کی طرف حکیم بن جَبْلَہ اور مالک اَشْتَر کو چند آدمیوں کے ساتھ روانہ کیا گیا اور انہوں نے تلواروں کا نشانہ کر کے انہیں بیعت پر آمادہ کیا یعنی وہ تلواریں سونت کر ان کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ حضرت علیؓ کی بیعت کرنی ہے تو کرو ورنہ ہم ابھی تم کو مار ڈالیں گے حتی کہ بعض روایات میں یہ ذکر بھی آتا ہے کہ وہ ان کو نہایت سختی کے ساتھ زمین پر گھسیٹتے ہوئے لائے۔ ظاہر ہے کہ ایسی بیعت کوئی بیعت نہیں کہلا سکتی۔ پھر جب انہوں نے بیعت کی تو یہ بھی کہہ دیا کہ ہم اس شرط پر آپؓ کی بیعت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں سے آپؓ قصاص لیں گے مگر بعد میں جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت علیؓ قاتلوں سے قصاص لینے میں جلدی نہیں کر رہے تو وہ بیعت سے الگ ہو گئے اور مدینہ سے مکہ چلے گئے۔ انہی لوگوں کی ایک جماعت نے جو حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک تھی حضرت عائشہؓ کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ آپؓ حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کیلئے جہاد کا اعلان کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے اس بات کا اعلان کیا اور صحابہ کو اپنی مدد کیلئے بلایا۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور اس کے نتیجہ میں حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے لشکر میں جنگ ہوئی جسے جنگِ جمل کہا جاتا ہے۔ اس جنگ کے شروع میں ہی حضرت زبیرؓ حضرت علیؓ کی زبان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی سن کر علیحدہ ہو گئے تھے۔ حضرت زبیرؓ تو شروع میں ہی علیحدہ ہو گئے تھے اور انہوں نے قسم کھائی کہ وہ حضرت علیؓ سے جنگ نہیں کریں گے اور اس بات کا اقرار کیا کہ اپنے اجتہاد میں انہوں نے غلطی کی تھی، جو سمجھا تھا اس سے غلطی ہو گئی۔ دوسری طرف حضرت طلحہؓ نے بھی اپنی وفات سے پہلے حضرت علیؓ کی بیعت کا اقرار کر لیا تھا کیونکہ روایت میں آتا ہے کہ وہ زخموں کی شدت سے تڑپ رہے تھے کہ ایک شخص ان کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے پوچھا تم کس گروہ میں سے ہو؟ اس نے کہا حضرت علیؓ کے گروہ میں سے۔ اس پر انہوں نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے کر کہا کہ تیرا ہاتھ علیؓ کا ہاتھ ہے اور مَیں تیرے ہاتھ پر حضرت علیؓ کی دوبارہ بیعت کرتا ہوں۔ (ماخوذ از خلافت راشدہ، صفحہ 44-45، انوار العلوم جلد 15)

بہرحال حضرت زبیرؓ کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت زبیرؓ کی شہادت جنگ جمل سے واپسی پر ہوئی تھی۔ وہاں سے تو وہ علیحدہ ہو گئے تھے اور حضرت علیؓ سے جنگ کا انہوں نے جو ارادہ کیا تو انہوں نے کہا مَیں نے غلطی کی ہے اور اس سے بالکل علیحدہ ہو گئے لیکن جنگ جمل سے واپسی پر ان کی شہادت ہوئی۔ جب حضرت علیؓ نے انہیں یاد دلایا کہ مَیں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم علیؓ سے لڑو گے اور زیادتی تمہاری طرف سے ہوگی۔ انہوں نے کہا ہاں اور یہ بات مجھے ابھی یاد آئی ہے پھر وہاں سے چلے گئے۔ حضرت علیؓ سے جنگ سے علیحدگی کی یہ وجہ بنی تھی۔ اس کی تفصیل جو ہے وہ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کے ذکر میں بیان ہو چکی ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ مفسدین اور منافقین کی بھڑکائی ہوئی آگ تھی جس میں اکثر صحابہ غلط فہمی کی وجہ سے شامل ہو گئے تھے۔ بہرحال جو بھی تھا وہ غلط ہوا۔

حَرْب بن ابوالاسود کہتے ہیں کہ مَیں حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ سے ملا ہوں۔ جب حضرت زبیرؓ اپنی سواری پر سوار ہو کر صفوں کو چیرتے ہوئے واپس لوٹے تو ان کے بیٹے عبداللہؓ ان کے سامنے آئے اور کہنے لگے کہ آپ کو کیا ہوا؟ حضرت زبیرؓ نے ان سے کہا حضرت علیؓ نے مجھے ایک حدیث یاد کرا دی جس کو مَیں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تھا تُو اس یعنی حضرت علیؓ سے جنگ کرے گا اور اس جنگ میں تُو ظلم کرنے والا ہوگا۔ اس لیے مَیں ان سے جنگ نہیں کروں گا۔ ان کے بیٹے نے کہا کہ آپؓ تو اس لیے آئے ہیں کہ لوگوں کے درمیان صلح کرائیں اور اللہ آپؓ کے ہاتھ سے اس معاملے میں صلح کروائے گا۔ حضرت زبیرؓ نے کہا مَیں تو قسم کھا چکا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا آپؓ اس قَسم کا کفارہ دے دیں اور اپنے غلام جرِ جس کو آزاد کر دیں اور ادھر ہی موجود رہیں یہاں تک کہ اللہ ان لوگوں میں صلح کروا دے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ نے اپنے غلام جرجس کو آزاد کیا اور وہیں ٹھہرے رہے۔ لیکن لوگوں میں اختلاف مزید بڑھ گئے تو آپؓ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گئے۔ جب حضرت زبیرؓ مدینے کی طرف واپسی کا ارادہ کر کے نکلے اور سَفَوان نامی مقام پر پہنچے جو بصرہ کے قریب ایک مقام ہے تو بکر نامی ایک شخص جو بنو مُجَاشِع سے تھا حضرت زبیرؓ کو ملا۔ اس نے کہا کہ اے حواریِ رسول اللہؐ! آپؓ کہاں جا رہے ہیں؟ آپؓ میری ذمہ داری ہیں۔ آپؓ تک کوئی شخص نہیں پہنچ سکتا۔ وہ شخص حضرت زبیرؓ کے ساتھ چل پڑا اور ایک آدمی اَحْنَف بن قیس سے ملا۔ اس نے کہا کہ یہ زبیر ہیں جو مجھے سَفَوان میں ملے تھے۔ اَحْنَف نے کہا کہ مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں گتھم گتھا ہیں اور تلواروں سے ایک دوسرے کی پیشانیاں کاٹ رہے ہیں اور یہ اپنے بیٹے اور گھر والوں سے ملنے جاتے ہیں۔ جب عُمیر بن جُرْمُوز اور فَضَالَہ بن حَابِس اور نُفَیع نے یہ بات سنی تو انہوں نے سوار ہو کر حضرت زبیرؓ کا پیچھا کیا اور ان کو ایک قافلے کے ساتھ پا لیا۔ عُمیر بن جرموز گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پیچھے سے آیا اور حضرت زبیرؓ پر نیزے سے حملہ کیا اور ہلکا سا زخم دیا۔ حضرت زبیرؓ نے بھی جو اس وقت ذُوالخِمَار نامی گھوڑے پر سوار تھے اس پر حملہ کیا۔ جب ابنِ جُرْمُوز نے دیکھا کہ وہ قتل ہونے والا ہے تو اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کو آواز دی اور انہوں نے مل کر حملہ کیا یہاں تک کہ حضرت زبیرؓ کو شہید کر دیا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ جب حضرت زبیر اپنے قاتل کے سامنے آئے اور اس پر غالب بھی آ گئے لیکن اس دشمن نے کہا مَیں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت زبیرؓ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ اس شخص نے یہ عمل کئی مرتبہ کیا۔ پھر جب حضرت زبیرؓ کے خلاف اس نے بغاوت کی اور ان کو زخمی کر دیا تو حضرت زبیرؓ نے کہا اللہ تجھے غارت کرے تم مجھے اللہ کا واسطہ دیتے رہے اور خود اس کو بھول گئے۔ حضرت زبیرؓ کو شہید کرنے کے بعد ابنِ جُرْمُوز حضرت علیؓ کے پاس حضرت زبیرؓ کا سر اور ان کی تلوار لایا۔ حضرت علیؓ نے تلوار لے لی اور کہا کہ یہ وہ تلوار ہے کہ اللہ کی قسم! اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے بے چینی دور ہوئی لیکن اب یہ موت اور فساد کی قتل گاہوں میں ہے۔ ابنِ جُرْمُوز نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ دربان نے عرض کی کہ یہ ابنِ جُرْمُوز جو حضرت زبیرؓ کا قاتل ہے۔ دروازے پر کھڑا اجازت طلب کرتا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ابنِ صَفِیَّہ، حضرت زبیرؓ کو شہید کرنے والا دوزخ میں داخل ہو۔ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ہر نبی کے حواری ہیں اور میرا حواری زبیرؓ ہے۔ حضرت زبیرؓ وادی سِبَاع میں دفن کیے گئے۔ حضرت علیؓ اور ان کے ساتھی بیٹھ کر آپؓ پر رونے لگے۔ شہادت کے وقت حضرت زبیرؓ کی عمر چونسٹھ سال تھی۔ بعض کے نزدیک آپ کی عمر چھیاسٹھ یا ستاسٹھ سال تھی۔

(مستدرک علی الصحیحین للحاکم، جلد 3، صفحہ 413، حدیث 5575، باب معرفۃ الصحابہ، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 2، صفحہ 516، زبیر بن العوام، دار الجیل بیروت 1996ء) (مستدرک علی الصحیحین للحاکم، جلد 3، صفحہ 412، حدیث 5571، باب معرفۃ الصحابۃ، دار الکتب العربیہ بیروت) (الطبقات الکبریٰ، جز 3، صفحہ 78، زبیر بن العوام، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جز 3، صفحہ 83، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 2، صفحہ 460، زبیر بن العوام دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)

حضرت عاتکہ بنت زید جو حضرت زبیر بن عوامؓ کی بیوی تھیں ان کے متعلق اہلِ مدینہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص شہادت چاہے وہ عاتکہ بنت زید سے نکاح کر لے۔ یہ پہلے عبداللہ بن ابی بکر کے عقد میں آئیں وہ شہید ہو کر ان سے جدا ہو گئے۔ پھر حضرت عمر بن خطابؓ کے عقد میں آئیں۔ وہ بھی شہید ہو کر ان سے جدا ہو گئے۔ پھر حضرت زبیر بن عوامؓ کے عقد میں آئیں۔ وہ بھی شہید ہو کر ان سے جدا ہو گئے۔

حضرت زبیرؓ کی شہادت پر حضرت عاتکہؓ نے یہ اشعار کہے تھے کہ

غَدَرَ ابْنُ جُرْمُوْزٍ بِفَارِسِ بُھْمَۃٍ — یَوْمَ اللِّقَاءِ وَ کَانَ غَیْرَ مُعَرِّدِ

یَا عَمْرُو لَوْ نَبَّھْتَہٗ لَوَجَدْتَہٗ — لَا طَائِشًا رَعِشَ الْجَنَانِ وَلَا الْیَدِ

شَلَّتْ یَمِیْنُکَ إِنْ قَتَلْتَ لَمُسْلِمًا — حَلَّتْ عَلَیْکَ عُقُوْبَۃُ الْمُتَعَمِّدِ

ثَکِلَتْکَ أُمُّکَ ھَلْ ظَفِرْتَ بِمِثْلِہٖ — فِیْمَنْ مَضٰی فِیْمَا تَرُوْحُ وَ تَغْتَدِیْ

کَمْ غَمْرَۃٍ قَدْ خَاضَھَا لَمْ یَثْنِہٖ — عَنْھَا طِرَادُکَ یَا ابْنَ فَقْعِ الْقَرْدَدِ

یعنی ابنِ جُرْمُوز نے جنگ کے دن اس بہادر سوار کے ساتھ دغا کیا حالانکہ وہ بھاگنے والا نہ تھا۔ اے عمرو بن جرموز! اگر تُو انہیں آگاہ کر دیتا تو انہیں اس حالت میں پاتا کہ وہ نامرد نہ ہوتے جس کا دل اور ہاتھ کانپتا ہو۔ تیرا ہاتھ شل ہو جائے کہ تو نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا۔ تجھ پر قتلِ عمد کے مرتکب کا عذاب واجب ہو گیا۔ تیرا برا ہو! کیا ان لوگوں میں جو اس زمانے میں گزر گئے جس میں تُو شام اور صبح کرتا ہے تُو نے کبھی ان جیسے کسی اَور شخص پر کامیابی پائی ہے۔ اے ادنیٰ سی تکلیف کو برداشت نہ کر سکنے والے۔ زُبیر تو ایسا شخص تھا کہ کتنے ہی سخت حالات ہوں وہ جنگ میں مشغول رہتے تھے اور اے سفید چہرے والے! تمہاری نیزہ زنی اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جز 3، صفحہ 83، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

پھر وہاں طبقات الکبریٰ کی یہ روایت ہے کہ جب ابنِ جُرْمُوز نے آ کر حضرت علیؓ سے اجازت چاہی تو حضرت علیؓ نے اس سے دوری چاہی۔ اس پر اس نے کہا کیا زبیرؓ مصیبت والوں میں سے نہ تھے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ تیرے منہ میں خاک مَیں تو یہ امید کرتا ہوں کہ طلحہؓ اور زبیرؓ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ (الحجر:48) اور ہم ان کے

دلوں کی کدورت دور کردیں گے کہ وہ تختوں پر آمنے سامنے بھائی بھائی ہو کر بیٹھیں گے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جز3، صفحہ 84، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990)

حضرت زبیرؓ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں اور کثرت کے ساتھ اولاد پیدا ہوئی۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ: ان کے بطن سے عبداللہ، عروہ، مُنذِر، عاصم، خدیجۃ الکبریٰ، ام الحسن، عائشہ پیدا ہوئیں۔

حضرت ام خالدؓ: ان کے بطن سے جو بچے پیدا ہوئے وہ خالد، عمرو، حبیبہ، سودہ، ہند ہیں۔

حضرت رُبَاب بنت اُنَیف ؓ: ان کے بطن سے یہ بچے پیدا ہوئے۔ مصعب، حمزہ، رَمْلَہ۔

حضرت زینب ام جعفر بنت مَرْ ثَدؓ: ان کے بطن سے جو بچے پیدا ہوئے وہ عُبَیدہ اور جعفر ہیں۔

حضرت ام کلثوم بنت عُقْبَہؓ: ان کے بطن سے زینب پیدا ہوئیں۔

حضرت حِلال بنت قیسؓ: ان کے بطن سے خدیجۃ الصغریٰ پیدا ہوئیں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد3، صفحہ 74، زبیر بن العوام، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

حضرت عاتکہؓ بنت زید۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد3، صفحہ 83، زبیر بن العوام، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

یہ ہیں حضرت زبیرؓ کے سارے واقعات۔ اور یہاں ختم ہوئے۔

اب اس کے بعد مَیں کچھ مرحومین کا ذکر کروں گا جن کا ابھی جمعے کے بعد جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ ان میں سے پہلا ذکر الحاج ابراہیم مبائع صاحب نائب امیر سوم گیمبیا کا ہے جو 10/اگست کو وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

آپ 4/جون 1944ء کو بانجول میں پیدا ہوئے اور سابق امیر جماعت گیمبیا مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم کے دور میں 62، 61ء میں انہوں نے احمدیت قبول کی تھی۔ جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ پنج وقت کے نمازی، تہجد کے عادی تھے۔ اللہ کے فضل سے موصی بھی تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ آپ کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے وفات سے قبل بھی تہجد کی نماز ادا کی۔ پینے کے لیے پانی مانگا پھر اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم قرآن کریم کے عاشق تھے۔ باقاعدگی سے تلاوت قرآن پاک کیا کرتے تھے۔ موصوف ایک لمبے عرصے تک بطور نائب امیر خدمتِ دین کی توفیق پاتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بطور افسر جلسہ سالانہ، نیشنل سیکرٹری امور خارجہ اور صدر مجلس انصار اللہ گیمبیا بھی خدمت کی توفیق پائی اور مسرور سیکنڈری سکول کے بورڈ ممبر بھی تھے۔

کوالیفائیڈ ٹیچر تھے۔ ملک کے مختلف علاقوں میں بطور ٹیچر خدمات بجالاتے رہے۔ اپنی فیلڈ میں اعلیٰ تعلیم اور ماسٹرز کے لیے امریکہ گئے۔ پھر واپس آ کر ملک و قوم کی خدمت کی۔ گیمبیا کے ایک مشہور ادارے مینجمنٹ ڈویلپمنٹ انسٹی ٹیوٹ کے بانی ممبران میں سے تھے اور یہ ادارہ گیمبیا میں سول سرونٹس (civil servants) اور دیگر افراد کو اعلیٰ تعلیم دیتا ہے۔ گیمبیا کے بہت سے اعلیٰ سرکاری افسران اس ادارے سے تعلیم یافتہ ہیں۔ موصوف طاہر احمدیہ مسلم سینئر سکول کے پرنسپل اور نصرت سینئر سیکنڈری سکول کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔ بہت سے ملکی اور غیر ملکی افراد کو تعلیم دی۔ اکثر علمی حلقوں میں آپ کو بڑا جانا جاتا تھا اور لوگ آپ کو ’My Teacher‘ کہا کرتے تھے۔ ان کے سوگواران میں دو بیگمات اور سات بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ان کی ایک بیگم مسز عقیبہ صاحبہ لجنہ اماء اللہ گیمبیا کی صدر ہیں اور ان کے ایک بیٹے واقفِ زندگی ہیں اور جامعۃ المبشرین سے فارغ التحصیل ہیں۔ اسی طرح ایک بیٹا ان کا خدام الاحمدیہ میں بھی صدر خدام الاحمدیہ رہ چکا ہے۔ امریکہ میں دو بیٹے ہیں اور ایک بیٹی یہاں یوکے میں رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ہمیشہ ان کی خواہشات کے مطابق دین سے وابستہ رکھے۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ خاکسار بھی کراب آئی لینڈ مڈل سکول (Crab Island Middle School) میں ان کا شاگرد رہا ہے۔ یہاں تمام احمدی طلباء نے دیگر مسلمان طلباء کے ساتھ مل کر جمعرات کے روز اسلامیات کی ایک کلاس جاری کی تھی اور مرحوم یہ کلاس لیا کرتے تھے۔ موصوف جماعتی عہدیداران اور نظامِ جماعت کا بہت احترام کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میرے استاد تھے لیکن اس کے باوجود بطور امیر ہمیشہ میری اور دیگر عہدیداران کی مکمل اطاعت کی۔ بہت مخلص، محنتی اور کھلے دل کے مالک تھے۔ خلافت کے وفادار اور مطیع تھے۔ خلیفۂ وقت سے عشق اور محبت کا تعلق تھا۔ ہمیشہ جماعت اور خلافت کے دفاع میں پیش پیش رہتے۔ اچھا دینی علم بھی رکھتے تھے۔ دلائل سے بات کیا کرتے تھے، حکمت سے بات کیا کرتے تھے اور جدید ٹیکنالوجی اور مختلف ذرائع سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے تھے۔ تبلیغ میں لگے رہتے تھے۔

دوسرا جنازہ جو ہے وہ مکرم نعیم احمد خان صاحب ابن عبدالجلیل خان صاحب نائب امیر کراچی کا ہے۔ ان کو وفات پائے تو دو تین مہینے ہو گئے۔ اپریل کے آخر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

ان کے خاندان میں سب سے پہلے محترم اختر علی صاحب کے ذریعے سے احمدیت آئی تھی جنہوں نے حضرت مولوی حسن علی صاحبؓ بھاگل پوری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ان کے ذریعے سے بیعت کی تھی۔ مولوی اختر علی صاحب ان کی والدہ کے ماموں اور والد کے پھوپھا تھے۔ نعیم خان صاحب نے میٹرک پٹنہ، بہار انڈیا سے کیا اور قیام پاکستان کے بعد 1948ء میں لاہور آ گئے۔ دیال سنگھ کالج سے انٹر کیا اور ٹی آئی کالج لاہور سے ایم ایس سی کیا۔ بعد میں لندن چلے گئے۔ پھر 1959ء میں کراچی واپس آ کر گیس کمپنی (Gas Company) میں ملازمت اختیار کی اور 1993ء میں یہاں سے سینئر جنرل مینیجر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی میں بطور نائب ناظم صنعت و تجارت خدمات کا آغاز کیا۔ اس کے بعد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کراچی مقرر ہوئے۔ پھر 66ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد منتخب ہوئے۔ چار سال تک یہ خدمت انجام دی۔ پھر انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی کے زعیم اعلیٰ رہے۔ پھر ناظم انصار اللہ ضلع کراچی بھی رہے اور 97ء تک اس خدمت پر فائز رہے۔ ناظم انصار اللہ علاقہ کراچی مقرر ہوئے۔ 1997ء میں سیکرٹری وقف جدید جماعت کراچی مقرر ہوئے اور 2019ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔ لمبا عرصہ نائب امیر جماعت کراچی خدمت کی توفیق ملی۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر بھی رہے۔ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کی پہلی مجلس عاملہ میں بطور آڈیٹر خدمات انجام دیں۔ کئی سال تک اس کے کراچی چیپٹر (chapter) کے صدر بھی رہے۔ 1970ء میں دارالضیافت ربوہ کے لیے بلکہ جلسہ سالانہ کے لیے روٹی پکانے کی مشینیں لگانے کا منصوبہ بنایا گیا اور مشینیں بنانا شروع کی گئیں تو آپ کو بطور انجینئر اس کام میں حصہ لینے کا اعزاز حاصل ہوا۔

نعیم خان صاحب کی اہلیہ کی وفات کافی عرصہ پہلے ہو گئی تھی۔ آپ کی بیٹی عمارہ صاحبہ کہتی ہیں کہ ہمارے والد نے ہماری اُمّی جان کی وفات کے بعد نہ صرف ایک شفیق باپ بلکہ خیال رکھنے والی ماں اور ایک ہمدرد دوست کا بھی رول بہت احسن انداز میں نبھایا۔ ہر وقت دین، خلافت سے وفاداری، نماز کی پابندی اور جماعت سے تعلق کا سبق دیا۔ ان کے داماد ڈاکٹر غفار صاحب کہتے ہیں کہ میری ان سے رشتہ داری تیس سال قبل ہوئی تھی۔ ان تیس سالوں میں مجھے مرحوم کو انتہائی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کی قربت اور صحبت نے میری زندگی میں انتہائی مثبت انداز میں اثر ڈالا۔ مرحوم کا معمول انتہائی پاکیزہ اور سادگی سے معمور تھا۔ عبادت سے شغف قابلِ رشک حد تک تھا۔ تہجد ان کا معمول تھا۔ آخری ایام میں جبکہ فالج کے حملے کی وجہ سے اپنے طور پر چل پھر نہیں سکتے تھے اس وقت بھی اپنے معمولات میں ذرہ برابر فرق نہیں آنے دیا اور اپنے میل نرس کو کہا کہ مجھے فلاں وقت اٹھا کے بٹھا دیا کرو اور پھر کرسی پر بیٹھ کے باقاعدہ تہجد سے آغاز کرتے تھے۔ نمازیں پڑھتے تھے اور باوجود معذوری کے لیپ ٹاپ پہ دین کے کام بھی کرتے رہتے تھے۔

مربی سلسلہ نسیم تبسم صاحب کہتے ہیں کہ ہر وقت ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہتی تھی اور باوجود بیمار ہونے کے دفتر ضرور آتے تھے۔ واقفینِ زندگی کے ساتھ بھی بہت پیار کرتے اور بڑے ادب سے پیش آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے بارے میں یہاں ایک اَور بات بھی ہے۔ زرتشت منیر صاحب ناروے سے لکھتے ہیں کہ آپ خدمتِ دین کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ خلافت سے محبت اخلاص اور وفا کا تعلق ہمیشہ قائم رکھا۔ کہتے ہیں جب میں قائد ضلع کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہا تھا تو بڑی اعلیٰ رنگ میں میری رہنمائی فرمایا کرتے تھے اور ہمیشہ ان میں مَیں نے دیکھا کہ ہر امیر کے ساتھ انہوں نے اطاعت اور تعاون کا بہترین معیار رکھا ہے

اگلا جنازہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار ولی محمد صاحب مرحوم جرمنی کا ہے جو 19/جولائی کو 74 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے جرمنی میں وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

ان کے دادا حضرت میاں نظام الدین صاحب آف نابھہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ تہجد کی ادائیگی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ نمازوں کی پابند تھیں۔ مہمان نواز تھیں۔ ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ مالی قربانی میں پیش پیش تھیں۔ نیک، مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بے پناہ محبت تھی اور عقیدت کا تعلق تھا۔ بچپن سے نظر کی کمزوری کی وجہ سے باقاعدہ قرآن کریم نہیں پڑھ سکتی تھیں لیکن شادی کے بعد اپنے بچوں کی مدد سے چند سپارے حفظ بھی کیے۔ ایم ٹی اے پر قرآن کریم کی تلاوت سننے کے علاوہ وہ میرے خطبات بھی باقاعدہ سنتی تھیں اور باقاعدہ دوسرے پروگرام بھی سنتی تھیں۔ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

ان کے پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ایک بیٹے شفیق الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ، نیوزی لینڈ کے مشنری انچارج ہیں اور عتیق الرحمٰن صاحب آج کل یہاں وقف کر کے ہمارے پی ایس دفتر کے شعبہ ریکارڈ میں کام کر رہے ہیں۔ شفیق الرحمٰن صاحب جو مشنری انچارج ہیں اپنی والدہ کے جنازے میں شامل بھی نہیں ہو سکے تھے۔ تدفین ان کی یہاں ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی سکون اور صبر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کی اولاد کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

نماز کے بعد ان شاء اللہ ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ○

یَّخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ○ (آل عمران:74 تا 75)

تُو کہہ دے یقیناً فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بہت وسعت بخشنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ وہ اپنی رحمت کیلئے جس کو چاہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

نبیوں کا سردار ﷺ

(از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سراقہ کا تعاقب اور اُس کے متعلق آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی

جب مکہ والے آپ کی تلاش میں ناکام رہے تو اُنہوں نے اعلان کر دیا کہ جو کوئی محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یا ابوبکرؓ کو زندہ یا مُردہ واپس لے آئے گا اُس کو سَو (100) اُونٹنی انعام دی جائے گی اور اس اعلان کی خبر مکہ کے اِردگرد کے قبائل کو بھجوا دی گئی۔ چنانچہ سراقہ بن مالک ایک بدوی رئیس اس انعام کے لالچ میں آپ کے پیچھے روانہ ہوا۔ تلاش کرتے کرتے اُس نے مدینہ کی سڑک پر آپ کو جالیا۔ جب اُس نے دو اُونٹنیوں اور ان کے سواروں کو دیکھا اور سمجھ لیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے ساتھی ہیں تو اُس نے اپنا گھوڑا اُن کے پیچھے دَوڑا دیا۔ مگر راستہ میں گھوڑے نے زور سے ٹھوکر کھائی اور سراقہ گر گیا۔ سراقہ بعد میں مسلمان ہو گیا تھا وہ اپنا واقعہ خود اس طرح بیان کرتا ہے کہ جب میں گھوڑے سے گرا تو میں نے عربوں کے دستور کے مطابق اپنے تیروں سے فال نکالی اور فال بُری نکلی۔ مگر انعام کے لالچ کی وجہ سے میں پھر گھوڑے پر سوار ہو کر پیچھے دوڑا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وقار کے ساتھ اپنی اُونٹنی پر سوار چلے جا رہے تھے۔ اُنہوں نے مڑ کر مجھے نہیں دیکھا، لیکن ابوبکرؓ (اِس ڈر سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی گزند نہ پہنچے) بار بار منہ پھیر کر مجھے دیکھتے تھے۔ جب دوسری دفعہ میں اُن کے قریب پہنچا تو پھر میرے گھوڑے نے زور سے ٹھوکر کھائی اور میں گر گیا۔ اِس پر پھر میں نے اپنے تیروں سے فال لی اور فال خراب نکلی۔ میں نے دیکھا کہ ریت میں گھوڑے کے پاؤں اتنے دھنس گئے تھے کہ اُن کا نکالنا مشکل ہو رہا تھا۔ تب میں نے سمجھا کہ یہ لوگ خدا کی حفاظت میں ہیں اور میں نے اُنہیں آواز دی کہ ٹھہرو اور میری بات سنو! جب وہ لوگ میرے پاس آئے تو میں نے اُنہیں بتایا کہ میں اِس ارادہ سے یہاں آیا تھا مگر اب میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے اور میں واپس جا رہا ہوں، کیونکہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا جاؤ، مگر دیکھو کسی کو ہمارے متعلق خبر نہ دینا۔ اُس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ چونکہ یہ شخص سچا معلوم ہوتا ہے اِس لئے ضرور ہے کہ ایک دن کامیاب ہو۔ اِس خیال کے آنے پر میں نے درخواست کی کہ جب آپ کو غلبہ حاصل ہوگا اُس زمانہ کیلئے مجھے کوئی امن کا پروانہ لکھ دیں۔ آپ نے عامر بن فہیرہ حضرت ابوبکر کے خادم کو ارشاد فرمایا کہ اِسے امن کا پروانہ لکھ دیا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے امن کا پروانہ لکھ دیا۔ جب سراقہ لوٹنے لگا تو معاً اللہ تعالیٰ نے سراقہ کے آئندہ حالات آپؐ پر غیب سے ظاہر فرما دیئے اور اُن کے مطابق آپ نے اُسے فرمایا۔ سراقہ! اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا، کسریٰ بن ہرمز شہنشاہِ ایران کے؟ آپ نے فرمایا ہاں! آپ کی یہ پیشگوئی کوئی سولہ سترہ سال کے بعد جا کر لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

سراقہ مسلمان ہو کر مدینہ آ گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلے حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ اسلام کی بڑھتی ہوئی شان کو دیکھ کر ایرانیوں نے مسلمانوں پر حملے شروع کر دیئے اور بجائے اسلام کو کچلنے کے خود اسلام کے مقابلہ میں کچلے گئے۔ کسریٰ کا دارالامارۃ اسلامی فوجوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال ہوا اور ایران کے خزانے مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ جو مال اُس ایرانی حکومت کا اسلامی فوجوں کے قبضہ میں آیا اُس میں وہ کڑے بھی تھے جو کسریٰ ایرانی دستور کے مطابق تخت پر بیٹھتے وقت پہنا کرتا تھا۔ سراقہ مسلمان ہونے کے بعد اپنے اِس واقعہ کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت اُسے پیش آیا تھا مسلمانوں کو نہایت فخر کے ساتھ سنایا کرتا تھا اور مسلمان اِس بات سے آگاہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسے مخاطب کر کے فرمایا تھا، سراقہ! اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ حضرت عمرؓ کے سامنے جب اموالِ غنیمت لا کر رکھے گئے اور اُن میں اُنہوں نے کسریٰ کے کنگن دیکھے تو سب نقشہ آپ کی آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ وہ کمزوری اور ضعف کا وقت جب خدا کے رسول کو اپنا وطن چھوڑ کر مدینہ آنا پڑا تھا، وہ سراقہ اور دوسرے آدمیوں کا آپ کے پیچھے اِس لئے گھوڑے دوڑانا کہ آپ کو مار کر یا زندہ کسی صورت میں بھی مکہ والوں تک پہنچا دیں تو وہ سَو اُونٹوں کے مالک ہو جائیں گے اور اُس وقت آپ کا سراقہ سے کہنا سراقہ اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ کتنی بڑی پیشگوئی تھی کتنا مصفّٰی غیب تھا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے سامنے کسریٰ کے کنگن دیکھے تو خدا کی قدرت اُن کی آنکھوں کے سامنے پھر گئی۔ اُنہوں نے کہا سراقہ کو بلاؤ۔ سراقہ بلائے گئے تو حضرت عمرؓ نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ کسریٰ کے کنگن اپنے ہاتھوں میں پہنیں۔ سراقہ نے کہا۔ اے خدا کے رسول کے خلیفہ! سونا پہننا تو مسلمانوں کیلئے منع ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہاں منع ہے مگر ان موقعوں کیلئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے ہاتھ میں سونے کے کنگن دکھائے تھے یا تو تم یہ کنگن پہنو گے یا میں تمہیں سزا دوں گا۔ سراقہ کا اعتراض تو محض شریعت کے مسئلہ کی وجہ سے تھا ورنہ وہ خود بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھنے کا خواہش مند تھا۔ سراقہ نے وہ کنگن اپنے ہاتھ میں پہن لئے اور مسلمانوں نے اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

آنحضرت ﷺ کا مدینہ منورہ میں ورود

مکہ سے بھاگ کر نکلنے والا رسول اب دنیا کا بادشاہ تھا، وہ خود اِس دنیا میں موجود نہیں تھا مگر اُس کے غلام اُس کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ سراقہ کو رخصت کرنے کے بعد چند منزلیں طے کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچ گئے مدینہ کے لوگ بے صبری سے آپ کا انتظار کر رہے تھے اور اِس سے زیادہ اُن کی خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی تھی کہ وہ سورج جو مکہ کیلئے نکلا تھا مدینہ کے لوگوں پر جا طلوع ہوا۔

جب انہیں یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے غائب ہیں تو وہ اُسی دن سے آپ کی انتظار کر رہے تھے۔ اُن کے وفد روزانہ مدینہ سے باہر کئی میل تک آپ کی تلاش کیلئے نکلتے تھے اور شام کو مایوس ہو کر واپس آ جاتے تھے۔ جب آپ مدینہ کے پاس پہنچے تو آپ نے فیصلہ کیا کہ پہلے آپ قبا میں جو مدینہ کے پاس ایک گاؤں تھا ٹھہریں۔ ایک یہودی نے آپ کی اُونٹنیوں کو آتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ قافلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور اُس نے آواز دی اے قیلہ کی اولاد! (قیلہ مدینہ والوں کی ایک دادی تھی) تم جس کی انتظار میں تھے آ گیا ہے۔ اِس آواز کے پہنچتے ہی مدینہ کا ہر شخص قبا کی طرف دَوڑ پڑا۔ قبا کے باشندے اِس خیال سے کہ خدا کا نبی اُن میں ٹھہرنے کے لئے آیا ہے خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔

اِس موقع پر ایک ایسی بات ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کے کمال پر دلالت کرتی تھی۔ مدینہ کے اکثر لوگ آپ کی شکل سے واقف نہ تھے۔ جب قبا سے باہر آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ بھاگتے ہوئے مدینہ سے آپ کی طرف آ رہے تھے تو چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ سادگی سے بیٹھے ہوئے تھے اُن میں سے ناواقف لوگ حضرت ابوبکرؓ کو دیکھ کر جو عمر میں گو چھوٹے تھے مگر اُن کی ڈاڑھی میں کچھ سفید بال آئے ہوئے تھے اور اسی طرح اُن کا لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بہتر تھا یہی سمجھتے تھے کہ ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بڑے ادب سے آپ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب یہ بات دیکھی تو سمجھ لیا کہ لوگوں کو غلطی لگ رہی ہے۔ وہ جھٹ چادر پھیلا کر سورج کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا یَارَسُوْلَ اللہ! آپ پر دھوپ پڑ رہی ہے میں آپ پر سایہ کرتا ہوں اور اِس لطیف طریق سے اُنہوں نے لوگوں پر اُن کی غلطی کو ظاہر کر دیا۔ قبا میں دس دن رہنے کے بعد مدینہ کے لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ لے گئے۔ جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے مدینہ کے تمام مسلمان کیا مرد کیا عورتیں اور کیا بچے سب گلیوں میں نکلے ہوئے آپ کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بچے اور عورتیں یہ شعر گا رہے تھے

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا
مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوِدَاعِ
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا
مَادَعَا لِلّٰہِ دَاعِ
اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا
جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

یعنی چودھویں رات کا چاند ہم پر وداع کے موڑ سے چڑھا ہے اور جب تک خدا کی طرف بلانے والا دنیا میں کوئی موجود رہے ہم پر اس احسان کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے اور اے وہ جس کو خدا نے ہم میں مبعوث کیا ہے تیرے حکم کی پوری طرح اطاعت کی جائے گی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس جہت سے مدینہ میں داخل ہوئے تھے وہ مشرقی جہت نہیں تھی۔ مگر چودھویں رات کا چاند تو مشرق سے چڑھا کرتا ہے۔ پس مدینہ کے لوگوں کا اشارہ اِس بات کی طرف تھا کہ اصل چاند تو روحانی چاند ہے۔ ہم اِس وقت تک اندھیرے میں تھے اب ہمارے لئے چاند چڑھا ہے اور چاند بھی اُس جہت سے چڑھا ہے جدھر سے وہ چڑھا نہیں کرتا۔ یہ پیر کا دن تھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے اور پیر ہی کے دن آپ غارِ ثور سے نکلے تھے اور یہ عجیب بات ہے کہ پیر ہی کے دن مکہ آپ کے ہاتھ پر فتح ہوا۔

جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ آپ اُس کے گھر میں ٹھہریں۔ جس جس گلی میں سے آپ کی اُونٹنی گزرتی تھی اُس گلی کے مختلف خاندان اپنے گھروں کے آگے کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرتے تھے اور کہتے تھے۔ یَارَسُوْلَ اللہ! یہ ہمارا گھر ہے اور یہ ہمارا مال ہے اور یہ ہماری جانیں ہیں جو آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہیں یَارَسُوْلَ اللہ! اور ہم آپ کی حفاظت کرنے کے قابل ہیں آپ ہمارے ہی پاس ٹھہریں۔ بعض لوگ جوش میں آگے بڑھتے اور آپ کی اُونٹنی کی باگ پکڑ لیتے تا کہ آپ کو اپنے گھر میں اُتروالیں۔ مگر آپ ہر ایک شخص کو یہی جواب دیتے تھے کہ میری اُونٹنی کو چھوڑ دو یہ آج خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے یہ وہیں کھڑی ہوگی جہاں خدا تعالیٰ کا منشاء ہوگا۔ آخر مدینہ کے ایک سرے پر بنو نجار کے یتیموں کی ایک زمین کے پاس جا کر اُونٹنی ٹھہر گئی۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کا یہی منشاء معلوم ہوتا ہے کہ ہم یہاں ٹھہریں۔ پھر فرمایا یہ زمین کس کی ہے؟ زمین کچھ یتیموں کی تھی اُن کا ولی آگے بڑھا اور اُس نے کہا کہ یَارَسُوْلَ اللہ! یہ فلاں فلاں یتیم کی زمین ہے اور آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہے آپ نے فرمایا ہم کسی کا مال مفت نہیں لے سکتے۔ آخر اُس کی قیمت مقرر کی گئی اور آپ نے اس جگہ پر مسجد اور اپنے مکانات بنانے کا فیصلہ کیا۔

(جاری)

(نبیوں کا سردارؐ صفحہ 60 تا 66، مطبوعہ قادیان 2014ء)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(100) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ غالباً یہ 1884ء کی بات ہے کہ ایک دفعہ ماہ جیٹھ یعنی مئی جون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں نماز فجر پڑھ کر اس کے ساتھ والے غسل خانہ میں جو تازہ پلستر ہونے کی وجہ سے ٹھنڈا تھا ایک چارپائی پر جو وہاں بچھی رہتی تھی جا لیٹے ۔ چارپائی پر بستر اور تکیہ وغیرہ کوئی نہ تھا۔ حضرت کا سر قبلہ کی طرف اور منہ شمال کی طرف تھا۔ ایک کہنی آپ نے سر کے نیچے بطور تکیہ کے رکھ لی اور دوسری اسی صورت میں سر کے اوپر ڈھانک لی ۔ میں پاؤں دبانے بیٹھ گیا۔ وہ رمضان کا مہینہ تھا اور ستائیس تاریخ تھی اور جمعہ کا دن تھا اس لئے میں دل میں بہت مسرور تھا کہ میرے لئے ایسے مبارک موقعے جمع ہیں ۔یعنی حضرت صاحب جیسے مبارک انسان کی خدمت کر رہا ہوں وقت فجر کا ہے جو مبارک وقت ہے مہینہ رمضان کا ہے جو مبارک مہینہ ہے۔ تاریخ ستائیس اور جمعہ کا دن ہے اور گزشتہ شب شَب قدر تھی کیونکہ میں نے حضرت صاحب سے سنا ہوا تھا کہ جب رمضان کی ستائیس تاریخ اور جمعہ مل جاویں تو وہ رات یقیناً شب قدر ہوتی ہے۔ میں انہی باتوں کا خیال کر کے دل میں مسرور ہو رہا تھا کہ حضرت صاحب کا بدن یکلخت کانپا اور اس کے بعد حضور نے آہستہ سے اپنے اوپر کی کہنی ذرا ہٹا کر میری طرف دیکھا اس وقت میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے۔ اسکے بعد آپ نے پھر اسی طرح اپنی کہنی رکھ لی ۔ میں دباتے دباتے حضرت صاحب کی پنڈلی پر آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور کے پاؤں پر ٹخنے کے نیچے ایک اٹن یعنی سخت سی جگہ تھی اس پر سرخی کا ایک قطرہ پڑا تھا جو ابھی تازہ گرے ہونے کی وجہ سے بستہ تھا۔ میں نے اسے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی لگا کر دیکھا کہ کیا ہے ۔اس پر وہ قطرہ ٹخنے پر بھی پھیل گیا اور میری انگلی پر بھی لگ گیا، پھر میں نے اسے سونگھا کہ شاید اس میں کچھ خوشبو ہو مگر خوشبو نہیں تھی ۔ میں نے اسے اس لئے سونگھا تھا کہ اسی وقت میرے دل میں یہ خیال آیا تھا کہ یہ کوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بات ہے اس لئے اس میں کوئی خوشبو ہوگی ۔ پھر میں دباتا دباتا پسلیوں کے پاس پہنچا وہاں میں نے اسی سرخی کا ایک اور بڑا قطرہ کرتہ پر دیکھا۔ اس کو بھی میں نے ٹٹولا تو وہ بھی گیلا تھا۔ اس وقت پھر مجھے حیرانی سی ہوئی کہ یہ سرخی کہاں سے آگئی ہے۔ پھر میں چارپائی سے آہستہ سے اُٹھا کہ حضرت صاحب جاگ نہ اُٹھیں اور پھر اس کا نشان تلاش کرنا چاہا کہ یہ سرخی کہاں سے گری ہے ۔ بہت چھوٹا سا حجرہ تھا ۔ چھت میں اردگرد میں نے اس کی خوب تلاش کی مگر خارج میں مجھے اس کا کہیں پتہ نہیں چلا کہ کہاں سے گِری ہے۔ مجھے یہ بھی خیال آیا کہ کہیں چھت پر کسی چھپکلی کی دم کٹی ہو تو اس کا خون گرا ہو اس لئے میں نے غور کے ساتھ چھت پر نظر ڈالی مگر اس کا کوئی نشان نہیں پایا۔ پھر آخر میں تھک کر بیٹھ گیا اور بدستور دبانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب اُٹھ کر بیٹھ گئے اور پھر حجرہ میں سے نکل کر مسجد میں جا کر بیٹھ گئے ۔ میں وہاں پیچھے بیٹھ کر آپ کے مونڈھے دبانے لگ گیا۔ اس وقت میں نے عرض کیا کہ حضور یہ آپ پر سرخی کہاں سے گری ہے ۔ حضور نے بہت بے توجہی سے فرمایا کہ آموں کا رس ہوگا اور مجھے ٹال دیا۔ میں نے دوبارہ عرض کیا کہ حضور یہ آموں کا رس نہیں یہ تو سرخی ہے ۔اس پر آپ نے سر مبارک کو تھوڑی سی حرکت دے کر فرمایا ’’کتھّے ہے‘‘؟ یعنی کہاں ہے؟ میں نے کرتہ پر وہ نشان دکھا کر کہا کہ یہ ہے اس پر حضور نے کُرتے کو سامنے کی طرف کھینچ کر اور اپنے سر کو ادھر پھیر کر اس قطرہ کو دیکھا۔ پھر اس کے متعلق مجھ سے کچھ نہیں فرمایا بلکہ رؤیت باری اور امور کشوف کے خارج میں وجود پانے کے متعلق پہلے بزرگوں کے دو ایک واقعات مجھے سنائے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی وراء الوراء ہے اس کو یہ آنکھیں دنیا میں نہیں دیکھ سکتیں البتہ اس کی بعض صفات جمالی یا جلالی متمثل ہو کر بزرگوں کو دکھائی دے جاتے ہیں ۔ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے کئی دفعہ خدا تعالیٰ کی زیارت اپنے والد کی شکل میں ہوئی ہے نیز شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور خدا تعالیٰ نے مجھے ایک ہلدی کی گٹھی دی کہ یہ میری معرفت ہے اسے سنبھال کر رکھنا جب وہ بیدار ہوئے تو ہلدی کی گٹھی ان کی مٹھی میں موجود تھی۔ اور ایک بزرگ جن کا حضور نے نام نہیں بتایا تہجد کے وقت اپنے حجرہ کے اندر بیٹھے مصلّی پر کچھ پڑھ رہے تھے کہ انہوں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی شخص باہر سے آیا ہے اور ان کے نیچے کا مصلّی نکال کر لے گیا ہے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو دیکھا کہ فی الواقع مصلّی ان کے نیچے نہیں تھا۔ جب دن نکلنے پر حجرہ سے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ مصلّی صحن میں پڑا ہے۔ یہ واقعات سنا کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ کشف کی باتیں تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان بزرگوں کی کرامت ظاہر کرنے کیلئے خارج میں بھی ان کا وجود ظاہر کر دیا۔ اب ہمارا قصہ سنو۔ جس وقت تم حجرہ میں ہمارے پاؤں دبا رہے تھے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت وسیع اور مصفّٰی مکان ہے اس میں ایک پلنگ بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک شخص حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے ۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ **احکم الحاکمین** یعنی **رب العالمین** ہیں اور میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دار ہوتا ہے۔ میں نے کچھ احکام قضا و قدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی غرض سے ان کے پاس لے چلا ہوں ۔ جب میں پاس گیا تو انہوں نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہوگئی کہ جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے بچھڑا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے اور قدرتاً اس کا دل بھر آتا ہے یا شاید فرمایا اس کو رقت آجاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا کہ **احکم الحاکمین** یا فرمایا **رب العالمین** ہیں اور کس محبت اور شفقت سے انہوں نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا ہے۔ اس کے بعد میں نے وہ احکام جو لکھے تھے دستخط کرانے کی غرض سے پیش کئے ۔ انہوں نے قلم سرخی کی دوات میں جو پاس پڑی تھی ڈبویا اور میری طرف جھاڑ کر دستخط کر دیئے ۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ حضرت صاحب نے قلم کے جھاڑنے اور دستخط کرنے کی حرکتوں کو خود اپنے ہاتھ کی حرکت سے بتایا تھا کہ یوں کیا تھا۔ پھر حضرت صاحب نے فرمایا یہ وہ سرخی ہے جو اس قلم سے نکلی ہے۔ پھر فرمایا دیکھو کوئی قطرہ تمہارے اوپر بھی گرا۔ میں نے اپنے کُرتے کو اِدھر اُدھر سے دیکھ کر عرض کیا کہ حضور میرے پر تو کوئی نہیں گرا۔ فرمایا کہ تم اپنی ٹوپی پر دیکھو۔ ان دنوں میں ململ کی سفید ٹوپی میرے سر پر ہوتی تھی میں نے وہ ٹوپی اتار کر دیکھی تو ایک قطرہ اس پر بھی تھا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے عرض کیا حضور میری ٹوپی پر بھی ایک قطرہ ہے۔ پھر میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ یہ کُرتہ بڑا مبارک ہے اس کو تبرکاً لے لینا چاہئے ۔ پہلے میں نے اس خیال سے کہ کہیں حضور جلدی انکار نہ کر دیں حضور سے مسئلہ پوچھا کہ حضور کسی بزرگ کا کوئی تبرک کپڑے وغیرہ کا لے کر رکھنا جائز ہے؟ فرمایا ہاں جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے تبرکات صحابہ نے رکھے تھے ۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضور خدا کے واسطے میرا ایک سوال ہے۔ فرمایا کہو کیا ہے؟ عرض کیا کہ حضور یہ کُرتہ تبرکاً مجھے دے دیں۔ فرمایا نہیں یہ تو ہم نہیں دیتے ۔ میں نے عرض کیا حضور نے ابھی تو فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تبرکات صحابہ نے رکھے۔ اس پر فرمایا کہ یہ کُرتہ میں اس واسطے نہیں دیتا کہ میرے اور تیرے مرنے کے بعد اس سے شرک پھیلے گا اسکی لوگ پوجا کریں گے۔ اس کو لوگ زیارت بنا لیں گے ۔ میں نے عرض کیا کہ حضور رسول اللہ ﷺ کے تبرکات سے شرک نہ پھیلا۔ فرمایا میاں عبداللہ دراصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تبرکات جن صحابہ کے پاس تھے وہ مرتے ہوئے وصیتیں کر گئے کہ ان تبرکات کو ہمارے کفن کے ساتھ دفن کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جو تبرک جن صحابہ کے پاس تھا وہ ان کے کفن کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں بھی مرتا ہوا وصیت کر جاؤں گا کہ یہ کُرتہ میرے کفن کے ساتھ دفن کر دیا جاوے۔ فرمایا ہاں اگر یہ عہد کرتے ہو تو لے لو۔ چونکہ وہ جمعہ کا دن تھا تھوڑی دیر کے بعد حضور نے غسل کر کے کپڑے بدلے اور میں نے یہ کُرتہ سنبھال لیا۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ابھی آپ نے یہ کُرتہ پہنا ہی ہوا تھا کہ دو تین مہمان جو اردگرد سے آئے ہوئے تھے ان سے میں نے اس نشان کا ذکر کیا۔ وہ پھر حضرت صاحب کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میاں عبداللہ نے ہم سے ایسا بیان کیا ہے حضور نے فرمایا۔ ہاں ٹھیک ہے ۔ پھر انہوں نے کہا کہ حضور یہ کُرتہ ہم کو دیدیں ہم سب تقسیم کر لیں گے کیونکہ ہم سب کا اس میں حق ہے ۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہاں لے لینا اور ان سے کوئی شرط اور عہد وغیرہ نہیں لیا۔ مجھے اس وقت بہت فکر ہوا کہ یہ نشان میرے ہاتھ سے گیا ۔ اور میرے دل میں بہت گھبراہٹ پیدا ہوئی اس لئے میں نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور اس کُرتہ پر آپ کا کوئی اختیار نہیں کیونکہ یہ میری مِلک ہو چکا ہے ۔ میرا اختیار ہے میں ان کو دوں یا نہ دوں کیونکہ میں حضور سے اس کو لے چکا ہوں ۔ اس وقت حضور نے مسکرا کر فرمایا کہ ہاں یہ تو میاں عبداللہ ہم سے لے چکے ہیں اب ان کا اختیار ہے یہ تمہیں دیں یا نہ دیں ۔ پھر انہوں نے مجھ سے بڑے اصرار سے مانگا مگر میں نے انکار کر دیا۔ میاں عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ آج تک اس کُرتہ پر سرخی کے ویسے ہی داغ موجود ہیں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ اور اس کُرتہ کے کپڑے کو پنجابی میں نینو کہتے ہیں ۔ یہ کُرتہ حضور نے سات دن سے پہنا ہوا تھا۔ میں یہ کُرتہ پہلے لوگوں کو نہیں دکھایا کرتا تھا کیونکہ حضور کے یہ الفاظ کہ یہ کُرتہ زیارت نہ بنا لیا جاوے مجھے یاد رہتے تھے۔ لیکن لوگ بہت خواہش کیا کرتے تھے اور لوگ اس کے دیکھنے کیلئے مجھے بہت تنگ کرنے لگے ۔ میں نے حضرت خلیفہ ثانی سے اس کا ذکر کیا کہ مجھے حضرت صاحب کے الفاظ کی وجہ سے اس کُرتہ کے دکھانے سے کراہت آتی ہے مگر لوگ تنگ کرتے ہیں کیا کیا جاوے؟ حضرت میاں صاحب نے فرمایا اسے بہت دکھایا کرو اور کثرت کے ساتھ دکھاؤ تا کہ اس کی رؤیت کے گواہ بہت پیدا ہو جاویں اور ہر شخص ہماری جماعت میں سے یہ کہے کہ میں نے بھی دیکھا ہے۔ میں نے بھی دیکھا ہے، میں نے بھی دیکھا ہے یا شاید میں نے کی جگہ ہم نے کے الفاظ کہے۔ اس کے بعد میں دکھانے لگ گیا۔ مگر اب بھی صرف اس کو دکھاتا ہوں جو خواہش کرتا ہے ۔ اور ازخود دکھانے سے مجھے کراہت ہے کیونکہ حضرت صاحب کے الفاظ میرے دل پر نقش ہیں اور ہر سفر میں مَیں اسے پاس رکھتا ہوں اس خیال سے کہ کچھ معلوم نہیں کہ کہاں جان نکل جاوے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں نے یہ کُرتہ دیکھا ہے سرخی کا رنگ ہلکا ہے یعنی گلابی سا ہے اور مجھے میاں عبداللہ صاحب سے معلوم ہوا ہے کہ رنگ ابتدا سے ہی ایسا چلا آیا ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد 1، مطبوعہ قادیان 2007)

2019-2020ء میں جماعتِ احمدیہ پر نازل ہونے والے

اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

گزشتہ ایک سال کے دوران 98 ممالک سے 220 اقوام سے تعلق رکھنے والے 1 لاکھ 12 ہزار 179 افراد کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت

دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کے ایمان افروز واقعات

16 کتب حضرت مسیح موعودؑ کے ہندی تراجم کی اشاعت، روحانی خزائن جلد 20 کی 6 کتب اور تفسیر کبیر جلد اوّل کے عربی تراجم کی تکمیل

عربک، رشین، چینی، ٹرکش، انڈونیشین، سپینش و دیگر ڈیسک کے تحت متعدّد کتب و مضامین کی تیاری و اشاعت، خطباتِ جمعہ اور ایم ٹی اے کے پروگرامز کے تراجم

دنیا بھر میں اسلام کے پُرامن اور حقیقی پیغام کی ترویج و اشاعت کیلئے ایم.ٹی.اے کے تمام چینلز کی بے مثال خدمات کا تذکرہ

دورانِ سال 2 نئے ریڈیو اسٹیشنز کا اضافہ

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی 24 گھنٹے کی نشریات کے علاوہ 84 ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر 11 ہزار 63 ٹی وی پروگراموں کے ذریعے

6 ہزار 842 گھنٹے جبکہ ریڈیو پر 18 ہزار 489 گھنٹے پر مشتمل 22 ہزار 167 پروگرامز نشر ہوئے

ایک اندازے کے مطابق ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعے 52 کروڑ لوگوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کی اشاعت

دورانِ سال 80 ممالک میں کل ایک لاکھ 18 ہزار نو مبائعین سے رابطہ بحال، 3 ہزار 891 جماعتوں میں

16 ہزار 823 نو مبائعین کی تربیتی کلاسز کا انعقاد، ایک لاکھ سے زائد نو مبائعین کی ان کلاسز میں شرکت، 124 اماموں کی ٹریننگ

تحریک وقفِ نو، ریویو آف ریلیجنز، الفضل انٹرنیشنل، ہفت روزہ الحکم، پریس اینڈ میڈیا آفس

شعبہ مخزنِ تصاویر، احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر، الاسلام ویب سائٹ، احمدیہ ٹیلیویژن و ریڈیو پروگرامز و دیگر کی مختصر رپورٹ

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس کے ذریعے اب تک 19 ماڈل ویلیجز کا قیام اور ہیومینیٹی فرسٹ کے خدمتِ انسانیت پر مبنی بے لوث کام

اب تک کل 15 ہزار 315 نادار افراد کی آنکھوں کے مفت آپریشنز کیے گئے

جلسہ سالانہ یو.کے کی مناسبت سے سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی خطاب
فرمودہ 9 اگست 2020ء بمطابق 9 ظہور 1399 ہجری شمسی بمقام ایوانِ مسرور، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

نوٹ : خطاب کا پہلا حصہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 اگست 2020 بروز جمعہ ارشاد فرمایا تھا، اس کیلئے اخبار بدر 27 اگست 2020 شمارہ نمبر 35 ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جیسا کہ پرسوں کے خطبے میں مَیں نے بتایا تھا کہ جلسہ سالانہ کی رپورٹ کا باقی حصہ پیش کروں گا ان شاء اللہ یا کہہ لیں کہ دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے جو افضال جماعت پر ہوئے ہیں ان کا کچھ ذکر کروں گا۔ بڑی کوشش کے باوجود جو رپورٹ کا خلاصہ بنایا گیا تھا وہ بھی پیش نہیں کر سکوں گا اسے بھی مختصر کیا ہے۔ بہرحال آج میں جہاں سے شروع کر رہا ہوں وہ یہ ہے۔ پہلے دفاتر کی رپورٹ جو مختلف مرکزی دفاتر ہیں۔

وکالت تعمیل و تنفیذ لندن میں ہے۔ یہ بھارت نیپال اور بھوٹان سے متعلقہ امور کی نگرانی کرتی ہے اور جو بھی ہدایات ان کو میری طرف سے جاتی ہیں وہ ان کے ذریعے سے پھر وہاں پہنچائی جاتی ہیں۔ اسکے بہت سارے کام ہیں، خلاصہ مَیں بیان کر رہا ہوں۔ اس وقت قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتب کے ہندی تراجم مکمل کروانے کا کام ہو رہا ہے اور اسکی نگرانی یہاں سے اس وکالت کی طرف سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال اب تک ناظر صاحب نشر و اشاعت قادیان کی رپورٹ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 16 مزید کتب کے ہندی تراجم پہلی دفعہ شائع ہو چکے ہیں جبکہ اکیس کتب ابھی پرنٹنگ، کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور ریویو (review) کے مراحل میں ہیں۔ عربی قرآن کریم جو انکی طرف سے شائع ہوا تھا وہ پہلے میں اس خطبے میں بیان کر چکا ہوں، اس پہ بھی قادیان کی نظارت اشاعت نے بڑا کام کیا۔

اسی طرح تبلیغ کے کام بھی وہاں ہو رہے ہیں جس حد تک ان حالات کے مطابق آن لائن جتنا ہو سکتا ہے۔

عربی ڈیسک ہے۔ عربی ڈیسک کے تحت گذشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ہیں ان کی تعداد 145 ہے۔ روحانی خزائن جلد 20 جس میں 6 کتب شامل ہیں وہ اس سال پرنٹنگ کیلئے بھجوا دی گئی ہے۔ تفسیر کبیر جلد اوّل بھجوا دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی کتب پر ترجمے کا کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح خلفاء کے خطابات اور تحریرات کے ترجمے کا کام ہو رہا ہے۔ کچھ مکمل کر کے پریس کو بھجوا بھی دیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ وہ بھی جلد آ جائے گا۔ جماعت کی مرکزی ویب سائٹ پر الحمد للہ اب تک چھپنے والی سب عربی کتب اور میرے خطبات جمعہ اور خطابات کا ترجمہ اور بہت سے مضامین اور سینکڑوں سوالوں اور اعتراضوں کے مفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ انہیں بھی اَپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔ حوار المباشر، لقاء مع العرب، منہاج الطالبین، مجالس ذکر، عرفان الٰہی اور سیر الہدیٰ پر پروگرام کی ویڈیوز بھی اس میں موجود ہیں اور خطبہ تو اس ویب سائٹ پہ 2008ء سے باقاعدگی سے ڈالا جا رہا ہے۔ اسی طرح رسالہ التقویٰ بھی ویب سائٹ پر میسر ہے۔

پھر فرنچ ڈیسک ہے اور اس میں بھی ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے خطبات اور مختلف پروگراموں کا فرنچ ترجمہ جماعت کے لٹریچر اور ترجمہ ان کے سپرد کاموں میں ہے۔ پھر اسی طرح فرنچ ملکوں سے خط و کتابت جو ہوتی ہے وہ بھی ان کے کاموں میں شامل ہے۔ سوشل میڈیا اور فرنچ ویب سائٹ اور فرنچ ویب ٹی وی کے ذریعے احمدیت اور حقیقی اسلام کی اشاعت کا کام ان کے سپرد ہے۔ فرنچ ویب سائٹ کا نومبر 2009ء میں اجرا ہوا تھا اور اب تک 65.1 ملین سے زائد زائرین نے ویب سائٹ کا مشاہدہ کیا۔ لوگوں کے سوالات کا جواب ای میل کے ذریعے دیا جاتا رہا ہے اور اسی طرح خطبات جمعہ کی آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ کا باقاعدہ ترجمہ اَپ لوڈ کیا گیا ہے۔ اس میں جماعتی خبریں بھی اَپ لوڈ کی جاتی ہیں اور اس کے علاوہ بہت سارے کام جو جماعتی لٹریچر سے متعلق یہ کر رہے ہیں وہ ان کے ذمے ہیں۔

پھر ٹرکش ڈیسک ہے۔ یہاں بھی دوران سال تقریباً اٹھارہ، انیس کتابوں کے تراجم پر نظر ثانی کر کے ان کو اشاعت کیلئے تیار کیا گیا ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی آجائیں گی۔ ایم ٹی اے پر نشر کرنے کیلئے ترکی زبان میں دوران سال 43 پروگرام ریکارڈ کروائے گئے ہیں۔ سہ ماہی ترکی رسالہ 'معنویات' جرمنی سے باقاعدہ شائع کیا جاتا ہے۔ جرمنی میں مقیم مربیان سے ہر ہفتہ سوال و جواب یا کسی موضوع پر اظہار خیال پر مشتمل ٹرکش پروگرام ریکارڈ کیا جاتا ہے جو بعد میں انٹرنیٹ پر پیش کیا جاتا ہے۔ بچوں کی تربیت کیلئے انٹرنیٹ پر سوال و جواب کا دینی پروگرام پیش کیا جاتا ہے جس میں ترک احمدی بچے اور بچیاں شرکت کرتے ہیں۔

پھر رشین ڈیسک ہے اس میں بھی تمام خطبات جمعہ اور دیگر خطابات کا ترجمہ کرنے کا کام ان کے سپرد ہے اور بڑے احسن طریق پہ یہ ترجمہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح ان ترجمہ کرنے والوں میں ہمارے پاکستانی مربیان جنہوں نے زبان سیکھی ان کے علاوہ وہاں رشین لوگوں میں سے ایمیل صاحب اور دامیر صفی اللہ صاحب شامل ہیں اور ان کے ترجمے کی چیکنگ رستم حمادولی صاحب کرتے ہیں، ہمارے معلم ہیں۔ خطبہ جمعہ ہفتے میں دو دن سوموار اور جمعرات کو ایم ٹی اے پر رشین ترجمے کے ساتھ نشر ہوتا ہے اس کے علاوہ یوٹیوب اور آر یوٹیوب (RUTUBE) پر بھی نشر کیا جاتا ہے۔ دورانِ سال صرف یوٹیوب کے ذریعے سے 57/ہزار افراد نے خطبہ جمعہ سنا۔

رشین، ازبک، قازق، قرغز، تاجک زبان میں موصول ہونے والے خطوط کے بھی جواب یہ دیتے ہیں۔ رشین ترجمہ قرآن کریم کے چوتھے ایڈیشن کی نظر ثانی اور پروف ریڈنگ کا کام جاری ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ملفوظات کی دس جلدوں کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے، نظر ثانی اور پروف ریڈنگ کا کام جاری ہے۔ رشین ویب سائٹ ہے۔ 2013ء میں رشین زبان میں جماعتی ویب سائٹ کا اجرا ہوا تھا اور تمام خطبات جمعہ اور دیگر خطابات کا رشین ترجمہ باقاعدگی سے اَپ لوڈ کیا جاتا ہے نیز جو کتب رشین ترجمے میں شائع ہوتی ہیں وہ بھی ساتھ ساتھ اَپ لوڈ کی جاتی ہیں۔ دوران سال دس ہزار سے زائد لوگوں نے اس ویب سائٹ کا وزٹ کیا۔ فیس بک اور انسٹا گرام پر بھی 1.5 ملین سے زائد لوگوں نے وزٹ کیا۔ ازبک ویب سائٹ ہے اس میں بھی خطبات اور خطابات اَپ لوڈ کیے گئے اور بعض دوسرے ایڈریسز (addresses) میرے یا اس کے علاوہ جو جماعتی پروگرام تھے۔ قرغز زبان میں جماعتی ویب سائٹ ہے اس ویب سائٹ کے ذریعے قرغیزستان اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی قرغیز قوم کیلئے اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ دوران سال دو لاکھ انتیس ہزار سے زائد لوگوں نے ویب سائٹ کو وزٹ کیا۔ بعض مواد جو اس ویب سائٹ پر مہیا کیا گیا اس میں قرآن کریم کے تیس پاروں کی تلاوت مع ویڈیو بھی اَپ لوڈ کی گئی ہے اور اس کے علاوہ اَور بہت سارا لٹریچر ہے۔

بنگلہ ڈیسک ہے۔ ایم ٹی اے پر چالیس گھنٹے کے بنگلہ لائیو پروگرام پیش کیے گئے۔ ان کے ذریعے سے، ان پروگراموں کے نتیجے میں بنگلہ دیش اور مغربی بنگال میں 69 بیعتیں حاصل ہوئیں۔ قرآن کریم کے بنگلہ ترجمے کی نظر ثانی کا کام جاری ہے۔ اس وقت پچیسویں پارے کی نظر ثانی ہو رہی ہے اور اسکے علاوہ اَور بہت سارا کام ہے جو بنگلہ ڈیسک کر رہا ہے۔

چینی ڈیسک ہے۔ چینی ڈیسک نے اس سال Life of Muhammad اور Ten Proofs for the Existence of God کتابیں جو ہیں ان کا ترجمہ مکمل کیا ہے اور اس کے علاوہ مختلف کتابیں ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتابیں ہیں اور دوسرا لٹریچر بھی شامل ہے وہ بھی تقریباً تیار ہے اور اشاعت کیلئے بھجوا دیا جائے گا۔

انڈونیشین ڈیسک ہے۔ انڈونیشین زبان میں بھی اب خطبہ جمعہ کا لائیو ترجمہ کیا جاتا ہے جب سے یہاں ڈیسک کھولا ہے۔ اس کے علاوہ دوران سال 220 پروگراموں کا ترجمہ ہوا۔ دوران سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور دوسرے لٹریچر کا ترجمہ کیا گیا۔ اتمام الحجہ، سراج منیر، ملفوظات جلد دوم، سچائی کا اظہار اور بہت سارا لٹریچر۔

سواحیلی ڈیسک ہے۔ اس کا بھی یہاں یوکے میں باقاعدہ قیام عمل میں آچکا ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ پر نشر ہونے والے تمام پروگراموں کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ کیلئے قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ ریکارڈ کروایا جا رہا ہے۔ دوران سال پندرہ پاروں کا ترجمہ مکمل ہوا۔ اسکے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ترجمے کا کام بھی ہو رہا ہے۔

سپینش ڈیسک ہے۔ مرکزی سپینش ڈیسک کا قیام جب سے ہوا ہے یہ سپین میں ہی قائم ہے اور وہیں سے براہ راست مرکز کی نگرانی میں یہ کام کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کے ترجمے کا کام انہوں نے مکمل کیا ہے اور ان شاء اللہ جلد اشاعت کیلئے بھجوا دی جائیں گی۔ اسکے علاوہ اور بہت سارے کام انہوں نے کیے ہیں اور بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ سپینش ویب سائٹ اور سوشل میڈیا کو ماہانہ بائیس ہزار لوگ آج کل وزٹ کرتے ہیں اور رمضان کے مہینے میں یہ تعداد بیالیس ہزار تھی۔ اسکے علاوہ فیس بک پر کئی آرٹیکل لکھے گئے جن کے ذریعہ ہزارہا سپینش افراد تک پیغام پہنچا۔ مختلف عناوین پر مختصر ویڈیوز بنا کر بھی ویب سائٹ پر ڈالی گئیں اسکے ذریعے رابطے بھی ہو رہے ہیں۔ برازیل سے ایک دوست نے ویب سائٹ کے ذریعے رابطہ کیا اور بعد میں بیعت کی۔ اسی طرح ارجنٹائن کی ایک جرنلسٹ سے بھی رابطہ ہوا جس نے بعد میں اخبار میں جماعت کے حوالے سے بڑا اچھا آرٹیکل لکھا۔

تحریک وقفِ نو: اس کا دفتر بھی اب کافی آرگنائز ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں واقفینِ نو کی کل تعداد 72 ہزار 932 ہے جس میں 43 ہزار 281 لڑکے اور 27 ہزار 994/لڑکیاں ہیں۔ اس سال نئے واقفین جو شامل ہوئے وہ 3 ہزار 994 ہیں۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کی تعداد 32 ہزار 319 ہے جس میں لڑکے 20 ہزار 920 اور لڑکیاں 11 ہزار 399۔ اس رپورٹ کے مطابق تجدید وقف نو کرنے والے، جن واقفین نو کے فارم موصول ہوئے ان کی کل تعداد 15 ہزار سے زائد ہے۔ جو بڑے ممالک ہیں جہاں واقفین نو ہیں ان میں پاکستان ہے جہاں 34 ہزار سے زائد ہیں، جرمنی ہے یہاں 9 ہزار سے زائد، یوکے ہے 6 ہزار سے زائد، انڈیا ہے 4 ہزار سے زائد، کینیڈا ہے 4 ہزار سے زائد۔ اسکے علاوہ ہر ملک میں ہیں۔ یہ بڑی تعداد میں نے دے دی۔

الاسلام ویب سائٹ: اس وقت 310/کتب انگریزی میں اور ایک ہزار اردو زبان کی کتب ویب سائٹ پر ڈالی جا چکی ہیں۔ دوران سال بارہ نئی انگریزی کتب ایپل (Apple)، گوگل (Google) اور ایمازون (Amazon) پر شائع کی گئیں۔ اس طرح ان پلیٹ فارمز پر موجود کتب کی تعداد 66 ہو چکی ہے۔ بہرحال کافی مواد ہے جو 'الاسلام' پر ڈالا گیا ہے اور ان کی ٹیم بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ اکثریت تو والنٹیئرز ہی ہیں اور کوئی نہ کوئی نیا پروگرام وقتاً فوقتاً یہ متعارف کرواتے رہتے ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس رسالے کا اجرا فرمایا تھا اور پہلا شمارہ جنوری 1902ء میں شائع ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رسالے کو اب 118 سال ہو چکے ہیں۔ یہ رسالہ انگریزی، فرنچ، سپینش اور جرمن زبان میں شائع ہو رہا ہے اور ہر ایک زبان میں ریویو کی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا چینلز بھی ہیں۔ انگریزی رسالہ ماہانہ بنیاد پر شائع ہوتا ہے جبکہ باقی زبانوں میں رسالے کی سہ ماہی اشاعت ہوتی ہے اور اس کے علاوہ ہر ہفتہ آن لائن مواد بھی شائع ہو رہا ہے۔ ریویو آف ریلیجنز نے انگریزی زبان بولنے والے طبقے تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی طرح جرمن اور سپینش لوگوں میں بھی اب یہ پیغام پہنچ رہا ہے۔

سوشل میڈیا کے ذریعے ریویو آف ریلیجنز بڑا کام کر رہا ہے جس میں ٹوئٹر (Twitter)، فیس بک (Facebook)، انسٹا گرام (Instagram) شامل ہیں۔ گزشتہ سال 5 ملین سے زائد افراد نے ہمارے مواد سے استفادہ کیا۔ سوشل میڈیا کے بارے میں اس سال نئی سکیم کے تحت ہر روز یا ہر دوسرے روز مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ اب یہ بھی ایک دلچسپ بات ہے کہ لاک ڈاؤن کے دوران، اس بیماری کے لاک ڈاؤن کے دوران لوگوں کا آن لائن مضامین پڑھنے کی طرف پہلے سے زیادہ رجحان پیدا ہوا ہے اور اس عرصے میں 120 مضامین آن لائن شائع کیے گئے۔

ریویو آف ریلیجنز کا ایک یوٹیوب چینل ہے اس کو ستر ہزار افراد نے سبسکرائب (subscribe) کیا ہے۔ صرف پچھلے سال میں ہی ہماری ویڈیوز کو 1.7 ملین مرتبہ دیکھا گیا۔

الفضل انٹرنیشنل ہے۔ اس کا اجرا 1994ء میں ہفت روزہ کی شکل میں ہوا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 27/مئی 2019ء سے ہفتے میں دو روز جمعہ اور منگل کو شائع ہو رہا ہے اور بڑا اچھا، خوبصورت رنگین شمارے کی صورت میں شائع ہو رہا ہے۔

الحکم انگریزی کا ہے۔ باقاعدگی سے یہ ہفتہ وار اخبار شائع ہو رہا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ کورونا وائرس کے باعث لاک ڈاؤن کے زمانے میں الحکم کی ریڈرشپ میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت کی رپورٹ یہ ہے کہ جو دنیا کے مختلف دوسرے اخبارات ہیں ان میں جماعت کی خبریں اور آرٹیکل شائع ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قبولیت کی جو خاص ہوا چلائی ہے بڑی کثرت سے میڈیا کی جماعت کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر 2 ہزار 544/اخبارات نے 12 ہزار 453 جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد 52 کروڑ سے زائد ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ (اربعین اطفال)

(عملوں کا دارومدار انجام پر ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

پریس اور میڈیا آفس ہے۔ دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس اینڈ میڈیا کی ٹیم کو کئی پراجیکٹس پر کام کرنے کی توفیق ملی جس سے بڑی تعداد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ مختلف موضوعات پر پوسٹس شیئر کی گئیں جن کے ذریعے 31 لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔ پریس اینڈ میڈیا آفس نے متعدد جرنلسٹس (journalists) کو مساجد میں آنے کی دعوت دی اور دوران سال بعض مشہور جرنلسٹس سمیت تقریباً 100 جرنلسٹس نے مساجد کا وزٹ کیا۔

شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت کی طرف سے کورونا وائرس کے حوالے سے ایک جامع مضمون شائع کروایا گیا اور وسیع پیمانے پر میڈیا کے لوگوں میں اس کی تشہیر کروائی گئی۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے وہاں کے کوشل صاحب ایڈووکیٹ ہیں انہوں نے لکھا کہ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد کوئی بھی یہ کہہ نہیں سکتا کہ نظام الدین میں جو واقعہ ہوا ہے (وہاں جو ایک جگہ پہ تبلیغی جماعت کا واقعہ ہوا تھا اور اس پر انڈیا میں بڑا شور پڑا تھا) اس کا اسلام کے ساتھ یا احمدیہ جماعت کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔ یہ اصل میں لوگوں کی لاپرواہی ہے اور سوچ کی غلطی ہے۔ اسلام تو شروع سے ہی وبائی بیماری سے بچنے سے متعلق آگاہ کرتا رہا ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ آپ کا مضمون بہت عمدہ ہے اور عین موقعے کی مناسبت سے آپ نے دیا ہے اور تمنا کی کہ اس کے نیک نتائج ظاہر ہوں۔

شعبہ مخزنِ تصاویر ہے۔ طاہر ہاؤس میں اس کا دفتر ہے اور ایگزیبیشن (exhibition) ہے۔ جس طرح وزٹ ہونے چاہئیں وہاں میری رپورٹ کے مطابق ویسے ابھی تک وزٹ ہو نہیں رہے۔ زیادہ سے زیادہ دیکھا جانا چاہیے۔ آج کل تو خیر حالات ایسے ہیں لیکن عام حالات میں بھی وزٹ ہونے چاہئیں لوگوں کو جماعت کی تاریخ کا پتہ لگتا ہے۔ دوران سال اب تک تقریباً 25 ممالک سے 913 سے زائد افراد نے نمائش کا وزٹ کیا اور یہ تو بہت معمولی تعداد ہے۔ اور ان کی تصویری نمائش کو باقاعدہ اَپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔

احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر ہے۔ اس شعبے کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے تبرکات کو محفوظ کرنے کا کام جاری ہے۔ اور مغربی محققین جو جماعت احمدیہ پر ریسرچ کر رہے ہیں ان کے ساتھ رابطے میں ہیں اور انہیں حقائق پر مبنی معلومات دی جاتی ہیں۔ نیز جماعتی تاریخی ریکارڈ میں سے متعلقہ مواد کی طرف سے ان کی رہ نمائی کی جاتی ہے اور اچھا کام کر رہے ہیں، کافی ریکارڈ انہوں نے اکٹھا کیا ہے۔

ایم ٹی اے افریقہ: اگست 2016ء میں ایم ٹی اے افریقہ کا اجرا ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی وسعت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے اور اسکے ذریعے سے دور دراز علاقوں کی مقامی زبانوں میں پیغام پہنچ رہا ہے۔ اس وقت ایم ٹی اے افریقہ کے دو چینلز مختلف زبانوں میں ہمہ وقت نشریات پیش کر رہے ہیں۔ دوران سال مختلف سٹوڈیوز میں یوروبا، ہاؤسا، چوئی، سواحیلی، فرنچ اور کریول زبانوں میں چھ سو سے زائد پروگرام تیار کیے گئے۔ گھانا سے، وہاں بھی بڑا اچھا سٹوڈیو بنایا گیا ہے جس کا نام 'وہاب آدم' سٹوڈیو ہے، کافی لائیو پروگرام نشر ہوئے اور افریقہ میں پہلی مرتبہ قرآن کریم کی تلاوت کا مقابلہ بھی وہاب آدم سٹوڈیو سے نشر ہوا۔

گیمبیا میں ٹی وی چینل اور سٹوڈیو کی تکمیل ہوئی۔ دوران سال ایم ٹی اے افریقہ نے گیمبیا میں ایک سٹوڈیو کا کام مکمل کیا ہے جہاں سے ایک چینل کے ذریعے چوبیس گھنٹے نشریات پیش کی جا سکیں گی اور کئی سیاسی اور علمی شخصیات اب گیمبیا میں ایم ٹی اے کو خاص طور پر دیکھتی ہیں۔

مبلغ انچارج کیمرون لکھتے ہیں کہ خدا کے فضل سے کیمرون کے 130 چھوٹے بڑے شہروں میں ایم ٹی اے افریقہ کیبل سسٹم کے ذریعہ دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح ایم ٹی اے العربیۃ بھی شمال کے تین ریجنز میں دیکھا جاتا ہے اور ایم ٹی اے کے ذریعے سے کیمرون کے دس ملین سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ کیمرون میں ایم ٹی اے انگریزی اور فرنچ دونوں زبانوں میں دیکھا جاتا ہے۔ نارتھ کے تینوں ریجن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اس لیے علماء ایم ٹی اے العربیۃ بڑے شوق سے سنتے ہیں اور لوگوں میں ایک بیداری پیدا ہو رہی ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ دسمبر 2019ء میں موشی (Moshi) ریجن کے ہمارے دو معلمین تبلیغی مہم کی غرض سے شہر سے تقریباً ستر کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں میں گئے اور معلمین گھر گھر جا کر تبلیغ کرنے لگے۔ ایک حجام کی دکان پر انہوں نے دیکھا کہ ٹی وی پر ایم ٹی اے افریقہ کی نشریات جاری ہیں۔ انہوں نے دکان کے مالک سے پوچھا کیا آپ احمدی ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ میں احمدی تو نہیں ہوں مگر یہ شخص جس نے پگڑی پہنی ہوئی ہے اس کا خطبہ آتا ہے اور دوسرے پروگرام جو ایم ٹی اے پر آتے ہیں بڑے اچھے روحانی ہوتے ہیں، علمی ہوتے ہیں ان کو مَیں باقاعدگی سے سنتا ہوں اس لیے مجھے یہ اسلامی چینل پسند ہے۔ بہرحال اسکے بعد ان کے گھر جا کر معلمین نے اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ ان احمدیوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے جو ایم ٹی اے پر پوری طرح توجہ نہیں دیتے اور شاید ہفتے میں ایک دن ہی ان کے ہاں ایم ٹی اے سنا جاتا ہے کہ اگر وہ سنیں تو ان کی بھی ایم ٹی اے کے ذریعے سے کافی حد تک علمی اور روحانی پیاس بجھ سکتی ہے اور گھروں میں تربیت کا بھی بہتر ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔

آج کل کورونا کی وجہ سے جو مختلف رپورٹیں ہیں ان میں تو یہ ذکر کیا جا رہا ہے کہ ایم ٹی اے سننے کی طرف رجحان پیدا ہوا اور ہم اکٹھے بیٹھ کے سنتے ہیں چاہے تھوڑا عرصہ سنیں لیکن جب حالات بہتر ہو جائیں گے تب بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

بورکینا فاسو کے ریجن دِدگُو کی ایک جماعت ہے وہاں کے معلم وہاں کی جماعت کے لوگوں کے اخلاص اور وفا کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں پہلی بار ایم ٹی اے لگا اور لوگوں نے پہلی بار خلیفۂ وقت کو دیکھا تو ان کی آنکھیں نم تھیں اور خوشی ان کے چہروں سے عیاں تھیں۔

احمدیہ ریڈیو سٹیشنز ہیں۔ دوران سال 2 نئے ریڈیو سٹیشنز کے اضافے کے ساتھ اس وقت جماعت کے اپنے ریڈیو سٹیشنز کی تعداد 27 ہو چکی ہے جن میں مالی میں 17 ریڈیو سٹیشنز ہیں، بورکینا فاسو میں ہے، سیرالیون میں اور تنزانیہ میں اور گیمبیا میں۔ اور یہاں (یو کے میں) 'وائس آف اسلام' بھی کام کر رہا ہے، بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔

دوران سال دسمبر 2019ء میں کانگو کنشاسا کو ریڈیو اسلامک احمدیہ کے نام سے پہلا احمدیہ ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کی توفیق ملی۔ وہاں کے 'متادی' ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ریڈیو احمدیہ کونگو کے افتتاح کے موقعے پر علاقے کے لوکل چرچ کے بڑے پادری اسحاق صاحب بھی شامل ہوئے۔ وہاں پر اسلام احمدیت کی حقیقی تعلیمات سن کر کہنے لگے کہ میں نے تو اس قصبہ کے مسلمانوں سے گذشتہ کئی دہائیوں سے یہی سیکھا ہے کہ اسلام جادو، تعویذ گنڈے اور عملیات وغیرہ کا نام ہے جس وجہ سے کبھی اسلام کی طرف میری توجہ پیدا نہیں ہوئی مگر یہاں جو بھائی چارے اور ہمدردی اور پیار محبت اور احساس کی اسلامی تعلیم بیان کی جا رہی ہے اس نے میری پچھلی زندگی کے تاثر کو یکسر بدل دیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اب احمدیہ ریڈیو کے ذریعے ہمیں اسلام کے بارے میں مزید جاننے کی توفیق ملے گی۔

بورکینا فاسو کے 'بانفورہ' ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ شہر کے لوکل ریڈیو پر جماعتی پروگرام کیے جاتے ہیں۔ ان میں لائیو پروگرام بھی شامل ہیں۔ ایک دن ایک شخص نے فون پر بتایا کہ میں بانفورا شہر کا رہائشی ہوں اور میں باقاعدگی سے جماعت کی تبلیغ سنتا ہوں اور یہ بات مجھ پر واضح ہو چکی ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اس لیے مَیں آپ سے ملنا چاہتا ہوں اور احمدیت میں داخل ہونا چاہتا ہوں کیونکہ اس وقت جماعت کے علاوہ کسی بھی جگہ اسلام کی صحیح تعلیم نظر نہیں آتی اور ہر ایک کے آپس میں اختلافات بہت زیادہ ہیں جن سے ہم کبھی نکل نہیں سکتے اس لیے آج حقیقی امن صرف احمدیت میں ہے۔

پھر کونگو کنشاسا میں ایک جگہ کے معلم ہیں وہ لکھتے ہیں کہ احمدیہ ریڈیو کی سیکیورٹی کے کارکن ایک دن جماعتی کتاب The True Story of Jesus پڑھ رہے تھے۔ اس دوران ریفارم چرچ کے پادری کا وہاں سے گزر ہوا اور ان کی کتاب پر نظر پڑی تو پوچھا کہ یہ کیا پڑھ رہے ہو۔ عیسیٰ صاحب نے کتاب دکھائی۔ اس کا ٹائٹل دیکھ کر ہی پادری کو دلچسپی پیدا ہوئی۔ انہوں نے کتاب پڑھنے کیلئے مانگ لی۔ اگلے دن ریڈیو میں تشریف لائے اور اسلام میں عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر کافی سوالات کیے۔ جب انہیں ان کے سوالات کے تسلی بخش جواب دیے گئے تو بڑے درد کے ساتھ کہنے لگے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصل تو یہی مقام ہے اور یہی اصل واقعات ہیں جو عوام الناس کی نظر سے اوجھل ہیں۔ مَیں جس جگہ پر ہوں وہاں سے چھوڑنا میرے لیے بہت مشکل ہے۔ اب اگر ہمت ہوتی تو فوراً جماعت میں داخل ہو کر تبلیغ کا کام شروع کرتا مگر مجبوریاں ہیں اور پھر کہنے لگا کہ دعا کریں کہ اللہ مجھے وہ قوتِ ایمانی ودیعت کرے کہ مَیں دنیا سے لڑ کر حقیقی پیغام قبول کرنے والا بن جاؤں۔

پھر دیگر ٹی وی پروگرام ہیں۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی 24 گھنٹے کی نشریات کے علاوہ 84 ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر جماعت کو اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس سال 11 ہزار 63 ٹی وی پروگراموں کے ذریعے 6 ہزار 842 گھنٹے وقت ملا اور ریڈیو سٹیشنز کے علاوہ مختلف ممالک میں ریڈیو سٹیشنز پر 18 ہزار 479 گھنٹے پر مشتمل 22 ہزار 167 پروگرام نشر ہوئے اور ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعہ سے ان کا اندازہ ہے کہ قریباً 52 کروڑ لوگوں تک پیغام پہنچا۔

امیر صاحب سینیگال لکھتے ہیں کہ امبور شہر میں لوکل ٹی وی سٹیشن پر جو کہ یوٹیوب پر بھی نشر ہوتا ہے وہاں میرا خطبہ سنایا جاتا ہے۔ یہاں لندن سے جو ایم ٹی اے پر نشر ہوتا ہے وہ لے کے سناتے ہیں۔ اس کے ذریعے ایک تاجر فیملی احمدیت میں داخل ہو چکی ہے اور اس ٹی وی اسٹیشن کے مالک جلسہ سالانہ جرمنی میں بھی آئے تھے اور مجھے ملے بھی تھے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز: یہ بھی مختلف پراجیکٹس پر کام کر رہے ہیں۔ ایک واٹر فار لائف ہے دوسرا سولر سسٹم ہے تیسرا افریقہ کے غریب ممالک میں ماڈل ولیجز ہیں۔ چوتھا تعمیراتی پراجیکٹس ہیں۔ سب کاموں کو انجام دینے کیلئے یو کے، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، گھانا، نائیجیریا، پاکستان اور دیگر ممالک سے انجینئرز اور آرکیٹکٹس، الیکٹریشنز، پلمبرز اور دوسرے مختلف شعبوں کے ماہرین اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دنیا میں بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ اب تک ان کے ذریعہ سے کل 2 ہزار 8 سو سے زائد گاؤں میں پانی کے نلکے لگ چکے ہیں اور ان کے ذریعہ سے 2 لاکھ 50 ہزار سے زائد افراد مستفید ہو رہے ہیں۔ ماڈل ولیجز کا جہاں تک تعلق ہے اب تک 9 ممالک میں ان ماڈل ولیجز کی کل تعداد 19 ہو گئی ہے۔

کانگڑہ انڈیا کے معلم صاحب وقف جدید لکھتے ہیں کہ ان کو وہاں پانی کی ضرورت تھی تو بور کرنے والے مشین آپریٹر نے آتے ہی کہا کہ میں چار

مسجدوں میں گیا ہوں اور وہاں دو دو بور بھی کر کے دیکھ لیے ہیں لیکن کامیابی نہیں ملی اس لیے آپ دیکھ لیں میں کچھ نہیں کہہ سکتا پانی نکلے یا نہ نکلے۔ بہرحال ان کو یہ کہا گیا آپ مناسب جگہ دیکھ کے اللہ کا نام لے کے بور شروع کریں۔ جماعت کو کہا دعا بھی کرو۔ صدقہ بھی دیا گیا اور تیس فٹ پر پانی کے آثار نظر آنا شروع ہوئے اور پھر کہتے ہیں کہ سوا تین سو فٹ پر بور چھوڑ دیا گیا اور بڑا اچھا پانی نکل آیا اور مشین کا آپریٹر یہ کہنے لگا کہ آپ لوگوں کے طریقے کو دیکھ کر مان گیا ہوں کہ جس طرح آپ لوگوں نے دعا اور صدقے سے اس جگہ پانی نکالا ہے یہ بور پتھریلی زمین پر ہو رہا تھا اور کافی مشکل بھی تھا لیکن اللہ کے فضل سے پانی بھی نکل آیا اور میٹھا پانی نکلا اور پورا گاؤں اب اس پانی کو استعمال کر رہا ہے۔

مبلغ انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ میں (ایک دور دراز گاؤں) گیا تو مجھے ایک عورت نے کہا میں ایک جگہ دکھانا چاہتی ہوں۔ وہاں دیکھا تو قطرہ قطرہ پانی ٹپک رہا تھا جو قریب کے پہاڑ سے آ رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ سارا گاؤں لمبے عرصے سے یہاں سے اپنی پانی کی ضرورتیں پوری کر رہا ہے اور کہتے ہیں میرے پوچھنے پر پتہ چلا کہ حکومت کافی دفعہ یہاں کوشش کر چکی ہے لیکن پانی نہیں نکلتا تھا۔ بہرحال انہوں نے کہا ہم کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ ایک کنواں کھودنے والی کمپنی سے بات کی۔ انہیں وہاں بھجوا دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو ہفتوں کے بعد وہاں پانی نکل آیا اور جب اسے لیبارٹری ٹیسٹ کروایا گیا تو موجود کنوؤں میں سب سے بہترین پانی وہ تھا۔ اب لوگ اللہ کے فضل سے اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی اللہ تعالیٰ کی اس زمین پر قائم کردہ جماعت ہے اور دعاؤں سے اور صدقات سے اللہ تعالیٰ ان پر یہ فضل فرماتا ہے۔

ہیومینیٹی فرسٹ: گزشتہ 26 سال سے خدمتِ انسانیت میں مصروف ہے۔ اللہ کے فضل سے 54 ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ دوران سال کونگو میں میڈیکل سینٹر لگایا گیا۔ بنگلہ دیش، گوئٹے مالا، انڈونیشیا، مالی، بینن، نائیجر، سینیگال اور بہت سارے ملکوں میں میڈیکل سینٹر لگائے گئے، کیمپ لگائے گئے اور ہسپتال اور کلینک بھی بعض جگہ شروع کروائے۔ اس کے علاوہ نلکے لگانے کا کام اور دوسری ہنگامی مدد کا کام بھی یہ کر رہے ہیں اور بڑا اچھا کر رہے ہیں۔ اس سال فری میڈیکل کیمپ جو انہوں نے لگائے ہیں ان کی تعداد 345 ہے دنیا کے مختلف ملکوں میں جن میں افریقہ کے ملک شامل ہیں، ایشیا کے بھی اور یورپ کے بھی، ساؤتھ امریکہ کے بھی اور ان میڈیکل کیمپس کے ذریعے سے 2 لاکھ 30 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا اور فری ادویات تقسیم کی گئیں۔ ایسی جگہوں پر بھی گئے جہاں کوئی طبی سہولتیں میسر نہیں تھیں۔

آنکھوں کے فری آپریشن ہیومینیٹی فرسٹ کو مختلف ممالک میں غریب نادار لوگوں کے آنکھوں کے فری آپریشن کی توفیق ملی۔ دوران سال اس پروگرام کے تحت بورکینا فاسو، انڈونیشیا اور نائیجر میں پانچ سو بانوے آپریشن کیے گئے۔ اب تک اس پروگرام کے ذریعے کل 15 ہزار 315 افراد کے فری آپریشن کیے جا چکے ہیں۔ بورکینا فاسو میں اب تک 8 ہزار 595 آنکھوں کے مفت آپریشن کیے گئے۔ اسی طرح خون کے عطیات بھی دیے گئے۔ کئی ہزار خون کی بوتلیں مختلف ممالک میں دی گئیں اور اس طرح خدمت خلق کے اور بھی بہت سارے کام ہیں، چیریٹیز کو مدد بھی کی گئی اور انکی دوسری چیزوں اور ضروریاتِ زندگی کا بھی خیال رکھا گیا خاص طور پر ان دنوں میں جو وائرس کی بیماری کے دن ہیں تو خدمات کو کافی سراہا گیا ہے جو مفت مدد کی جا رہی ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے دفتر کا جہاں تک سوال ہے اس وقت اسکے 16 ڈیپارٹمنٹ ہیں اس میں 496 کارکنان دن رات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ 275 والنٹیئر زمرد ہیں اور 142 والنٹیئر زعورتیں ہیں جبکہ 79 (اناسی) کارکن جو ہیں وہ paid کارکن ہیں۔ 27 مئی 2020ء کو اس میں مزید وسعت پیدا کی گئی ہے اور ایم ٹی اے نئے دور میں داخل ہوا ہے۔ اسکے سابقہ پانچ چینلز کی جگہ اب دنیا کے مختلف ریجنز کے اعتبار سے آٹھ چینلز کا آغاز کیا گیا ہے جن پر اب چوبیس گھنٹے مستقل نشریات جاری ہیں۔

ایم ٹی اے 2014ء سے پروگراموں کی subtitling کے ذریعے تراجم نشر کر رہا ہے۔ اس سال ان تراجم کی تعداد بڑھا کر 10 کر دی گئی ہے۔ ان میں انگریزی، اردو، عربی، فرانسیسی، جرمن، ہسپانوی، فارسی، انڈونیشین، جاپانی اور پولش زبانیں شامل ہیں۔

ایم ٹی اے سوشل میڈیا یا آن لائن کی سروسز کو بھی وسعت دی گئی ہے۔ ایم ٹی اے آن لائن سروسز پر مئی 2020ء سے ایم ٹی اے کے چھ چینلز کی سٹریمنگ (streaming) کی جا رہی ہے جبکہ گذشتہ سال یہ تعداد پانچ تھی۔ اس وقت مزید دو چینلز کو سٹریم (stream) کرنے کے سلسلے میں کام ہو رہا ہے اور جلد ہی تمام آٹھ چینلز بذریعہ سٹریم ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر مہیا ہو جائیں گے۔

سینٹرل افریقہ کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص کافی عرصے سے ایم ٹی اے پر میرا خطبہ جمعہ سنا کرتا تھا جو یہاں سے نشر ہوتا تھا اور دوسرے عربی پروگرام اور فرنچ پروگرام بھی سنتا تھا۔ کہتے ہیں ہم نے اپنے معلم محمود احمد صاحب کو اس علاقے میں تبلیغ کیلئے بھجوایا۔ جب انہوں نے وہاں تبلیغ کی اور جماعت کا تعارف کروایا تو وہ شخص اٹھ کر کہنے لگا کہ میں آپ لوگوں کا ٹی وی چینل دیکھتا ہوں جہاں آپ کے خلیفہ کا خطبہ بھی سنتا ہوں۔ میں تو کافی عرصے سے جماعت کو جانتا ہوں۔ آج آپ نے مزید تفصیل سے بتا دیا اس لیے ہماری تسلی ہے اور آپ ہماری بیعت لیں ہم جماعت کے ساتھ ہیں۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ایک خاتون فراحتی (Frahati) صاحبہ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتی ہیں۔ کہتی ہیں میرا تعلق کومروس آئی لینڈ (Comoros Island) سے ہے اور میں پیرس میں مقیم ہوں۔ پیدائشی مسلمان ہوں۔ میں نے بچپن سے ہی اسلامی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ میں مختلف علماء سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں سوالات کرتی رہی لیکن مجھے ان کی طرف سے جو جوابات ملتے تھے ان سے میری تسلی نہیں ہوتی تھی۔ ایک دن میری ایک احمدی دوست سے بات ہوئی تو اس دوست نے مجھے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کروایا اور ایم ٹی اے فرانس کے چینل سے بھی مجھے متعارف کروایا اور مختلف کتب کا مطالعہ کرنے کو کہا جن میں سے ایک 'دس شرائط بیعت' بھی تھی۔ کہتی ہیں اس پر میں نے تحقیق شروع کر دی کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ میں نے یوٹیوب اور ایم ٹی اے چینل پر پروگراموں کو دیکھنا شروع کر دیا اور کئی ماہ تک ان پروگراموں کو دیکھتی رہی۔ ان پروگراموں کو سننے اور کتب کو پڑھنے کے نتیجے میں میرے علم میں بہت اضافہ ہوا اور میں نے محسوس کیا کہ جماعت احمدیہ کی تعلیمات بہت سادہ اور حکمت کے قریب ہیں اور روحانی طور پر بھی میں نے اچھا محسوس کیا اور اس طرح میرے سوالات کے جوابات بھی مجھے ملتے گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے رابطہ کرنے کے بعد فیصلہ کر لیا ہے کہ اب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو جاؤں گی۔

نومبائعین سے رابطہ اور بحالی کی رپورٹ درج ذیل ہے۔ نائیجیریا نے اس سال 52 ہزار سے زائد نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ یہ کچھ عرصے سے رابطہ نہیں تھا۔ بینن نمبر دو پہ ہے 11 ہزار سے زائد ہیں، آئیوری کوسٹ نمبر تین پہ 9 ہزار سے زائد، کیمرون 7 ہزار سے زائد، سینیگال 5 ہزار سے زائد، بورکینا فاسو 4 ہزار سے زائد، کونگو کنشاسا اور اس طرح ان کے علاوہ بھارت ہے، انڈونیشیا ہے، بنگلہ دیش ہے، امریکہ ہے، گوئٹے مالا ہے، فجی ہے، ہر جگہ مختلف ممالک ہیں جہاں رابطے ہوئے۔

دوران سال 80 ممالک میں کل ایک لاکھ 8 ہزار 18 نومبائعین سے رابطے بحال ہوئے۔ نومبائعین کیلئے ریفریشر کورسز کا بھی انعقاد کیا گیا۔ 80 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال نومبائعین کیلئے 3 ہزار 891 جماعتوں میں 16 ہزار 823 تربیتی کلاسز کا انعقاد ہوا جن میں نومبائعین کی تعداد ایک لاکھ 2 ہزار 169 تھی جو شامل ہوئے اور ان کلاسز میں ایک ہزار 124 اماموں کو بھی ٹریننگ دی گئی۔

اس سال ہونے والی بیعتیں حالات خراب جو چل رہے تھے، رابطے نہیں ہو سکتے تھے، باہر نکل نہیں سکتے تھے، نہ داعیان الی اللہ، نہ مبلغین، معلمین لیکن پھر بھی میرا تو خیال تھا کہ چند ہزار بیعتیں ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ 12 ہزار 179 بیعتیں ہوئی ہیں اور 98 ممالک سے تقریباً 220 اقوام احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ امسال نائیجیریا کی بیعتوں کی مجموعی تعداد 25 ہزار 176 ہے۔ کیمرون میں اس سال 13191 بیعتیں ہوئیں، سیرالیون 13723، آئیوری کوسٹ 10538، مالی 10,027، سینیگال 5790، کونگو کنشاسا میں 4042، تنزانیہ 3875، گنی بساؤ 3 ہزار سے اوپر، کونگو برازاویل میں بھی 4 ہزار سے اوپر، لائبیریا تقریباً 2 ہزار، گنی کناکری 1500، نائیجر، یہ بھی ایک ہزار 5 سو کے قریب، بینن ایک ہزار سے اوپر، گھانا ایک ہزار سے اوپر، ملاوی ایک ہزار سے اوپر، چاڈ میں 936، ٹوگو، یوگنڈا، سینٹرل افریقن ریپبلک میں جو بیعتوں کی تعداد ہے وہ آٹھ سو سے ہزار تک، مڈغاسکر میں بھی اچھی تعداد ہوئی ہے۔ جو پہلے یہاں بیعتیں ہونے کی رفتار تھی اس کے لحاظ سے اچھی رفتار ہے۔ کینیا میں، ساؤ تومے میں، برونڈی میں، موریطانیہ میں، زیمبیا میں، صومالیہ میں، روانڈا میں، ایتھوپیا میں بھی بیعتیں ہوئیں۔

اسی طرح ہندوستان میں اس سال بیعتوں کی تعداد ایک ہزار 724 ہے۔ انڈونیشیا میں بھی ایک ہزار سے اوپر ہیں۔ بنگلہ دیش، ملائیشیا، جرمنی میں اس

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں امام بنا کر بھیجا ہے تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اصل شکل میں پھر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ بورکینا فاسو 2004)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

یاد رکھیں کہ اگر سچ پر قائم رہے تو ذاتی طور پر بھی کامیابیاں حاصل کریں گے اور جماعتی طور پر بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں گے

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ بورکینا فاسو 2004)

طالب دعا: عبدالرحمن خان (جماعت احمدیہ پنکال، صوبہ اڈیشہ)

سال 104 بیعتیں ہوئی ہیں۔ اسکے بعد یوکے میں 100 بیعتیں ہیں، پھر امریکہ کی یوکے سے زیادہ 101 بیعتیں ہیں، کینیڈا کی جو بیعتیں حاصل ہوئیں وہ ان کے لحاظ سے تو 68 کم ہیں لیکن بہرحال اَور بھی کافی کام انہوں نے کیا ہے لیکن بیعتوں کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔ اس سال ہنڈورس میں اللہ کے فضل سے 36، اور ہیٹی میں 32، اور میکسیکو میں 23 بیعتیں ہوئیں۔ ٹرینیڈاڈ میں بھی اس سال تقریباً 20 کے قریب بیعتیں ہوئیں۔ فجی میں، مائیکرونیشیا، مارشل آئی لینڈ، پیراگوئے، ارجنٹائن، فرنچ گیانا میں 10 سے 15، 20 بیعتیں ہوئی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی جگہوں پہ بیعتوں کا کام ہوا ہے۔ جہاں جہاں بھی جو بھی موقع ملتا رہا داعیان کو یا مبلغین کو رابطے کرتے رہے۔

لوگوں سے رابطے کرنے سے یہ بھی پتہ لگ رہا ہے کہ لوگ ایم ٹی اے کے ذریعے سے یا کسی اَور ذریعے سے جماعت کا تعارف حاصل کرتے رہے لیکن ہمارے لوگوں کے وہاں رابطے نہیں ہیں اس لیے بیعتیں نہیں ہو سکیں لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ فضل فرمائے جن کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس سال جماعت میں داخل ہونے کی توفیق دی اللہ تعالیٰ انہیں ثباتِ قدم بھی عطا فرمائے۔ اصل چیز تو یہ ہے کہ ایمان اور ایقان میں ترقی ہو۔

امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ ایک وہاں کے الحسن صاحب ہیں انہوں نے بیعت کی، اپنے قبیلے کے سردار ہیں۔ انہوں نے فیملی سمیت قبول احمدیت کی تھی لیکن کچھ عرصے بعد ان کا بڑا بیٹا اسلام سے متنفر ہو گیا اور عیسائی ہو گیا وہ پھر ہمارے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ لوگ عیسائیوں سے بحث کر سکتے ہیں۔ آپ لوگوں کے پاس دلائل ہیں اس لیے میرے بیٹے سے بات کریں اسے سمجھائیں اور اسلام کی طرف واپس لائیں۔ چنانچہ جب ہم ان کے بیٹے سے ملے تو اس نے کچھ سوالات کیے جن کے تسلی بخش جوابات دیے گئے اور وہ دوبارہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہو گیا اور یہ پورا خاندان جو آٹھ افراد کا تھا جو پیچھے ہٹ گئے تھے دوبارہ احمدیت میں شامل ہوئے۔

گنی بساؤ کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ تبلیغی پروگرام کے دوران، یہ سارے پروگرام جو ہیں فروری مارچ سے پہلے کے ہیں۔ ایک دور دراز علاقے کے ایک گاؤں سِنچا مواڈو (Sincha Mawadu) میں اللہ تعالیٰ نے چار بیعتیں عطا فرمائیں اور وہاں کے ایک سرکردہ فرد ہیں عبداللہ صاحب جب انہوں نے دیکھا کہ چار لوگ احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں تو کہنے لگے کہ میں اس سال حج پہ جا رہا ہوں اور حج سے واپس آ کر فیصلہ کروں گا کہ آیا میں احمدی ہونا چاہتا ہوں کہ نہیں تو اس کے چند دن بعد ہی یہ دوست حج پہ چلے گئے۔ حج سے واپس آئے تو انہوں نے از خود جماعت سے رابطہ کیا اور کہا کہ حج کے دوران ہی اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات بٹھا دی تھی کہ احمدیت ایک سچی جماعت ہے اور پورے حج کے دوران اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ اطمینان پیدا کیا کہ احمدیت کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی نجات ہے اور میں حج کے دوران ہی احمدیت کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتا رہا۔ چنانچہ حج سے واپس آکر انہوں نے احمدیت قبول کی، بیعت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہترین داعی الی اللہ ہیں اور اپنے چندہ جات میں بھی بڑے باقاعدہ ہیں۔

فرانس کے امیر صاحب لکھتے ہیں ایک فرنچ دوست سرج سٹیل (Serge Stehle) جن کا تعلق عیسائی مذہب سے تھا ہر ہفتے چرچ میں بھی جاتے تھے اور پادری سے اپنے مذہب پر اور خاص طور پر عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پر بہت سے سوال کرتے تھے۔ پادری نے جواب دینے کی بجائے انہیں یہ کہا کہ آپ کو اس طرح کے سوالات نہیں کرنے چاہئیں۔ تب انہوں نے اپنی اہلیہ (جو مسلمان ہے) کی مدد سے اسلام میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کو جو معلومات ملیں وہ یہی تھیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے ہیں، اسلام کا لٹریچر جو مسلمانوں کا ہے اس میں بھی یہی ان کو ملا لیکن وہ اس بات پر آمادہ نہیں ہوئے تھے، یہ نہیں ہو سکتا اور قائل بھی نہیں تھے کہ کوئی انسان آسمان پر جا سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس بارے میں دوبارہ تلاش شروع کر دی۔ کہیں سے ان کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'مسیح ہندوستان میں' مل گئی اور ساتھ ہی جماعت کی ویب سائٹ بھی مل گئی۔ پھر جیسے جیسے انہوں نے مطالعہ کیا وہ کہتے ہیں میرے تمام سوالات کے جوابات مجھے ملنے شروع ہو گئے اور لاک ڈاؤن کے دوران جماعتی پروگرام دیکھتے رہے۔ بالآخر انہوں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

مروان سرور گل مربی سلسلہ ارجنٹائن لکھتے ہیں کہ ارجنٹائن کی ایک مقامی خاتون گبریلا بریوو (Gabriela Bravo) صاحبہ ہمارے مشن کے سامنے سے گزریں تو کہتی ہیں کہ جب مشن ہاؤس کے باہر کھڑکی میں سے میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اندر دیوار پہ لگی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ یہ جملہ بھی لکھا ہوا تھا کہ مسیح کی آمد ہو چکی ہے تو اس بات کا ان پر گہرا اثر ہوا کیونکہ یہ پریکٹسنگ (practicing) کیتھولک تھیں۔ اس سے قبل ان کو نہ اسلام میں دلچسپی تھی اور نہ کسی مسلمان کو جانتی تھیں۔ چنانچہ موصوفہ نے اسلام کے بارے میں مزید علم حاصل کرنا شروع کیا اور پھر وہاں کی جماعت سے، مربی انچارج سے رابطہ کیا اور اسلام کے بارے میں جو کلاسیں وہاں منعقد ہوتی ہیں ان میں آنا شروع ہو گئیں۔ ان کے خاوند کو ان کا یہ عمل پسند نہیں آیا لیکن انہوں نے اپنے خاوند سے چھپ چھپ کے رابطہ بھی رکھا اور مطالعہ بھی کرتی رہیں۔ ایک سال کے بعد انہوں نے 28 دسمبر 2019 کو احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس دوران کسی وجہ سے ان میاں بیوی کی علیحدگی بھی ہو گئی۔ اَور وجوہات بھی تھیں لیکن ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی جو ان کی لڑائی کا باعث بن رہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب چھ ماہ سے زائد ہو گئے ہیں اور اپنی فیملی کی مخالفت کے باوجود بڑی ثابت قدمی سے اور مکمل شرح صدر کے ساتھ یہ احمدیت پر قائم ہیں۔

خوابوں کے ذریعے سے قبولِ احمدیت: اللہ تعالیٰ اس طرح بھی لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

قرغیزستان کے ایک مقامی نومبائع قادروْ شوکت (KADIROV SHOKAT) صاحب کہتے ہیں کہ ایک مقامی احمدی عاشر علی کے ذریعے مجھے جماعت کا علم ہوا۔ انہوں نے مجھے دعا کی تلقین کی۔ میں نے اسی دن رات کو گھر آ کر دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے حق کو جاننے کیلئے توفیق مانگی۔ سعید تھے، نیک فطرت تھے، بڑی تڑپ کے ساتھ دعا کی۔ کہتے ہیں اسی رات میں نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سمندر کے پانی کے اوپر عبادت کر رہے ہیں۔ خواب نے میرے دل میں ایک عجیب سا نور پیدا کر دیا جس کے نتیجے میں مجھے یقین ہو گیا کہ اب مجھے حق کا راستہ مل گیا ہے پھر میں نے بیعت کر لی۔

کیمرون سے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ نارتھ ریجن کے دورے کے دوران یہاں کے گاؤں 'پیٹوآ' (Pitoir) میں ایک عالم دین سے ملاقات ہوئی۔ انہیں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ ان کے سوالوں کے جوابات دیے گئے۔ جماعتی لٹریچر بھی دیا گیا۔ جاتے ہوئے یہ کہنے لگے کہ میرے علم میں تھا کہ امام مہدی آنے والے ہیں لیکن یہ پہلی دفعہ سنا ہے کہ امام مہدی آ چکے ہیں۔ میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اسکے بعد وہ اپنے سینٹر واپس آ گئے۔ ایک ہفتے کے بعد جماعت کے صدر نے فون پر کہا کہ آپ گاؤں آ جائیں ایک اچھی خبر ہے۔ کہتے ہیں جب میں گاؤں پہنچا تو وہی عالم دین آئے ہوئے تھے۔ مجھ سے معانقہ کر کے رونے لگ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے جماعت احمدیہ کے پمفلٹس کا مطالعہ کیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی ہے، پھر روز دعا کرتا رہا کہ اگر یہ شخص تیری طرف سے ہے تو میری رہنمائی فرما، میں تو کب سے امام مہدی کا انتظار کر رہا ہوں۔ پھر چند روز قبل حضرت امام مہدی علیہ السلام میری خواب میں تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ اٹھو نماز پڑھو۔ اس پر میں خواب میں ہی سوچتا ہوں کہ یہ شخص سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے چنانچہ اس خواب کے بعد میں مطمئن ہو گیا۔ اب میں اپنے بچوں سمیت جو پندرہ افراد تھے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتا ہوں۔

نصیر شاہد صاحب فرانس سے لکھتے ہیں کہ ایک خاتون سُلیما تو بالدے صاحبہ کہتی ہیں اس سال رمضان سے قبل یہ خواب دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی مسجد میں ہوں وہاں بہت سے گروپس ہیں جو قرآن لیے بیٹھے ہیں اور یہ متفرق گروپس تقسیم ہوئے ہوئے ہیں اور میں انہیں نہیں جانتی۔ اس کے برعکس ایک چھوٹا سا گروپ ہے ان میں ایک خاتون 'کارا' کو میں جانتی ہوں۔ چنانچہ میں ان تمام گروپس کو چھوڑ کر اس چھوٹے گروپ میں چلی جاتی ہوں جس میں کارا بیٹھی تھی۔ مسجد میں موجود ایک آدمی نے مجھے کہا کہ تم کفار کے گروپ میں کیوں جانا چاہتی ہو؟ اس پر میں نے اس آدمی سے کہا کہ تم مجھے اس گروپ میں جانے سے کیوں روک رہے ہو۔ اس گروپ میں ایک خاتون ہے جسے میں جانتی ہوں اور میں اسی گروپ میں جانا چاہتی ہوں۔ کہتی ہیں اس وقت میں نے ایک بڑی طاقتور روشنی دیکھی جس سے میری آنکھیں چندھیا گئیں اور میں اپنی آنکھیں کھول نہیں سکی۔ پھر میں نے اپنے آپ کو کارا کے گروپ میں دیکھا اور اس نے مجھے اپنے پاس جگہ دی۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ کہتی ہیں کہ میں کارا کو (جو اُن کی سہیلی تھی یا سہیلی نہیں تھی تعارف ہی تھا) کام کے سلسلے میں دو تین دفعہ مل چکی تھی لیکن احمدیت کے حوالے سے کبھی اس سے کوئی خاص گفتگو نہیں ہوئی تھی۔ خواب کے بعد میں نے لفظ 'کفار' جسے میں نے خواب میں سنا تھا کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کیں لیکن کوئی وضاحت نہ مل سکی۔ پھر میں نے کارا سے پوچھا، رابطہ کیا، اپنا خواب سنایا۔ اس پر کارا نے مجھے بتایا کہ 'کفار' کا لفظ

ارشاد حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

ہماری نسلوں کا یہ فرض ہے کہ جب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں تو اُنکی تربیت کیلئے پہلوں کے پاک نمونے اور معرفتِ الٰہی پہلے سے تیار ہو

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 2008)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

جن خاندانوں میں مائیں نیک ہوں، نمازیں پڑھنے میں باقاعدہ ہوں، نظام جماعت کی پوری طرح اطاعت گزار ہوں اور اپنے بچوں کیلئے دعائیں کرنے والی ہوں تو ایسے گھروں کے بچے عموماً دین کی طرف رغبت رکھنے والے ہوتے ہیں

(مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2003)

طالب دعا: ناصر احمد ایم بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کافر سے ہے اور دیگر مسلمان احمدیوں کو کافر کہتے ہیں اس پر میں بہت حیران ہوئی، مجھے دھچکا لگا کہ احمدیوں کو کیوں کافر کہا جاتا ہے۔ لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ بغیر کسی تاخیر کے احمدیت قبول کر لینی چاہیے کیونکہ اب تو اللہ تعالیٰ نے خواب میں ہی میری رہ نمائی کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے پانچ بچوں سمیت مئی میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگئی۔

امیر صاحب نائیجر بیان کرتے ہیں کہ وہاں بیعت کرنے والے ایک احمدی گاؤں ’ہادا‘ کے امام عبداللہ صاحب نے جلسہ سالانہ نائیجر کے موقع پر اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ ایک احمدی ہیں انہوں نے اپنے خواب کا ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے قبل انہوں نے دیکھا کہ جیسے وہ اپنے گھر کے آنگن میں لیٹے ہوئے ہیں، رات کا وقت ہے اور چاند نکلا ہوا ہے اور اس چاند پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ اسی اثنا میں خواب میں وہ دیکھتے ہیں کہ اسی طرح کی تحریر اور رنگ میں وہ کلمہ ان کے صحن کی دیوار پر بھی لکھا ہوا ہے اور اس کے بعد ان کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ کہتے ہیں اس خواب کے کچھ دن کے بعد ہی جماعت کے مبلغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام لے کر آئے۔ میرے دل میں اس پیغام کو قبول کرنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ میں نے اپنے گاؤں کے ساتھ احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔ لیکن آج جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر میرے دل کو اطمینان حاصل ہوا کیونکہ اس خواب میں کلمہ طیبہ کی طرز تحریر اور جو رنگ میں نے خواب میں دیکھا تھا یہی جلسے کے سٹیج پر ہو بہو اسی طرز پر لکھا ہوا تھا اور یہ دیکھ کے مجھے یقین ہو گیا کہ میری خواب اللہ کے فضل سے سچی تھی۔

فرانس میں مقیم مراکش کے ایک دوست احمد حجانی (Ahmed Hajjani) صاحب اپنی قبولیت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک شاپنگ سینٹر میں کچھ خریدنے کے لیے گیا لیکن جو چیز مجھے چاہیے تھی وہ کہیں نہیں مل رہی تھی۔ وہاں ایک آدمی سے پوچھا تو اس نے میری رہ نمائی کی اور کہنے لگا کیا آپ عربی جانتے ہیں؟ میرے پاس ایک عربی کی کتاب ہے جو امام مہدی کے بارے میں ہے آپ لینا پسند کریں گے؟ میں نے وہ کتاب لے لی اور اسے گھر جا کر پڑھ لیا۔ میرا دل یہ سب ماننے کو تیار نہ ہوا لیکن کچھ عرصے بعد کہتے ہیں اپنے گھر والوں سے ملنے کیلئے مراکش گیا، مراکش کے رہنے والے تھے۔ وہاں اس کتاب کا ذکر کیا تو دوست کہنے لگے کہ یہ تو جماعت احمدیہ کی کتاب ہے ہم تو پہلے ہی احمدی ہو چکے ہیں۔ دوستوں نے مشورہ دیا کہ جب فرانس واپس جاؤ تو وہاں کی جماعت احمدیہ سے رابطہ کرنا۔ کہتے ہیں بہرحال اس دوران میرے والد کی فرانس میں وفات ہوگئی۔ مجھے فوری طور پر واپس آنا پڑا اور صدمے اور حالات کی وجہ سے بھول گیا۔ میری دعا کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ ایک رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ خلیفۃ المسیح ایک صوفے پر بیٹھے ہوئے ہیں اور کچھ کہہ رہے ہیں لیکن میں خلیفۃ المسیح کے سامنے کچھ نہیں بول پایا۔ اسی دوران دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ میرے والد مرحوم کھڑے ہیں، انہیں میں نے اندر آنے کیلئے کہا تو کہنے لگا کہ میں اندر نہیں آ سکتا لیکن سنو یہ شخص اندر جو صوفے پر بیٹھا ہے یہ اللہ کا صحیح پیغام دینے والا ہے۔ تمہیں اسکے پیچھے چلنا ہوگا۔ کہتے ہیں کہ میں خواب میں ہی اپنے والد سے کہتا ہوں کہ میں تو ان کو نہیں جانتا۔ اس پر والد صاحب نے جواب دیا کہ ان کی ایک جماعت ہے جو اَب تمام دنیا میں پھیل چکی ہے۔ تم ان کے ساتھ چلو اور ان کی بیعت کرو۔ اس طرح کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے میری رہ نمائی فرمائی اور میں نے بیعت کی۔

امیر صاحب انڈونیشیا ایک احمدی کی قبولیت کا واقعہ لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس بیعت کرنے والے نے کہا کہ مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ گمراہی میں مبتلا ہے۔ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی بجائے ایک ایسی جماعت میں شامل ہو گیا جو حکومت کی مخالفت کرنے والی تھی۔ 1992ء میں جب اس جماعت کا امیر پکڑا گیا تو میں نے ان کے جانشین کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے پہلے استخارہ کیا تو خواب میں مَیں نے ایک بزرگ کو دیکھا۔ اس بزرگ نے کہا کہ مَیں امام مہدی ہوں، تم لوگوں کا امام ہوں۔ مَیں مرزا غلام احمد ہوں۔ اس کے ایک ہفتے کے بعد مجھے اس جماعت کے نئے امیر کی بیعت کرنے پر مجبور کیا گیا اور کہا گیا کہ بیعت کرو ورنہ قتل کر دیے جاؤ گے۔ کہتے ہیں ایک سال کے بعد ایک احمدی سے ملاقات ہوئی۔ اس نے تبلیغ کی۔ میں نے اسے کہا کہ اگر تمہارا امام ایک نبی ہے تو ضرور ہے کہ اس کی کوئی کتاب وغیرہ بھی ہوگی۔ اس پر احمدی نے کہا کہ وہ مجھے ایک کتاب دے گا۔ اسی رات ایک بار پھر خواب میں مَیں نے ایک مسجد دیکھی جس پر ’احمدیہ‘ لکھا ہوا تھا۔ وہاں ایک انڈین ڈریس پہنے آدمی کھڑا تھا جو مجھ سے کہنے لگا کہ تم اس میں داخل ہو جاؤ۔ تین دن کے بعد احمدی دوست مجھے کتاب ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ دے کر گیا۔ جب میں نے کتاب کھولی تو شروع میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تصویر تھی۔ ان کا چہرہ دیکھ کر یاد آیا کہ یہ تو بالکل وہی بزرگ ہیں جنہیں پچھلے سال میں نے خواب میں دیکھا تھا پس میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھا اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

دِدگو، بورکینا فاسو کے ریجن کے معلم لکھتے ہیں کہ جماعت کے ایک دوست جیالو حسینی صاحب جماعت میں داخل ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ شدید مخالفت تھی اور یہ بات کسی طرح لوگوں کو منظور نہ تھی کہ ان کے گاؤں میں احمدیت آئے۔ چنانچہ وہ ہر وقت کوشش میں تھے کہ کسی طرح احمدیت کو گاؤں سے ختم کر دیا جائے۔ کہتے ہیں ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک میدان ہے جس میں لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہیں۔ ایک طرف احمدیوں کا گروہ سفید لباس میں ملبوس ہے اور دوسری طرف ہمارا گروپ جو مختلف رنگوں کے کپڑوں میں ملبوس ہے۔ اتنے میں آواز آتی ہے کہ دونوں گروپس آپس میں مناظرہ کر لیں اور جب مناظرہ شروع ہوتا ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے پاس تو دلائل ہی نہیں ہیں چنانچہ فیصلہ احمدیوں کے حق میں ہوتا ہے۔ تو جیالو حسینی صاحب کہتے ہیں کہ اگلے دن صبح احمدیہ جماعت کے پاس گیا اور کہا کہ مجھ پہ واضح ہو گیا ہے کہ احمدیت سچا اسلام ہے اس لیے میں شامل ہوتا ہوں۔

البانیا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ جافیر صاحب نے بیعت کی، 29 سال ان کی عمر ہے۔ اکنامکس میں انہوں نے ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ جماعت کے بارے میں انہوں نے پہلے سنا تو انٹرنیٹ میں موجود جماعت کے خلاف ہر قسم کا مواد مطالعہ کیا اور شروع سے ہی مسجد آتے تو کئی سوالات کرتے تھے۔ کہتے ہیں ہمارے نائب صدر صاحب، بُیار رامائے (Bujar Ramaj) صاحب نے ان سے تفصیلی گفتگو کی اور دلائل کے ساتھ ان کے سوالوں کے جوابات دیے۔ اس نوجوان سے کہا کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا غور سے مطالعہ کرے۔ چنانچہ انہوں نے کتب کا مطالعہ شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ ان پر حقیقت اور حقیقی اسلام واضح ہونا شروع ہو گیا، ان کے رویے میں تبدیلی آنی شروع ہوگئی۔ اب جب بھی بات کرتے تو مرزا صاحب کہنے کی بجائے البانیا میں Messiah کا لفظ بولتے۔ بیعت کرنے کا کہا گیا، کہتے ہیں نہیں ابھی میں نے مزید تحقیق کرنی ہے۔ آخر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ کا البانین ترجمہ پڑھا۔ انہیں کتاب اس قدر اچھی لگی کہ دو دفعہ اس کا شروع سے آخر تک مطالعہ کیا۔ اسی دوران انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا جس میں حضور علیہ السلام نے انہیں خلافت سے وابستہ ہونے کا پیغام دیا۔ چنانچہ اس کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد موصوف جماعت کی البانین ویب سائٹ پر نشر ہونے والی ہر پوسٹ کا بغور مطالعہ کرتے ہیں اور ہمیشہ قرآن مجید کی آیات کی جماعت کی طرف سے کی جانے والی تفسیر کے البانین ترجمے کا بڑی بے صبری سے انتظار کرتے ہیں اور اسی طرح خطبات اور خطابات باقاعدگی سے سنتے ہیں۔

مخالفین کے پراپیگنڈے کے نتیجے میں بیعتیں:

تنزانیہ سے رُوما ریجن کی ایک جماعت کے معلم بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں وہابی فرقے سے تعلق رکھنے والے ایک مولوی نے گذشتہ سال جماعت کے خلاف نفرت اور اشتعال انگیز مہم شروع کی اور اپنے خطبات میں جماعت کے خلاف اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات کے حوالے سے غلیظ زبان استعمال کرتا تھا۔ اس کی گفتگو اتنی گندی تھی کہ اس مسجد میں جانے والی بعض غیر از جماعت عورتوں نے مسجد میں جانا ہی بند کر دیا۔ اس مخالفت کی وجہ سے ان عورتوں میں سے ایک نے جماعت کے حوالے سے تحقیق کی اور احمدیت کو حقیقی اور سچا جان کر بیعت کر لی۔ دوسری طرف اس مولوی کی ذلت اور رسوائی اس طرح ہوئی کہ وہ غیر اخلاقی حرکت میں پکڑا گیا اور اس کو گاؤں والوں نے کافی لعن طعن کی کہ تم نے ہمیں بدنام کر دیا ہے۔ اس طرح بعض اور واقعات بھی ہیں۔

فجی کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک جزیرہ رامبی ہے اس کا دورہ کرنے کی توفیق ملی۔ دورے کے دوران جب ہم لٹریچر تقسیم کر رہے تھے تو دو یورپین عیسائی پادری بھی آ گئے۔ ان کے ساتھ ایک لوکل عیسائی فیملی بھی تھی۔ ان کے ساتھ تبلیغی نشست شروع ہوئی۔ کہتے ہیں میں نے بائبل سے توحید اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کی تو ان پادریوں سے کوئی بات نہیں بنی، وہ جواب نہ دے سکے۔ دونوں پادری اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے مصروفیت کا بہانہ کر کے چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد عیسائی فیملی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ فیملی گو کہ عیسائی تھی لیکن کچھ عرصے سے مختلف فرقوں کے مسائل کی وجہ سے بالکل لامذہب ہو چکی تھی۔ چنانچہ اس فیملی

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے

جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے

(اور اپنے انجام کو بہتر بنانے کیلئے تم کوشش کرنے لگو) (الترغیب والترھیب، الترغیب فی مجالسۃ العلماء صفحہ 76)

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور تیرا جی مطمئن ہو

اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لیے اضطراب کا موجب بنے

اگرچہ لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ دیں اور اسے درست کہیں (مسند احمد، صفحہ 227)

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا اور جماعتی لٹریچر بھی دیا گیا۔ اس فیملی کے ساتھ سوال و جواب کی طویل نشست ہوئی اور الحمد للہ کہ انہوں نے جماعت کا لٹریچر پڑھنے کے بعد بیعت کر لی۔

نمونہ دیکھ کر بیعت کرنے والے: نمونہ دیکھ کر بیعت کرنے والا واقعہ یہ ہے کہ کونگو کنشاسا کے ایک دوست داؤد اِلونگا صاحب کو مشن میں کچھ کام کرنے کو دیا گیا۔ کام مکمل ہونے پر جب انہیں اجرت دی گئی تو معلم کہتے ہیں کہ انہوں نے اس میں سے کچھ حصہ نکال کر مجھے کمیشن کے طور پر دیا۔ میں نے لینے سے انکار کر دیا اور انہیں سمجھایا کہ نہیں یہ تمہارا حق ہے میں یہ نہیں لے سکتا۔ اس پر داؤد نے کہا کہ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ کسی کو میں نے اس طرح کمیشن دیا ہو اور اس نے لینے سے انکار کر دیا ہو۔ پھر تین ہفتے کے بعد آیا اور اس نے کہا کہ اس دوران میں نے بہت غور کیا ہے جس طرح آپ لوگ کام کر رہے ہیں اور جیسا آپ کا رویّہ ہے آپ غلط نہیں ہو سکتے اس لیے میں بیعت کرتا ہوں اور بیعت کرنے کے بعد داؤد میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور بڑے ایکٹو ممبر ہیں، چندوں میں باقاعدہ ہیں۔

بشکیک قرغیزستان سے مُکاشووا صاحبہ (Mukashova) لکھتی ہیں کہ میری عمر 37؍سال ہے۔ میں شادی شدہ ہوں میرے دو بچے ہیں۔ احمدیت کے ساتھ میرا تعارف نو سال قبل ہوا جب میرا خاوند ارسلان بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا تھا۔ ہم ایک عام سی فیملی تھے۔ مَیں نے اس کی بیعت پہ کوئی مخالفت نہ کی اور نہ ہی کوئی خوشی کا اظہار کیا۔ مَیں جماعت احمدیہ کے بارے میں جانتی بھی نہیں تھی۔ اپنے خاوند کو دیکھتی تھی۔ وہ ہر جمعہ نماز کیلئے ضرور جاتا تھا۔ اس میں یہ تبدیلی دیکھ کر کہتی ہیں مجھے خوف پیدا ہوا کہ شاید وہ اب مجھے پردہ کرنے پر مجبور کرے گا۔ مذہبی انتہا پسند بن جائے گا۔ لیکن مَیں نے محسوس کیا کہ اس کے بجائے اس میں بہتری کی تبدیلی آرہی ہے۔ وہ پیار کرنے والا اور ہمدرد زیادہ ہو گیا ہے۔ دیکھ بھال کرنے لگ گیا ہے اور اعتماد اور روحانی لحاظ سے مضبوط ہو گیا ہے۔ کہتی ہیں پھر مالی وسائل کی وجہ سے وہ شکاگو امریکہ چلا گیا اور مَیں اپنے چھوٹے بچوں کے ساتھ گھر میں رہ گئی۔ مَیں نے بیعت نہیں کی تھی۔ امریکہ کے ویزا کیلئے پانچ دفعہ ڈاکیومنٹ جمع کرائے اور ہر دفعہ انکار ہو جاتا تھا۔ اس کیلئے مَیں نے جاپان کا سفر بھی کیا۔ فرانس بھی گئی۔ میکسیکو بھی گئی لیکن کوئی امید نہیں بنتی تھی۔ کہتی ہیں روزانہ ہماری لڑائیاں بھی شروع ہو گئیں اور پھر مَیں سوچتی تھی کیوں اللہ تعالیٰ ہماری مدد نہیں کرتا، مَیں تو دعا بھی بہت کرتی ہوں لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ تو کہتی ہیں ایک دن میرے خاوند نے مجھے کہا کہ جو احمدیت سے متعارف ہوتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہی حقیقی رستہ ہے، صراط مستقیم ہے لیکن پھر بیعت نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کو سخت آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ پھر کہتی ہیں اس پر میں نے اپنا جائزہ لیا اور اگلے دن میں نے بیعت کر لی اور پانچوں نمازیں باقاعدہ پڑھنی شروع کر دیں اور پہلے شاید کبھی نمازیں نہیں پڑھتی تھیں اپنے طور پر دعا کرتی تھیں۔ قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا۔ نماز تہجد بھی ادا کرنی شروع کر دی۔ بچوں کو بھی نماز پڑھانا شروع کر دی اور کوشش کرتی کہ ہر جمعے پہ بھی حاضر ہو جاؤں اور پھر کہتی ہیں کچھ عرصے بعد اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی اور اب امریکہ جانے کی اجازت مل گئی ہے اور اپنے خاوند کے رویے اور اللہ تعالیٰ کے یہ سلوک دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ جماعت سچی ہے۔

ریڈیو کے ذریعے قبولِ احمدیت: اللہ تعالیٰ کس طرح مدد فرماتا ہے، متادی ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ماہرین کے مطابق ہمارے ریڈیو احمدیہ کے سگنل 80؍کلومیٹر تک جانے چاہئیں اس سے زیادہ دور تک سگنل نہیں جا سکتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کو ایسا مسخر کیا ہے کہ مُوانڈا (MOANDA) شہر جو ہمارے ریڈیو سے 180؍کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے وہاں کے اہل سنت کے امام نے بتایا کہ ریڈیو احمدیہ کے سگنل ان تک بہترین آتے ہیں اور جب سے احمدیہ ریڈیو کا آغاز ہوا ہے اس کو مسلسل سن رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں انشراح صدر عطا فرمایا اور انہوں نے خود ریڈیو سٹیشن آ کر اپنے بیوی اور بچوں سمیت بیعت کر لی۔

خلیل احمد خان صاحب مبلغ چاڈ ثبات قدم کا واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک علاقہ بیئر سیت کافی عرصے سے ہمارے زیرِ تبلیغ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے سال اس علاقے کے سلطان اور اس کے ماتحت 22؍گاؤں امام اور چیف سمیت جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ تبلیغی جماعت والے جو پاکستان سے وفد کی صورت میں ملک چاڈ آئے تھے اس علاقے میں پہنچ گئے۔ ایک دفعہ ہمارے معلم صاحب کی موجودگی میں یہ لوگ آئے۔ جب تعارف ہوا تو تبلیغی جماعت والوں نے بڑے حیران ہو کر ہمارے معلم سے دریافت کیا کہ جماعت احمدیہ ادھر بھی موجود ہے۔ ہمارے معلم صاحب نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'مسیح ہندوستان میں' تحفہ کے طور پر دی۔ پھر وہ لوگ اس علاقے سے چلے گئے۔ چند دن کے بعد دوبارہ اس علاقے میں آئے اور علاقے کے سلطان سے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک جھوٹی جماعت ہے اور یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں اور کافر ہیں۔ پاکستانی گورنمنٹ نے ان لوگوں کو کافر قرار دیا ہے۔ آپ لوگوں نے جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ علاقے کے سلطان نے انہیں جواب دیا کہ جو باتیں آپ لوگ جماعت احمدیہ کے متعلق بتا رہے ہیں وہ تو ہم لوگوں نے ان میں دیکھی نہیں۔ وہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں، ان پر ایمان لاتے ہیں، انسانیت کی صحیح معنوں میں خدمت کرتے ہیں۔ باقی رہ گیا سوال کہ پاکستانی گورنمنٹ نے کیا کہا ہے، کافر قرار دیا ہے یا نہیں، اس کا جہاں تک تعلق ہے تو آپ لوگ چاڈ کے دارالحکومت جائیں وہاں جماعت احمدیہ کا ہیڈ کوارٹر موجود ہے وہاں گورنمنٹ کے بھی دفاتر ہیں یا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں جا کر گورنمنٹ سے پوچھیں کہ اس نے جماعت احمدیہ کو جماعت مسلمہ کے طور پر رجسٹرڈ کیوں کیا ہے۔ اس پر بہرحال وہ خاموش ہو کر وہاں سے چلے گئے۔

احمد مصطفیٰ شیبہ صاحب کہتے ہیں بیعت سے سات سال قبل خواب میں ایک نوجوان کو انڈین لباس میں ملبوس دیکھا اور پوچھا یہ کون ہے؟ جواب ملا کہ یہ 'امام مہدیؑ' ہے۔ میں نے دل میں کہا کہ امام مہدی تو آل بیت میں سے ہونا ہے، یہ انڈین کیسے ہو گیا؟ پھر اچانک میں نے اس شخص کو گلے لگا لیا اور رونے لگا۔ پھر اس کے سات دن کے بعد مجھے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا اور میں اور میری اہلیہ چھ سال ایم ٹی اے دیکھتے رہے اور آخرکار بیعت کر کے مومنین کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بیعت کے بعد میں نے اپنی شخصیت میں نمایاں تبدیلی محسوس کی۔ میں اب وہ نہیں رہا جو بیعت سے پہلے تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور تدبر کے ذریعے میں لوگوں سے بڑے حلم اور بردباری سے اور نرمی سے معاملہ کرتا ہوں جس کی وجہ سے لوگ بھی مجھ سے خوش ہیں لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لاتے۔ میرے والد نے بھی میرے اندر اخلاقی تبدیلی دیکھ کر مجھے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمیشہ اسی جماعت سے چمٹے رہو تا ہم ہمیں قائل کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ میرے اندر یہ تبدیلی اس امام کی اتباع کی برکت سے ہے جس کو یہ قبول نہیں کرنا چاہتے۔

مراکش سے الحسنی صاحب لکھتے ہیں کہ میں 2002ء سے 2019ء تک مغربی ممالک میں رہا ہوں۔ بس نام کا مسلمان تھا۔ میں نے بہت سے کام خدا کی مرضی کے خلاف کیے ہیں۔ کئی دفعہ مجھے جیل ہوئی۔ 2016ء میں آسٹریا کی ایک جیل میں قید ہوا۔ وہاں زندگی میں پہلی دفعہ ایم ٹی اے دیکھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد سن کر بہت متاثر ہوا اور ایک ایسا احساس ہوا جو پہلے زندگی میں کبھی نہ ہوا تھا۔ دل اطمینان اور سکینت سے بھر گیا۔ میں جیل میں ہر روز ایم ٹی اے دیکھنے لگا۔ عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے کمرے میں ایک ہی ٹی وی تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرمایا کہ مجھے اپنا الگ ٹی وی میسر آ گیا نیز موبائل فون بھی مل گیا۔ میں نے مخالف مولویوں کے اس مبارک جماعت کے خلاف افترا کا بھی جائزہ لیا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد سن کر دل میں کہا کہ ان میں جو باتیں ہیں ناممکن ہے کہ کسی عام مولوی کی ہوں۔ یہ کلام تو دل میں اترنے والا ہے۔ چنانچہ میں ایمان لے آیا اور فیصلہ کیا کہ یورپ سے اپنے ملک واپس جا کر نئے سرے سے زندگی شروع کروں گا۔ جماعت سے تعارف سے قبل مجھے صرف دنیا کی تلاش تھی اور کسی چیز کی پروا نہ تھی لیکن اب میری زندگی یکسر بدل گئی ہے۔ میں اب ایک برے آدمی سے سچا انسان بن گیا ہوں اور اب اطمینان اور سکون کا احساس ہوا ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

پھر مصر کے اسامہ صاحب کہتے ہیں 2015ء میں ایک دن چینل بدلتے ہوئے اتفاقاً ایم ٹی اے العربیۃ نظر آیا جس پر لقاء مع العرب پروگرام لگا ہوا تھا۔ اس کے ذریعے سے میرا جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا۔ پھر میں ایک دن میں سات سات گھنٹے ایم ٹی اے دیکھتا۔ یہ سلسلہ 2015ء سے 2019ء تک چلتا رہا اور سب خطبات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت وغیرہ کے پروگرام سنے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا قائل ہو گیا لیکن ابھی تک میں نے بیعت نہیں کی تھی۔ اس عرصے میں خواب میں دیکھا کہ کسی نامعلوم صحرائی مقام پر جلسہ منعقد ہو رہا ہے، خیمے لگے ہوئے ہیں اور رات کا وقت ہے۔ ایسے میں وہاں انہوں نے مجھے دیکھا (اس سے تو یہی لگتا ہے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا بہرحال واضح نہیں ہے) تو وہاں آئے ہیں اور میں حضور کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں۔ وضو کے بعد وہ بڑے خیمے کی طرف گئے اور مَیں آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ یہاں میری آنکھ کھل گئی اور خواب ختم ہو گیا۔ میں اس خواب پر بہت خوش تھا اور پھر کہتے ہیں کہ آپ سے زیادہ محبت کرنے لگا۔ دن رات، سوتے جاگتے آپ کی محبت کو محسوس کرتا ہوں۔ آپ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ضروری ہے کہ بار بار کشتی نوح کو پڑھو
اور قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے موافق عمل کرو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’کشتی نوح میں مَیں نے اپنی تعلیم لکھ دی ہے
اور اس سے ہر ایک شخص کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 314)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

کے سب خطبات سنتا ہوں اور عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ غالباً انہوں نے مجھے ہی دیکھا تھا اس بات سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔

مبلغ انچارج گنی کناکری کہتے ہیں کہ یہاں پابندیوں کی وجہ سے، باقاعدہ جلسہ سالانہ کے انعقاد پر پابندی ہے اس لیے لوگ سارا سال پیسے جمع کر کے سیرالیون کے جلسے پر جاتے ہیں۔ اس سال بھی ایک بڑی تعداد اپنے خرچ پر سیرالیون جلسے پر گئی۔ ایک نوجوان معلم عبداللہ صاحب جو کہ انتہائی غریب ہیں اور جماعت کے معمولی الاؤنس پر ان کا گزارا ہے ایک سال سے ہر ماہ کچھ رقم اپنے جلسے میں شامل ہونے کیلئے جمع کر رہے تھے۔ جب جلسے کے دن قریب آئے تو انہوں نے اپنے علاقے کے ایک امام کو جو اُن کے زیر تبلیغ تھا اس جلسے میں شامل ہونے کیلئے آمادہ کیا اور اپنی ساری رقم جو اپنے سفر کیلئے جمع کی ہوئی تھی اس کو ادا کر دی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے تو خود جلسے پر جانا تھا پھر کیوں نہیں گئے؟ کہنے لگے کہ میں تو پہلے ہی پکا احمدی ہوں لیکن اس امام کا جانا ضروری تھا تا کہ یہ احمدیت کی سچائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا اور اس کے دل میں احمدیت داخل ہو جاتی اس لیے میں نے اپنے مال اور اپنے جذبات کی قربانی اس غرض سے کی ہے تا کہ یہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو خود مشاہدہ کر کے اس الٰہی سلسلے میں داخل ہو جائے۔

تو یہ انقلاب ہے جو اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے۔ دلوں میں ایک خاص جوش اور جذبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کرنے والوں کیلئے پیدا کر رہا ہے۔ ہزاروں میل دُور بیٹھا ہوا ایک شخص ہے جس نے کبھی خلیفۂ وقت کو بھی شاید نہیں دیکھا لیکن ایک تڑپ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچے اور لوگ اس میں شامل ہوں۔

بلغاریہ سے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر 'مانیکاٹُف' (MANIKATOF) جماعت کے بہت مخلص دوست ہیں۔ عیسائی ہیں۔ تین دفعہ جلسہ جرمنی میں شامل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے میرے سے ملاقات بھی کی ہے اور میرے ساتھ تصویریں کھنچوا چکے ہیں۔ بلغاریہ آنے کے بعد انہوں نے یہ تصاویر اپنے کلینکس جو مختلف شہروں میں موجود ہیں ان میں لگائی ہوئی ہیں اور مریضوں کو احمدیہ جماعت کا تعارف، خلافت کا تعارف بڑے اچھے الفاظ میں کرواتے ہیں۔ اس طرح ان کے ذریعے سے بہت سے لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور تبلیغ کے نئے راستے کھل رہے ہیں۔

جلسے پر آنے والے لوگ بھی بعض وجوہات کی وجہ سے چاہے خود قبول کریں نہ کریں لیکن تبلیغ کا ذریعہ بن رہے ہیں اور ان کے ذریعے سے پھر بیعتیں بھی ہو جاتی ہیں۔

امیر صاحب انڈونیشیا اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ بوگور کے علاقے کے ایک گاؤں میں ایک مولوی نے اپنی تقریر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر اعتراضات شروع کر دیے اور جو لوگ بیعت کر کے احمدیہ جماعت میں شامل ہوئے تھے ان کی بھی مخالفت کرنے لگ گئے لیکن ہمارے نومبائعین ثابت قدم رہے۔ مولوی کی مخالفانہ کوششیں کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں۔ دوسری طرف مخالف مولوی عید والے دن سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اس کے بعد ابوہاشم نامی ایک اَور مولوی جو کہ مجلس علماء کا صدر ہے اس نے مخالفت شروع کی۔ ہمارے نومبائعین کے بارے میں کہتا تھا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں، جماعت احمدیہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا کرنا ہوا کہ کچھ عرصے کے بعد اس کو بھی عہدے سے ہٹا دیا گیا۔ پھر ایک Dedi نامی مولوی نے جماعت کی سخت مخالفت شروع کر دی۔ نومبائعین کو کھلے عام ڈراتا اور کہتا تھا کہ احمدیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے مچھلیوں کے آگے پھینک دیا جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ اس کو فالج ہو گیا اور کئی ماہ تک مفلوج رہنے کے بعد فوت ہو گیا اور اپنی فیملی کے علاوہ کوئی شخص اس کی فوتگی پر بھی نہیں گیا۔

تو بہرحال ہم نے تو ہر جگہ صبر اور دعا سے کام لینا ہے اور یہی ہمارا کام ہے اور یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ یا تو ان لوگوں کو ہدایت دے یا پھر ان سے ہماری جان چھڑائے اور انکو انکے انجام تک پہنچائے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں: ''کبھی کوئی جھوٹ اس قدر چل نہیں سکتا۔ آخر دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بدی کرنے والے جھوٹے اور فریبی اپنے جھوٹ میں تھک کر رہ جاتے ہیں۔ پھر کیا کوئی ایسا مفتری ہو سکتا ہے جو برابر پچیس برس سے خدا تعالیٰ پر افترا کر رہا ہو' اس زمانے میں جب آپؑ نے یہ فرمایا تھا پچیس برس ہو چکے تھے ''اور تھکا نہ ہو اور خدا کو بھی اس کیلئے غیرت نہ آوے بلکہ اس کی تائید میں نشانات ظاہر کرتا رہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ صادقوں ہی کی نصرت اور تائید کرتا ہے۔'' آج ایک سو تیس سال کے بعد بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وہ تائیدات ہمارے شامل حال ہیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ ''اس وقت جب کوئی نہ جانتا تھا اور نہ یہاں آتا تھا۔ یہ کہا'' یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ ''يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اور يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ کیا یہ مفتری کر سکتا ہے کہ ایسا کہے اور پھر خدا بھی ایسے مفتری کی پرواہ نہ کرے بلکہ اسکی پیشگوئی پوری کرنے کو دور دراز سے لوگ بھی اس کے پاس آتے ہیں اور ہر قسم کے تحائف اور نقد بھی آنے لگیں۔ اگر یہ بات ہو کہ مفتری کے ساتھ بھی ایسے معاملات ہوتے ہیں پھر نبوت سے ہی امان اٹھ جاوے۔'' فرمایا کہ ''یہی نشان ہیں جو ہماری جماعت کی محبت اور اخلاص میں ترقی کا باعث ہو رہے ہیں۔ مفتری اور صادق کو تو اس کے منہ ہی سے دیکھ کر پہچان سکتے ہیں۔''

فرمایا: ''سچائی کا یہ بھی ایک نشان ہے کہ صادق کی محبت سعید الفطرت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ احمق کو یہ راہ نہیں ملتی کہ نور کا حصہ لے وہ ہر بات میں بدگمانی ہی سے کام لیتا ہے۔'' فرمایا: ''ہم کو تکلف اور تصنع کی حاجت نہیں...... ہمارا اپنا کوئی کام نہیں ہے خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے اور وہ خود کر رہا ہے۔''

آپؑ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ ہم کو مجوب ہونے کی حالت میں نہ چھوڑے گا۔'' بڑے تحدی سے فرمایا ''اللہ تعالیٰ ہم کو مجوب ہونے کی حالت میں نہ چھوڑے گا۔ وہ سب پر اتمام حجت کر دے گا۔ یاد رکھو سماوی اور ارضی آدمیوں میں فرق ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں وہ خود ان کی عزت کو ظاہر کرتا اور ان کی سچائی کو روشن کر کے دکھاتا ہے اور جو اس کی طرف سے نہیں آتے اور مفتری ہوتے ہیں وہ آخر ذلیل ہو کر تباہ ہو جاتے ہیں۔''

پھر فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت کا ایمان کمزور رہے۔ مہمان اگر نہ بھی چاہے تو بھی میزبان کا فرض ہے کہ اس کے آگے کھانا رکھ دے۔ اسی طرح پر اگرچہ نشانوں کی ضرورت کوئی بھی نہ سمجھے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ایمان کو بڑھانے کیلئے نشانات ظاہر کر رہا ہے۔ یہ بھی سچی بات ہے کہ جو لوگ اپنے ایمان کو نشانوں کے ساتھ مشروط کرتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کے شاگردوں نے مائدہ کا نشان مانگا تو یہی جواب ملا کہ اگر اسکے بعد کسی نے انکار کیا تو ایسا عذاب ملے گا جس کی نظیر نہ ہوگی۔''

پھر فرمایا: ''پس طالب کا ادب یہی ہے کہ وہ زیادہ سوال نہ کرے اور نشان طلب کرنے پر زور نہ دے۔ جو اس آداب کے طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں خدا ان کو کبھی بے نشان نہیں چھوڑتا اور ان کو یقین سے بھر دیتا ہے۔ صحابہؓ کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے نشان نہیں مانگے مگر کیا خدا نے ان کو بے نشان چھوڑا؟ ہرگز نہیں۔ تکالیف پر تکالیف اٹھائیں، جانیں دیں، اعداء نے عورتوں تک کو خطرناک تکلیفوں سے ہلاک کیا مگر نصرت ہنوز نمودار نہ ہوئی۔ آخر خدا کے وعدہ کی گھڑی آ گئی اور ان کو کامیاب کر دیا اور دشمنوں کو ہلاک کیا۔ یہ سچی بات ہے کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔''

فرمایا کہ ''اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ ان ساری ترقیوں کی جڑ ایمان ہی ہے۔ اسی کے ذریعہ سے انسان بڑی بڑی منزلیں طے کرتا اور سیر کرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 354 تا 356 ایڈیشن 1984ء)

پھر مخالفین کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا کہ ''اب اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینو! یہ نزاع ہم میں اور تم میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتوں کے تھوڑی سی اور فِئَہ قلیلہ ہے اور شاید اس وقت تک'' جب آپؑ نے بیان فرمایا تھا چار پانچ ہزار تھی۔ ابھی بھی بہت تھوڑی ہے۔ بہرحال آپؑ فرماتے ہیں ''تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچاوے اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اسکے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہتا۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 281، 282، انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 64)

اللہ تعالیٰ ہمیں جماعت کی ترقیات پہلے سے بڑھ کر دکھائے۔ مخالفین کے شر اور مکر سے بچائے۔ سعید فطرت لوگوں کی مدد فرمائے کہ وہ ان وسوسے پیدا کرنے والوں اور فتنہ پردازی کرنے والوں کے چنگل سے نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں تا کہ غلبۂ اسلام کیلئے اس جری اللہ کے مددگار بن سکیں۔ دنیا سے فتنہ وفساد بھی ختم ہو اور دنیا خدائے واحد کی عبادت کرنے والی بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فرائض انجام دینے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ کرے کہ اب ان لوگوں کو بھی عقل آ جائے۔ اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15 ستمبر 2020)

......☆......☆......☆......

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE Co.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

شادی کو دَف کے ساتھ شہرت دینا جائز مگر ناچ وغیرہ ناجائزہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جو چیز بُری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال ۔خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام قرار نہیں دیتا بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے۔ہاں جب پاک چیزوں ہی میں بری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔اب شادی کو دف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا۔اگر اسی طرح پر کیا جائے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تو کوئی حرام نہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 354، مطبوعہ قادیان 2003)

شادی کے موقع پر بے ہودہ میوزک، ناچ اور گانے کی اجازت نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’خوشی کے موقعہ پر بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو طلب کرنے کے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے، آئندہ نسلیں اسلام کی خادم پیدا ہوں، اللہ تعالیٰ کی سچی عباد بننے والی نسلیں ہوں، غیر محسوس طور پر گانے گا کر شرک کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔پس جو شکایات آتی ہیں ایسے گھروں کی ان کو مَیں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات سے اور فضولیات سے بچیں۔پھر ڈانس ہے ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں، یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اسکی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔‘‘ (خطبات مسرور، جلد 3، صفحہ 687)

(انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

ولادت و درخواست دعا

خاکسار کے پوتے مکرم محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے جڑواں بچوں سے نوازا ہے۔سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت پہلے پیدا ہونے والے بچے کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہونے کی منظوری فرماتے ہوئے دونوں بچوں کے نام ضیاء اقبال اور شایان اقبال تجویز فرمائے ہیں۔ دونوں بچوں کی صحت وسلامتی، نیک صالح خادم دین بننے کیلئے نیز بچوں کی والدہ کی صحت یابی کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔نومولود مکرم محمد یوسف صاحب شیندرہ کے پوتے اور مکرم شیر محمد صاحب درہ دلیاں کے نواسے ہیں۔ (لعل دین، جماعت احمدیہ شیندرہ، پونچھ)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

قُلْنَا یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا (تذکرہ، صفحہ 32)

یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ تُو سرد اور سلامتی ہو جا

(الہام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز کسی پر تلوار نہیں اُٹھائی

بجز ان لوگوں کے جنہوں نے پہلے تلوار اٹھائی اور سخت بے رحمی سے بے گناہ اور

پرہیزگار مردوں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کیا۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، صفحہ 14)

طالب دُعا : سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ ترپورہ، صوبہ تامل ناڈو)

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

ضرور سچے محب کے لئے محبت انگیز ہوتا ہے اور شورش عشق پیدا کرتا ہے۔مگر آریہ لوگ اس سے کوسوں دور ہیں۔اگر وید کو پڑھیں تو انہیں اس کی حقیقت بھی معلوم ہو۔اب تو ان کی پرستش یہی ہے کہ وہ ناحق گھی وغیرہ چیزوں کو ہوم کے خیال سے آگ پر برباد کرتے ہیں اگر یہ چیزیں کسی کو کھانے کو دے دیں تب بھی کچھ بات ہو۔(ایضاً صفحہ 282)

وید برکات روحانیہ اور محبت الٰہیہ تک پہنچانے سے قاصر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : وید برکات روحانیہ اور محبت الٰہیہ تک پہنچانے سے قاصر اور عاجز ہے اور کیونکر قاصر و عاجز نہ ہو وہ وسائل جن سے یہ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں یعنی طریقہ حقہ خداشناسی و معرفت نعماء الٰہی و بجا آوری اعمال صالحہ و تحصیل اخلاق مرضیہ و تزکیہ نفس عن رذائل نفسیہ ان سب معارف کے صحیح اور حق طور پر بیان کرنے سے وید بکلی محروم ہے۔کیا کوئی آریہ صفحہ زمین پر ہے کہ ہمارے مقابل پر ان امور میں وید کا قرآن شریف سے مقابلہ کر کے دکھلاوے؟ اگر کوئی زندہ ہو تو ہمیں اطلاع دے۔ (ایضاً صفحہ 295)

وید کے رشی کون تھے کیا تھے کچھ پتا نہیں

وید کے رشیوں کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

ثابت نہیں ہوتا کہ وہ کون تھے کیا نام تھا کس شہر میں رہا کرتے تھے اور کس عمر میں الہام پایا تھا اور ان کے ملہم ہونے کے کیا کیا ثبوت ہیں...... ویدوں میں تو کہیں نہیں لکھا کہ حقیقت میں ایسے چار آدمی کسی ابتدائی زمانہ میں گزرے ہیں اور انہیں پر وید نازل ہوئے ہیں اور اگر لکھا ہے تو پھر آریوں پر واجب ہے کہ ویدوں کے رو سے ان کا ملہم ہونا اور ان کا سوانح عمری کسی رسالہ میں چھپوا دیں۔ (ایضاً صفحہ 283)

ثابت کرنا چاہئے کہ وید کے رشی تمام دُنیا کی اصلاح کیلئے مامور ہوئے تھے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : یہ بھی نری لاف ہے کہ وید کے رشی تمام ممالک کی اصلاح کیلئے مامور ہوئے تھے اگر ایسا ہوتا تو وید میں ضرور یہ لکھا ہوتا کہ کبھی وہ رشی اپنی چار دیوار آریہ دیس سے نکل کر کسی دور دراز ملک میں وعظ کرنے کیلئے گئے تھے......اور اس کے پڑھنے سے جابجا صاف معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشر کی ہمگی تمامی جائیداد ہندوستان یعنی آریہ دیس ہی ہے بھلا اگر ہم ان تمام باتوں میں سچے نہیں ہیں تو ویدوں کے رو سے یہ ثابت کرنا چاہئے کہ کسی وید کے رشیوں نے آریہ دیس سے باہر قدم رکھ کر اور ویدوں کو اپنی بغل میں لیکر غیر ممالک کا بھی سفر کیا تھا یہ بات ہرگز ثابت نہیں ہوسکتی پنڈت دیانند بھی ثابت نہ کر سکا۔(ایضاً صفحہ 285-287)

یہ وہ دلائل ہیں جو ہم نے بہت ہی اختصار کے ساتھ بیان کئے ہیں۔آخر پر ہم کتاب سرمہ چشم آریہ کی فضیلت بیان کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

سرمہ چشم آریہ کی فضیلت

قارئین کو بتادیں کہ سُرمہ چشم آریہ کا جواب تو کسی سے ہو نہ سکا ہاں اپنا غم و غصہ نکالنے کیلئے جھوٹ اور افترا پردازی سے پُر ایک رسالہ قادیان کے ہندوؤں نے لیکھرام پشاوری کی مدد سے شائع کیا جسکا نام انہوں نے ’’سرمہ چشم آریہ کی حقیقت اور فن فریب غلام احمد کی کیفیت‘‘ رکھا۔اس رسالہ کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ’’شحنہ حق‘‘ تحریر فرمایا اور ان کے تمام اعتراضات کا جواب دیا۔ایک اعتراض انہوں نے یہ کیا کہ ’’مرزا ہماری مذہبی کتب سے محض بے بہرہ ہے‘‘ اس کا بہت دلچسپ جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا جو پڑھنے کے لائق ہے اور اس سے سرمہ چشم آریہ کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے۔آپؑ نے فرمایا :

’’مَیں کہتا ہوں کہ اگر یہی حال ہے تو ایسے بے بہرہ محض کے آگے کیوں تم ایک دَم کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتے اور اُس چڑیا کی طرح جو باز سے ڈر کر چوہے کے سوراخ میں گھس جاتی ہے کیوں اِدھر اُدھر چھپتے اور بھاگتے پھرتے ہو اس کی کیا وجہ ہے۔کیا سرمہ چشم آریہ نے آپ کے مذہب کا کچھ باقی بھی چھوڑا؟ کیا ٹھیک ٹھیک گت بنانے میں کچھ کسر بھی رکھی؟ پس اس سے سمجھ لو کہ اگر ہم آپ کے گھر کے بھیدی نہیں تھے تو پھر کیونکر ہم نے وید کے چھپے ہوئے عیبوں کو کھول کر رکھ دیا اور اگر ہم پورے پورے بھیدی نہیں ہیں تو کیونکر ہم نے کئی جزیں ویدوں کی براہین احمدیہ میں نقل کر دیں اور کیونکر سرمہ چشم آریہ میں وہ کاری زخم آپ لوگوں کو پہنچا دیا جس کا ابھی تک کچھ جواب بن نہ آیا۔اب چھ مہینے کے بعد جواب نکلا تو یہ نکلا جس میں بجز بدزبانی اور افترا بیانی کے اور خاک بھی نہیں۔انتظار کرتے کرتے ہم تھک بھی گئے کہ کونسا لطیف اور مغز دار جواب آتا ہے۔آخر آپ کے مرتبان میں سے صرف ایک مکھی نکلی۔کیا جواب دینا اور ردّ لکھنا اسی کو کہتے ہیں؟ بھلا کوئی منصف ہندو ہی آپ لوگوں کے رسالہ کو پڑھ کر دیکھے اور پھر حلفاً بیان کرے کہ ہمارے رسالہ سرمہ چشم آریہ کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اس خس و خاشاک سے زوال پذیر ہوا ہے اور اگر کہو کہ تمہیں سنسکرت کی زبان کی واقفیت نہیں تو میں کہتا ہوں کہ......جب......اس قدر سامان اور کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں اور وید اور ویدوں کے بھاش اور دیانندی ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتابیں ہماری الماریوں میں رکھی پڑی ہیں اور زبانی مناظرات میں بھی ہماری عمر گزر گئی ہے تو کیا اب تک ہم آپ لوگوں کے گھر سے ناواقف ہیں؟ پھر جب اس قدر ہمارے وسیع معلومات ہیں تو ایک سنسکرت اگر نہیں تو نہیں سہی اور خود باوجود اس درجہ کے وسعت معلومات کے جو سالہا سال کا ذخیرہ ہے اس کا گ بھاشا کی ضرورت ہی کیا ہے۔‘‘

(شحنہ حق رُوحانی خزائن جلد 2 صفحہ 342 تا 344)

آئندہ انشاء اللہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اَور انعامی چیلنج قارئین کی خدمت میں پیش کرینگے۔(منصور احمد مسرور)

سال 20-2019ء کے دوران جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7 اگست 2020 بطرز سوال وجواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے متعلق کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جلد حالات معمول پر لائے اور اُسی طرح تمام روایات کے ساتھ ہم جلسہ منعقد کر سکیں جس طرح ہمیشہ کرتے رہے اور ایک دوسرے کو مل کر مودّت اور اخوّت کو بڑھائیں اور جلسہ سالانہ کے پروگراموں کو سن کر علمی اور روحانی حالتوں کو بہتر کرنے کے سامان پیدا کر سکیں۔

سوال جلسہ سالانہ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ایم ٹی اے نے کیا انتظام کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایم ٹی اے نے پروگرام بنایا ہے کہ گزشتہ سال کے مختلف ملکوں کے جلسہ سالانہ کی میری تقریروں کو دکھائیں جو مَیں نے کی تھیں۔ اسی طرح کچھ لائیو پروگرام بھی کریں گے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ کی روشنی میں کیا دعویٰ فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: مجھ کو اس قرآنی آیت کا الہام ہوا تھا۔ اور مجھ کو اس الہام کے یہ معنے سمجھائے گئے تھے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تا میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اِسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور مجھ کو بتلایا گیا کہ اِس آیت کا مصداق تُو ہے اور تیرے ہی ہاتھ سے اور تیرے ہی زمانہ میں دینِ اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ثابت ہوگی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی کیا خوبی بیان فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: یہ صرف اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ یہی ہے جس کا ربیع ہمیشہ آتا ہے۔ اس کے درخت سرسبز ہوتے ہیں اور شیریں اور لذیذ پھل دیتے ہیں۔ اس کے سِوا اَور کوئی مذہب یہ خوبی نہیں رکھتا۔

سوال اللہ تعالیٰ نے اسلام کی زندگی کا کیا ثبوت دیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں اس کی زندگی کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس نے اپنے فضل سے اس سلسلہ کو اسی لیے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر گواہ ہو اور تا خدا کی معرفت بڑھے اور اس پر ایسا یقین پیدا ہو جو گناہ اور گندگی کو بھسم کر جاتا ہے اور نیکی اور پاکیزگی پھیلاتا ہے۔

سوال اس سال دنیا بھر میں کتنی نئی جماعتیں قائم ہوئیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 288 ہے اور ان نئی جماعتوں کے علاوہ 1040 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

سوال حضور انور نے کون سے مقامات بیان فرمائے جہاں پہلی بار جماعت قائم ہوئی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نئے مقامات میں سیرالیون سرِفہرست ہے جہاں 40 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس کے بعد کونگو کنشاسا ہے یہاں 31 جماعتیں قائم ہوئیں۔ تیسرے نمبر پر گھانا ہے جہاں 23 نئی جماعتیں بنی ہیں اور اس کے علاوہ بہت سارے دوسرے ملک ہیں۔ ان میں گیمبیا، لائبیریا، بینن، آئیوری کوسٹ، نائیجر، سینیگال، گنی بساؤ، تنزانیہ، گنی کناکری، نائیجیریا، ٹوگو، ساؤ تومے، کیمرون، ترکی، کونگو برازاویل، یوگنڈا ہیں۔

سوال حضور انور نے لوبی چاکو گاؤں کے سنی امام کے قبول احمدیت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کونگو کنشاسا کے معلم کہتے ہیں کہ ایک گاؤں ہے لوبی چاکُو۔ اس کے سنّی امام عثمان صاحب نے جب ریڈیو ایف ایم پر ہمارا تبلیغی پروگرام سنا تو ہماری مسجد پہنچ گئے اور سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اس پر ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ نیز ان کو جماعت کا سواحیلی ترجمہ قرآن بھی دیا گیا اور دیگر جماعتی کتب بھی دی گئیں۔ ان کتب کے مطالعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بیعت کر لی اور وعدہ کیا کہ اپنے گاؤں جا کر جماعت کا پیغام دیں گے۔

سوال حضور انور نے گیمبیا کے ایک ریجن میں جماعت کے قیام کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ رمضان کے مہینے میں ایک ریجن میں ایک تبلیغی پروگرام بنایا اور اس کے لیے ایک گاؤں میں گئے۔ تبلیغی پروگرام کے بعد گاؤں کے ایک بزرگ نے کہا کہ مَیں آپ لوگوں کی آمد سے بہت خوش ہوں کیونکہ یہ تبلیغی کام جو آپ لوگ کر رہے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہیں۔ ہم سب ایمان لاتے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو وہی امام مہدی مانتے ہیں جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو فیملیز کے کل 19 افراد نے بیعت کی اور احمدیت میں داخل ہوئے۔

سوال فلپائن کے علاقہ سالوپینگ میں کس طرح جماعت کا قیام عمل میں آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: فلپائن سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ سالوپینگ کا علاقہ شدت پسند مسلمانوں کی وجہ سے مشہور ہے اور تبلیغی جماعت کی سرگرمیاں بھی یہاں کافی تیز ہیں۔ اس علاقے میں ہمارے ایک معلم صاحب کے رشتہ دار بھی رہتے ہیں۔ معلم نے جب اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کی تو ان کی طرف سے مثبت جواب ملا تو نیشنل سطح پر یہاں تبلیغ کا پروگرام بنایا گیا اور تین معلمین اور تین داعیان کی ایک ٹیم ایک ہفتے کے لیے اس علاقے میں بھیجی گئی۔ لوکل مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا ہوا لیکن اس مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ت 23/افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔

سوال امسال جماعت کو کتنی نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی اور کتنی بنی بنائی ملیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی مجموعی تعداد 217 ہے جن میں سے 124 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 93 بنی بنائی ملی ہیں اور اس میں یوکے اور فرانس اور جرمنی اور ہندوستان اور انڈونیشیا اور گھانا اور نائیجیریا اور سیرالیون اور بینن، برکینا فاسو، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، گنی بساؤ، تنزانیہ، یوگنڈا، مالی، کونگو کنشاسا، کیمرون، سینیگال، گنی کناکری، ٹوگو، چاڈ، زیمبیا، آسٹریلیا وغیرہ شامل ہیں۔ دنیا کے چار براعظموں میں ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجدوں کی یہ توفیق ملی۔

سوال گوئٹے مالا میں کتنے سال بعد مسجد تعمیر ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پہلی مسجد جس کا نام بیت الاول تھا وہ 1989ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ اب 31 سال کے بعد یہ دوسری مسجد جس کا نام مسجد نور ہے کابون کے علاقے میں تعمیر ہوئی ہے۔ مسجد کی بنیاد دسمبر 2019ء میں رکھی گئی تھی۔ اس میں 170 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ ایک مینار بھی تعمیر ہوا ہے۔ یہ مسجد اونچی جگہ پر ہونے کی وجہ سے دور سے نظر آتی ہے۔

سوال امسال کتنے اور کون کون سے ممالک میں مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس سال 97 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا جس میں پہلا نمبر گھانا کا ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر بھارت ہے۔ پھر سیرالیون ہے۔ پھر کونگو کنشاسا، کونگو برازاویل، برکینا فاسو، آئیوری کوسٹ، مالی۔ اس کے علاوہ بہت سارے دوسرے ملک آسٹریلیا، بنگلہ دیش، بیلیز، کینیڈا، گیمبیا، گوئٹے مالا، گنی بساؤ، میسیڈونیا، ملاوی، ناروے، ساؤتومے، ٹونگا اور ترکی ہیں۔

سوال امسال کتنے ممالک میں کتنے وقارعمل کیے گئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس سال 114 ملکوں میں کل 41,111 وقارعمل کیے گئے جن کے ذریعے سے 52 لاکھ 13 ہزار یوایس ڈالرز کی بچت ہوئی ہے۔

سوال حضور انور نے قاعدہ یسرنا القرآن کے متعلق کیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یسّرنا القرآن کی طرز پر قرآن کریم کی طباعت اس سال ہوئی ہے۔ یہ کام قادیان کی جماعت کے سپرد کیا گیا تھا تا کہ ہمارا اپنا ایک فونٹ ہو جو خطِ منظور کے مطابق ہو نظارت اشاعت قادیان نے اس پر بڑا کام کیا ہے۔ الحمد للہ کہ اس خط کے ساتھ بڑا خوبصورت اور دلکش قرآن کریم چھپ گیا ہے۔ رنگین بارڈر ہیں۔ جلد بڑی خوبصورت ہے اور بڑا دیدہ زیب ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وکالت اشاعت کی کیا رپورٹ پیش کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وکالت اشاعت سے چوبیس زبانوں میں ایک لاکھ نوے ہزار سے زائد تعداد میں کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔

سوال حضور انور نے قرآن مجید کی نمائشوں اور بک اسٹالز کے متعلق کیا اعداد وشمار بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس سال دنیا بھر میں 1580 کی تعداد میں قرآن کریم کے مختلف تراجم تحفۃً مہمانوں کو دیے گئے۔ اس کے علاوہ 5 ہزار سے زائد بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعے 7 لاکھ 64 ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

☆......☆......☆

جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے میزبانوں اور مہمانوں کو زرّیں نصائح اور ہدایات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18 جولائی 2003 بطرز سوال وجواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ الحشر کی آیت وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔(10) تلاوت فرمائی۔

سوال حضور انور نے انگلستان کی جماعت کی مہمان نوازی اور خدمات کی کن الفاظ میں تعریف کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گزشتہ کئی سالوں سے انگلستان کی جماعت کو جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کی توفیق مل رہی ہے اور اللہ کے فضل سے وہ مہمان نوازی کا حق بھی ادا کر رہے ہیں اور اب تو ماشاء اللہ اتنے تربیت یافتہ ہو چکے ہیں کہ کارکن بھی میسر آجاتے ہیں اور کارکن بھی بڑے ذوق وشوق سے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ اور ابھی کچھ مہینہ پہلے ہی حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر بھی ہنگامی طور پر تمام انتظامات کو ان کارکنوں نے خوب سنبھالا اور مہمان نوازی کی۔

سوال جلسہ کے موقع پر انتظامیہ کو کیا فکر ہوتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میزبان کو یہ فکر ہوتی ہے کہ آنے والے مہمان حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان ہیں ان کو حتی المقدور آرام پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ مرکزی انتظامیہ کو یہ فکر ہوتی ہے کہ مہمانوں کی خدمت بجالانے والے تمام کارکن کیونکہ Volunteers ہوتے ہیں اور مختلف مزاج کے ہوتے ہیں تو کسی کارکن سے کسی مہمان کے لئے کوئی زیادتی کا کلمہ منہ سے نہ نکل جائے، کوئی زیادتی نہ ہو جائے۔

سوال حضور انور نے میزبانوں کو کیا تاکید فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میزبانوں کو بھی یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ کیونکہ یہ سارا عارضی انتظام ہوتا ہے کیونکہ کارکنان بڑی محنت سے خدمت بجالاتے ہیں لیکن اگر بعض جگہ کہیں کمی یا خامی رہ جائے تو ان کو برداشت کریں۔

سوال حضور انور نے انگلستان کی جماعت کو کیا قربانی پیش کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جس طرح تمام کارکنان کے لئے جلسہ میں شامل ہونے والا ہر شخص مہمان کی حیثیت رکھتا ہے اسی طرح انگلستان کی پوری جماعت کے لئے دوسرے ملکوں سے آنے والے سب احمدی مہمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پس اگر ایسا کوئی موقع پیدا ہو کہ جہاں آپ کو قربانی دینی پڑے تو غیر ملکیوں کے لئے، جو باہر سے آنے والے مہمان ہیں، ان کے لئے یہاں کے مقامی لوگ قربانی دیں۔

سوال حضور انور نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کی مہمان نوازی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک شخص نبی اکرمؐ کے پاس آیا۔ حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اس مہمان کے کھانے کا بندوست کون کرے گا؟ ایک انصاری نے عرض کیا حضور

مَیں انتظام کرتا ہوں۔ وہ اس کے ساتھ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرتؐ کے مہمان کی خاطر مدارات کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کیلئے ہے۔ اسنے کہا کہ کھانا تیار کرو، پھر چراغ جلاؤ اور بچوں کو بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے ایسا ہی کیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور چراغ بجھا دیا۔ پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔

سوال اگلی صبح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انصاری صحابیؓ سے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صبح جب وہ انصاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے رات والے عمل سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنس دیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورت مند ہوتے ہیں۔ اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ نے اس حدیث کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس میں تین باتیں بتائی گئی ہیں۔ فرمایا کہ اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔ اب مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلا دیں۔ اسی طرح کارکنان بھی اگر مہمان کا غصہ دیکھیں تو انتہائی نرمی سے بات کریں۔ یہاں چند دنوں کے لئے جو بھی لوگ ہیں وہ ایک دوسرے کے پڑوسی بن جاتے ہیں۔ اس لئے ایک دوسرے کا احترام کریں۔ تیسری بات تو ہر کارکن پر لازم ہے کہ مہمان چاہے چھوٹا ہے یا بڑا ہے، امیر ہے یا غریب ہے، سب سے ایک طرح یکساں احترام سے پیش آئیں۔

سوال کون سا اسلام سب سے بہتر ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کونسا اسلام سب سے بہتر ہے۔ فرمایا (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کہو۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا تیرے لئے صدقہ ہے۔ تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔ اور بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور کسی نابینا کی راستہ چلنے میں مدد کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور پتھر، کانٹا یا ہڈی رستہ سے ہٹا دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈال دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میزبان اور مہمان کے لیے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات تک اس کی خدمت تو اس کا انعام شمار ہوگی جبکہ تین دن تک مہمان نوازی ہوگی۔ اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور اس کو تکلیف میں ڈالے۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے کیا ایمان افروز واقعات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ آپؑ اکثر مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ ہر مہمان کا ذاتی طور پر خیال رکھتے تھے۔ اس بات کا خیال رکھتے کہ اگر دستر خوان پر ایک سے زیادہ کھانے ہوں تو ہر شخص کے سامنے ہر چیز پہنچ جائے۔ ہر مہمان کے متعلق دریافت فرماتے کہ کسی خاص چیز مثلاً دودھ یا چائے یا لسی یا پان کی عادت تو نہیں اور پھر حتی الوسع مہیا فرماتے تھے۔ آپؑ جلد شکم سیر ہو جاتے تھے اس لئے سیر ہونے کے بعد بھی آپؑ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ذرّے اٹھا کر منہ میں ڈالتے رہتے تھے تا کہ کوئی مہمان اِس خیال سے کہ آپؑ نے کھانا چھوڑ دیا ہے دستر خوان سے بھوکا ہی نہ اُٹھ جائے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لنگر خانے کے منتظم کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدّ نظر رکھے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہیے، کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔

سوال حضور انور نے میزبانوں اور مہمانوں کو کیا انتظامی اور تربیتی نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسجد کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور نمازوں کی پابندی کریں۔ ذوق وشوق کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوں۔ جلسہ کے پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں۔ نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بند رکھیں۔ فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ سڑکوں پر چلنے میں احتیاط اور شور وغل سے پرہیز کریں۔ لوگوں کے گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر گاڑیاں پارک نہ ہوں۔ ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں۔ ٹائلٹ میں صفائی کو ملحوظ رکھیں۔ غسل خانوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

سوال حضور انور نے حفاظتی نقطہ نگاہ سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک بہت اہم چیز ہے حفاظتی نقطہ نگاہ سے نگرانی کرنا۔ اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنا۔ ہر ایک کا فرض ہے کہ اگر اجنبی آدمی ہو تو متعلقہ شعبہ کو اس کی اطلاع کر دیں۔ خود کسی سے بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے انعقاد کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خوانخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے۔ یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔

سوال حضور انور نے دعا کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سب سے اہم دعا ہے۔ دعاؤں پر زور دیں۔ جلسہ پر آتے بھی اور جاتے بھی دعاؤں سے سفر شروع کریں اور سفر کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں۔

☆......☆......☆

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 10132: مَیں عالیہ امین بنت مکرم امین محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: احمدیہ مشن ڈاکخانہ کمبالا کاڈ صوبہ کیرالہ، مستقل پتا: تھوڈیل ماتھرا ڈاکخانہ پونیلور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/ اکتوبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی اے عبدالجلیل الامۃ: عالیہ امین گواہ: امین محمد

مسل نمبر 10133: مَیں بلال احمد کمہار ولد مکرم عبدالرشید کمہار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/ اگست 2020 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید عبدالشکور العبد: بلال احمد کمہار گواہ: بدرالدین ڈار

مسل نمبر 10134: مَیں خالدہ سید بنت مکرم سید عبد الشکور صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/ اگست 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید عبدالشکور الامۃ: خالدہ سید گواہ: بدرالدین ڈار

مسل نمبر 10135: مَیں زیبا سرور زوجہ مکرم شیخ سرور احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار جنوبی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/ مارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/55,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ سرور احمد الامۃ: زیبا سرور گواہ: محمد انور احمد

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 24 - September - 2020 Issue. 39

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 ستمبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ حضرت بلال بھی تھے۔ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ میں آئے اور حضرت عثمان بن طلحہؓ کو بلایا انہوں نے دروازہ کھولا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال اور حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمان بن طلحہ اندر گئے اور پھر دروازہ بند کر دیا اور آپ اس میں کچھ دیر ٹھہرے پھر نکلے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے تھے کہ میں جلدی سے آگے بڑھا اور حضرت بلال سے پوچھا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں پڑھی ہے۔ مَیں نے کہا کس جگہ۔ کہا ان ستونوں کے درمیان۔ حضرت ابن عمر کہتے تھے مجھ سے رہ گیا کہ میں ان سے پوچھوں کہ آپ نے کتنی رکعتیں نماز پڑھی۔ حضرت بلال لوگوں کو بعد میں بتایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر کس جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھی تھی۔

حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو کعبہ کی چھت پر اذان دینے کا حکم دیا اس پر حضرت بلال نے کعبہ کی چھت پر اذان دی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ دیباچہ تفسیر القرآن میں فرماتے ہیں کہ فتح مکّہ کے موقع پر ابوسفیان نے کہا یا رسول اللہ اگر مکہ کے لوگ تلوار نہ اٹھائیں تو کیا وہ امن میں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ہر شخص جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے امن دیا جائے گا۔ حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان فخر پسند آدمی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میری عزت کا بھی کوئی سامان کیا جائے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا جو مسجد کعبہ میں گھس جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا جو اپنے ہتھیار پھینک دے اس کو بھی امن دیا جائے گا جو اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے گا اس کو بھی امن دیا جائے گا جو حکیم بن حزام کے گھر میں چلا جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ اسکے بعد ابی رویحہ جن کو آپ نے بلال حبشی غلام کا بھائی بنایا ہوا تھا ان کے متعلق آپ نے فرمایا ہم اس وقت ابی رویحہ کو اپنا جھنڈا دیتے ہیں جو شخص ابی رویحہ کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہوگا ہم اس کو بھی کچھ نہ کہیں گے اور بلال سے کہا تم ساتھ ساتھ یہ اعلان کرتے جاؤ کہ جو شخص ابی رویحہ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے گا اس کو امن دیا جائے گا۔ اس حکم میں کیا ہی لطیف حکمت تھی۔ مکہ کے لوگ بلال کے پیروں میں رسی ڈال کر اس کو گلیوں میں کھینچا کرتے تھے۔ مکہ کی گلیاں مکہ کے میدان بلال کے لئے امن کی جگہ نہیں تھے بلکہ عذاب اور تذلیل اور تضحیک کی جگہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ بلال کا دل آج انتقام کی طرف بار بار مائل ہوتا ہوگا اس وفادار ساتھی کا انتقام لینا بھی نہایت ضروری ہے مگر یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارا انتقام اسلام کی شان کے مطابق ہو۔ پس آپ نے بلال کا انتقام اس طرح نہ لیا کہ تلوار کے ساتھ اس کے دشمنوں کی گردنیں کاٹ دی جائیں بلکہ اس کے بھائی کے ہاتھ میں ایک جھنڈا دے کر کھڑا کر دیا اور بلال کو اس غرض کے لئے مقرر کر دیا کہ وہ اعلان کر دے کہ جو کوئی میرے بھائی کے جھنڈے کے نیچے آ کر کھڑا ہوگا اسے امن دیا جائے گا۔ کیسا شاندار یہ انتقام تھا کیسا حسین یہ انتقام تھا جب بلال بلند آواز سے یہ اعلان کرتا ہوگا کہ اے مکہ والو آؤ میرے بھائی کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو جاؤ تمہیں امن دیا جائے گا تو اس کا دل خود ہی انتقام کے جذبات سے خالی ہوتا جاتا ہوگا اس نے محسوس کر لیا ہوگا کہ جو انتقام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے تجویز کیا اس سے زیادہ شاندار اور اس سے زیادہ حسین انتقام میرے لئے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کے صبر اور فتح مکہ کے وقت ان کی حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو وہ بلال حبشی غلام جس کے سینے پر مکہ کے بڑے بڑے افسر ناچا کرتے تھے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عزت دی اور کس طرح اس کا کفار سے انتقام لیا جب مکہ فتح ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کے ہاتھ میں ایک جھنڈا دے دیا اور اعلان کر دیا کہ اے مکہ کے سردارو اگر اب تم اپنی جانیں بچانا چاہتے ہو تو بلال کے جھنڈے کے نیچے آ کر کھڑے ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ عید کے دن حضرت بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے نیزے کو لے کر چلتے تھے۔ حضرت بلال اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گاڑ دیتے تھے اور آپ اسی کی طرف نماز پڑھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت بلال اسی طرح حضرت ابوبکر کے آگے اس نیزے کو لے کر چلا کرتے تھے۔

موسیٰ بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت بلال نے اس روز اس وقت اذان دی کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین نہ ہوئی تھی۔ جب انہوں نے اشھد ان محمد رسول اللہ کے الفاظ کہے تو مسجد میں لوگوں کے رونے کی وجہ سے ہچکیاں بندھ گئیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہو گئی تو حضرت ابوبکر نے حضرت بلال کو اذان دینے کا کہا حضرت بلال نے جواباً کہا اگر تو آپ نے مجھے اس لئے آزاد کیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں تو اس کا راستہ تو یہی ہے جس طرح آپ کہہ رہے ہیں لیکن اگر آپ نے مجھے اللہ کے لئے آزاد کیا ہے تو مجھے اس کے لئے چھوڑ دیجئے جس کے لئے مجھے آزاد کیا ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں نے تمہیں اللہ کی خاطر آزاد کیا ہے۔ اس پر حضرت بلال نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کے لئے اذان نہ دوں گا حضرت ابوبکر نے کہا یہ آپ کی مرضی ہے اس کے بعد حضرت بلال مدینہ میں ہی مقیم رہے یہاں تک کہ حضرت عمر کے دور خلافت میں شام کے لئے لشکر روانہ ہوئے تو حضرت بلال بھی ان لشکروں کے ساتھ شام چلے گئے۔

ایک روایت یوں بیان کی گئی ہے کہ ایک دفعہ حضرت بلال نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے بلال یہ کیسی سنگدلی ہے کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم ہماری زیارت کے لئے آؤ۔ حضرت بلال نہایت رنج کی حالت میں بیدار ہوئے اور سوار ہو کر مدینہ کی طرف چل دیئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضر ہو کر زار و قطار رونے لگے اور تڑپنے لگے۔ اتنے میں حضرت حسن اور حسین بھی آ گئے حضرت بلال نے انہیں بوسہ دیا اور انہیں گلے لگایا۔ حضرت حسین نے حضرت بلال سے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ صبح کی اذان آپ دیں تو آپ مسجد کی چھت پر چڑھ گئے جب حضرت بلال نے اللہ اکبر اللہ اکبر کے الفاظ کہے تو راوی کہتے ہیں کہ مدینہ لرز اٹھا پھر جب انہوں نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کے الفاظ کہے تو اور زیادہ جنبش ہوئی پھر جب انہوں نے اشھد ان محمد رسول اللہ کے الفاظ کہے تو عورتیں اپنے کمروں سے باہر آ گئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن سے زیادہ رونے والے مرد اور رونے والی عورتیں نہیں دیکھی گئی تھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر کے عہد خلافت میں ابوسفیان اور بعض دوسرے رؤسائے مکہ جو فتح کے وقت مسلمان ہوئے تھے حضرت عمر کو ملنے کیلئے آئے۔ اتفاق سے اسی وقت بلال اور عمار اور صہیب وغیرہ بھی حضرت عمر سے ملنے کے لئے آ گئے۔ یہ وہ لوگ تھے جو غلام رہ چکے تھے اور بہت غریب تھے مگر ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ابتدا میں اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عمر کو اطلاع دی گئی تو انہوں نے بلال وغیرہ کو پہلے ملاقات کے لئے بلایا۔ ابوسفیان نے جس کے اندر غالباً ابھی تک کسی قدر جاہلیت کی رگ باقی تھی یہ نظارہ دیکھا تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی چنانچہ کہنے لگا یہ ذلت بھی ہمیں دیکھنی تھی کہ ہم انتظار کریں اور ان غلاموں کو شرفِ ملاقات بخشا جائے۔ سہیل نے فوراً سامنے سے جواب دیا کہ پھر یہ کس کا قصور ہے؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو خدا کی طرف بلایا لیکن انہوں نے فوراً مان لیا اور ہم نے دیر کی۔ پھر ان کو ہم پر فضیلت حاصل ہو یا نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس ایک تو یہ ہے کہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں تبھی مقام ملتا ہے اور اسلام کی یہ خوبصورت تعلیم ہے کہ جو شروع سے ہی وفا دکھانے والے ہیں ان کا مقام بہرحال اونچا ہے چاہے وہ حبشی غلام ہو یا کسی نسل کا غلام ہو۔ جو قربانیاں کرنے والے ہوں گے وفا کرنے والے ہوں گے اپنی جانیں نثار کرنے والے ہوں گے ہر چیز قربان کرنے والے ہوں گے تو ان کو مقام ملے گا۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad